دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ
ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

خطباتِ سبحانی

جلد دوم

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی
ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ
ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

خطباتِ سبحانی

جلد 2

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

جملہ حقوق کمپیوٹر کمپوزنگ و ڈیزائننگ محفوظ ہیں

نام کتاب

خطباتِ سبحانی

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی۔ ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

اشاعتِ اول .... سنہ ۲۰۲۲

تعداد ۱۱۰۰

طابع .... خالد سمیع پرنٹنگ پریس

قارئین کی خدمت میں

کتاب ہذا کی تیاری میں تصحیح کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا تدارک کیا جاسکے۔ جزاکم اللہ

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

maktabaumarfarooq@gmail.com

ملنے کے پتے

- مکتبہ معارف القرآن: احاطہ دارالعلوم کورنگی کراچی۔ 021-35031565
- سعدی اسلامی کتب خانہ: گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی۔ 0333-2305791
- مکتبہ لدھیانوی: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34130020
- مکتبہ رشیدیہ: سرکی روڈ کوئٹہ۔ 081-2662263
- مکتبہ اسلامیہ: امین پورہ بازار فیصل آباد۔ 041-2631204
- مکتبہ سید احمد شہید: اردو بازار لاہور۔
- مکتبہ بیت العلم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- مکتبہ دارالاشاعت: ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی 021-32631834
- اسلامی کتب خانہ: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34927159
- مکتبہ فاروق اعظم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- کتب خانہ رشیدیہ: راجہ بازار راولپنڈی۔
- مکتبہ رحمانیہ: اردو بازار لاہور۔ 042-37224228
- مکتبہ علمیہ: جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ۔ 092-3630594
- دار اخلاص: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

از مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

تقریر وتحریر انسان کا وہ وصف اور خاصہ ہے جو اس کو دیگر حیوانات سے ممتاز رکھتا ہے منطق کی اصطلاح میں انسان کو حیوان ناطق کا لقب دیا گیا ''علمہ البیان'' سے بیان وتقریر اور ''نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ﴿۱﴾'' سے تحریر وتصنیف کی طرف اشارہ ہے۔

ابتداء ہی سے بیان اور اندازِ بیان کا ذوق رہا۔ طبعی رجحان، قلبی میلان، اساتذہ کی سرپرستی، والدین کی دعائیں، محبین اور رفقاء کی حوصلہ افزائی نے اس شوق کو پروان چڑھایا اولاً میدانِ خطابت اور ثانیاً میڈیا کے پلیٹ فارم پر خدمت دین کا عزم لے کر اتر پڑا، البتہ میڈیا کے نشیب وفراز اور دجالی حربوں سے بچاؤ کے لیے گاہے بگاہے اکابر کی صحبت اور مشوروں کو تریاق سمجھ کر حرزِ جان بنائے رکھا۔

فنِ خطابت کے اسرار ورموز پر کئی گراں قدر کُتب منصۂ شہود پر آئیں اور مقبولیت وشہرت پاکر لائبریریوں درسگاہوں اور کتب خانوں کی زینت بن چکی ہیں پر گزرتے وقت، حال اور مستقبل کے تغیر وتبدل اور زمانے کی نئی کروٹ سے ان کی افادیت ایک گونہ کم ہوچکی مزید برآں پر آشوب اور پُرفتن دور کے نت نئے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے تخلیقی، تحریکی اور تدریسی طرز خطابت کی ضرورت زور پکڑتی گئی، اپنے علمی سرمایہ میں مطالعہ اور صالحین کی صحبت کا رنگ

بھر کر حالات حاضرہ پر منبر و محراب اور میڈیا فورم سے گفتگو کا آغاز کیا، جسے نہ صرف عوام الناس اور طلباء بلکہ میری تربیت کرنے والے اکابر اور اساتذہ نے بھی خوب سراہا اور یوں قیمتی دعائیں، نیک تمنائیں اس عاجز کے حصہ میں آتی رہیں۔

''اب اس گفتگو کو تحریر کی شکل میں لانے کا اصرار بڑھتا رہا جو میرے لیے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا ایسے میں **مولانا اشفاق احمد صاحب** جیسے تجربہ کار، مخلص اور متحرک ساتھی کا مل جانا کسی نعمت سے کم نہ تھا بس اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے ''ہمت مرداں مدد خدا'' پر عمل پیرا ہوئے اور آج اس خواب کے شرمندہ تعبیر ہونے پر دل سربسجود اور آنکھیں خوشی سے نم ہیں۔

رب کریم عاجز اور رفقائے کار کی اس ادنیٰ کاوش کو مقبولیت عامہ، قبولیت تامہ اور اُخروی نجات کا باعث بنائے آمین

مولانا فضل سبحان
امام وخطیب جامع مسجد یاسین بہار کالونی کراچی
ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن
مہتمم جامعہ تمیم داریؓ
استاذ الحدیث جامعہ محمودیہ مدنیہ

تقریظ

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ رب العالمین،

والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین

اما بعد!

مولانا فضل سبحان صاحب ایک جید عالم دین اور جوشیلے خطیب ہیں، انہوں نے "خطباتِ سبحانی" کے نام سے اپنے بیانات کا مجموعہ مرتب کروایا ہے۔ مولانا فضل سبحان صاحب جامع مسجد یاسین، بہار کالونی کراچی میں خطیب ہیں اور جامعہ محمودیہ مدنیہ کے استاذ الحدیث ہیں، مولانا موصوف نے بہت اچھے انداز سے ان خطبات کو پیش کیا ہے، میں نے جگہ جگہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مولانا موصوف کی معلومات ہمہ گیر ہیں اور ان کی تقریر دلپذیر ہے، میرے خیال میں یہ خطبات علماء، طلباء اور خطباء کے لیے یکساں مفید رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان خطبات کو عوام وخواص کے لیے باعث خیر و برکت بنائے اور مولانا موصوف کے لیے اور مرتب کے لیے ذخیرۂ آخرت اور وسیلہ حفاظت بنائے۔

آمین یارب العالمین

فضل محمد یوسف زئی

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نائب مفتی واستاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

وعظ وتقریر اور خطبہ و بیان پر قدرت ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیوں کہ اس کے سبب واعظ ومقرر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے بے شمار لوگ وعظ وتقریر کو سن کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں بدی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ پر لگ جاتے ہیں اور بہت سارے خوش نصیب حضرات اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی بھی فکر کرنے لگتے ہیں اور یوں رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح شعر وشاعری کا ملکہ کسبی نہیں وہبی ہے اسی طرح تقریر کا فن کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اکثر اہل علم کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ عطا فرماتے ہیں کسی کو کم کسی کو زیادہ اور کسی کو بہت زیادہ۔

ہمارے دور کے فاضل نوجوان حضرت مولانا فضل سبحان صاحب اطال اللہ عمرہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ فی البدیع عطا فرمایا ہے اور دور حاضر کے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے دلوں میں اپنی تقریر و بیان کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بہت خوش اسلوبی سے انڈیل دیتے ہیں اور اس وقت پاکستان کے نامور خطباء میں ان کا شمار ہوتا ہے، دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ سوشل میڈیا پر اہل حق کی

نمائندگی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں موصوف کے یہ خطبات و بیانات انتہائی قیمتی اور فکر انگیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین

ہمارے جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل مولانا اشفاق احمد سلمہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے امامت وخطابت اور اقرا روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان میں نظامت کی مصروفیت کے ساتھ ساتھ قیمتی وقت نکال کر ان خطبات کو مرتب کیا۔

وہ اس سے پہلے داعی قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات بنام خطبات شیخوپوری دس جلدوں میں اور آسان درس قرآن تفسیر عم پارہ وتفسیر سورۃ البقرہ مکمل اور درس قرآن کیوں اور کیسے؟ مرتب کرکے شائع کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائیں اور مزید صحت وعافیت کے ساتھ ایسے علمی ودینی کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے موصوف ومرتب کے والدین اور اساتذہ کے لیے ذخیرۂ آخرت وذریعۂ نجات بنائے آمین

محمد عبدالمنان

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لولیہ والصّلوٰۃ علی نبیہ وعلی آلہ واصحابہ المنادیین

امابعد!

ہمارے برخوردار جناب حضرت مولانا فضل سبحان صاحب درس نظامی کے بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ میدان خطابت کے بھی ایک بہترین شہسوار ہیں موصوف انتہائی خوش الحانی، عام فہم اور سہل انداز میں سامعین کے دلوں میں وعظ و نصیحت جاگزیں کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں، چونکہ اشاعت دین اور تبلیغ کے لیے جہاں بیش بہا ذرائع ہیں ان میں سے ایک مستقل ذریعہ فن خطابت بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے بھی قوت بیان کی اثر انگیزی کو جادوئی تاثیر سے تعبیر کیا، خطاب و بیاں نہ صرف علماء وطلباء کی ضرورت ہے بلکہ دیگر اسکالرز ولیکچرار حضرات کی احتیاج بھی اسی فن کی طرف ہے، اسی لیے فن خطابت کو سیکھنے سکھانے اور اسے کتابی صورت میں ضبط کرنا وقت کی ضرورت بن چکا ہے، اسی کے پیش نظر "خطباتِ سبحانی" کے نام سے دور جدید کے مطابق پرانے فرسودہ حال خطبات سے ہٹ کر ایک نیا اسلوب اختیار کر کے بے شمار موضوعات پر مشتمل ایک حسین و بے مثال گلدستہ قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے، جو کہ تمام مستفیدین کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگا اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جناب موصوف اور مرتب کی اس بہترین کاوش کو ان کے اور ان کے والدین کے لیے اور تمام امت مسلمہ کے لیے دنیا اور آخرت میں اجر و ثواب کا ذخیرہ بنائے۔ آمین

ڈاکٹر منظور احمد مینگل حفظہ اللہ

تذکرہ نعمت عظمیٰ

الحمد للہ الذی شرفنی بجمع الخطبات السبحانیة وترتیبھا من فضلہ العظیم والصلوٰة والسلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین وعلی کل من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ اما بعد!

ہر سانس اور ہر لحظہ، حمد و ثنا، تعریف و توصیف اس ذات مقدس کے لیے جس نے اپنی تمام مخلوقات پر ان گنت نعمتوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

اور بے حد و بے شمار درود و سلام اس مبارک ہستی پر جس نے پوری کائنات میں رحمۃ للعالمین ہونے کے باعث حق و ہدایت کا علم بلند فرمایا۔

اللہ رب العزت نے اولاد آدم کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کے بھیجنے کا سنہری سلسلہ شروع فرمایا۔ نبوت و رسالت کے اس سنہری سلسلہ کا آغاز مسجود ملائکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ذات گرامی سے ہوا اور اس ''مالا'' کا سب سے قیمتی اور آخری موتی آمنہ کے لعل، عبد اللہ کے در یتیم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

انبیاء اور رسول اللہ کے پسندیدہ اور پیارے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مختلف خوبیوں اور کمالات سے نوازتے اور مالا مال کرتے ہیں مگر یہ حقیقت نا قابل تردید ہے کہ جو خوبیاں اوصاف اور کمالات میرے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے وہ کمالات کسی کو بھی عطا نہیں ہوئے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بہترین خطیب ہوتا ہے لیکن تدریس نہیں کرسکتا، کوئی تدریس کرسکتا ہے تو تقریر نہیں کرسکتا، ایک شخص بڑا ذاکر و شاغل اور صوفی ہوتا ہے لیکن تجارت کی ابجد بھی نہیں جانتا، دوسرا بڑا ماہر تاجر ہوتا ہے لیکن اسے ذکر و شغل سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، ایک شخص بڑا تجربہ کار حکیم اور طبیب ہوتا ہے لیکن حربی معاملات میں بالکل کورا ہوتا ہے، دوسرا حربی امور کا ماہر ہوتا ہے لیکن طب کی دنیا کی اسے کوئی خبر نہیں ہوتی۔

لیکن میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کمالات میں سے ایک کمال یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ بیک وقت اعلیٰ درجے کے مزکی اور مربی بھی تھے، تجربہ کار تاجر بھی تھے، بے مثال حکیم اور طبیب بھی تھے، ایک عالی دماغ سپہ سالار بھی تھے اور ساتھ ہی ساتھ ایک بہترین خطیب بھی تھے خود حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

وانا خطیبھم یوم القیامۃ وبیدی لواء الحمد

یعنی قیامت کے دن میں انبیاء کا خطیب ہوں گا اور حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت بیان اور طاقت گویائی عطا کی ہے جس سے انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے، اسی قوت گویائی میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو زور خطابت سے بھی نوازا ہے، جو مافی الضمیر کے اظہار اور مخاطب کو بیدار کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ وصف اور کمال آپ کے ورثاء کو عطا فرمایا ہے، چنانچہ اس امت میں ایسے خطیب بھی گذرے ہیں جن کی پرسوز خطابت سے انس و جن انگشتِ بدنداں ہو گئے پچھلے دور میں علماء دیوبند میں ایسے نامور خطیب پیدا ہوئے جن کے زورِ بیان کے معترف اپنے پرائے سب ہی رہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
مولا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور
مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کو کون بھول سکتا ہے؟

یہ حضرات خطابت کے شہسوار تھے، جن پر قیامت تک امت فخر کرے گی۔
دور حاضر میں علماء دیوبند کے خوشہ چین، ان کے افکار ونظریات کے صحیح ترجمان، جرأت واستقامت کے پیکر، سچے، مخلص اور قابل شاگرد جسے دنیا مولانا فضل سبحان کے نام سے جانتی ہے، جنھیں اللہ تعالی نے مختلف خوبیوں کے ساتھ ساتھ بہترین ملکہ خطابت سے بھی نوازا ہے، جن کے بیانات حضور اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق ان من البیان لسحرا کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ کے بیانات سننے سے دل میں ایمانی حرارت بڑھتی ہے عمل کا جذبہ انگڑائی لیتا ہے، موصوف امت کی رشد و ہدایت اور فکر و اصلاح کے لیے دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی دنیا کے کونے کونے تک اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچا رہے ہیں۔

دور حاضر میں امت مسلمہ جن نت نئے فتنوں اور چیلنجز کا شکار ہے مولانا موصوف کو اللہ تعالی نے اپنی رحمت واسعہ سے ان سوالات اور چیلنجز کا جواب دینے اور امت کو راہ حق سمجھانے کے لیے منتخب فرما کر ”بلغوا عنی ولو ایۃ“ کا مصداق بنایا ہے۔

مولانا موصوف کو اللہ تعالی نے قرآن وحدیث کی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم سے بھی نوازا ہے جس کی واضح جھلک آپ کے بیانات میں واضح نظر آتی ہے جو کہ دور حاضر اور معاشرہ کی ایک اہم ضرورت ہے یعنی عوام کی زبان

میں بات کرنا، جہاں اللہ تعالی نے آپ کو اردو، عربی، پشتو زبان کے ساتھ انگلش زبان پر بھی دسترس عطا فرمائی ہے۔

دور حاضر میں اپنی بات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے بہترین ذریعہ میڈیا ہے، آپ سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا پر اہل حق کی نمائندگی کر کے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔.

بلکہ ''العصر فاؤنڈیشن'' کے پلیٹ فارم سے دورِ حاضر کے فتنوں کی سرکوبی، جدید چیلنجز کا مقابلہ، اہلِ حق کی طرف سے ان کو جواب دینے۔عوام کی دینی دنیاوی رہنمائی کرنے، میڈیا پر اہلِ حق کی بھر پور نمائندگی کرنے اور ترجمانی کرنے کے لیے ملک کے طول وعرض میں ورکشاپس اور کورسز کے ذریعہ علماء کی تربیت کا بیڑا بھی اُٹھائے ہوئے ہیں۔

حضرت شیخو پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص اور باوفا دوست برادرِ مکرم اہل حق کے ترجمان، معیاری ویب سائٹWWW.darsequran.com کے بانی جناب محمد شفیق اجمل صاحب حفظہ اللہ آپ کے بیانات کو نشر کرتے رہے، حوصلے بڑھاتے اور امت کے لیے نفع کا سامان مہیا کرتے رہے، آپ کے بیانات کا ایک بڑا ذخیرہ ترتیب کے ساتھ درس قرآن ڈاٹ کام پر بھی موجود ہے جس سے بندہ نے بھی خوب استفادہ کیا اور موصوف کے ساتھ قلبی محبت کا سبب بھی یہی بیانات بنے اور اب موصوف کے بیانات اور درس قرآن ان کے اپنے (Face Book) فیس بک پیج(Molana Fazal Subhan) سے اور یوٹیوب (Molana Fazal Subhan) (Youtube chanel) سے نشر ہوتے ہیں، اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت کے ان بیانات کو سپرد قرطاس کرکے اپنے لیے صدقہ جاریہ اور امت کے لیے بلغوا عنی ولو آیة ،الدین النصیحه

کے مصداق پر عمل کرلیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جہاں حضرت مولانا محمد اسلم شیخو پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے درس قرآن اور بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت نصیب فرمائی، وہی پر اللہ تعالیٰ نے مولانا موصوف کے بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت بھی نصیب فرمائی چنانچہ اس علمی ذخیرہ کو تقریر سے تحریر کی شکل میں لانے کا کام حضرت مدظلہم کی خاص دعاؤں سے شروع کردیا اس کے لیے دس جلدوں پر مشتمل موضوعات کا خاکہ حضرت کی خدمت میں پیش کیا جس پر موصوف نے بہت ہی زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

الحمد اللہ دس جلدوں پر کام جاری وساری ہے قارئین کی دعائیں شامل حال رہی تو پہلی پانچ جلدیں "خطبات سبحانی" منظر عام پر آنے کے بعد دوسری پانچ جلدیں بھی جلد ان شاء اللہ طباعت کے زیور سے آراستہ ہو کر لائبریریوں کی زینت بنیں گی۔

"خطبات سبحانی" تقاریر کا مجموعہ ہے جنہیں قلم بند کر کے زیور طبع سے آراستہ کرنے میں میرے جن معاونین کا خلوص اور محنت میرے ساتھ رہی ان کا میں تہہ دل سے بے حد ممنون ہوں جن میں برادر مکرم جناب مولانا خالد محمود صاحب زید مجدہم اور مولانا محمد سراج صاحب زید مجدہم اور عزیزم جناب مولانا محمد انس فاروقی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترم جناب بھائی محمد جاوید اقبال صاحب حفظہ اللہ کے نام سرفہرست ہیں۔

ناقدری ہوگی اگر میں برادرم جناب فیاض احمد صاحب حفظہ اللہ Owner مکتبہ عمر فاروق (شاہ فیصل کالونی کراچی) کا شکریہ ادا نہ کروں، بھائی محمد فیاض صاحب علم اور علماء کے قدر دان ہیں جو میرے حوصلے "آسان درس قرآن"

"درس قرآن کیوں اور کیسے" "خطباتِ سنجوری" سے لے کر "خطباتِ سبحانی" تک مسلسل بڑھاتے رہے اور میرے اس کام پر بھر پور توجہ اور معاونت کرتے رہے، یقیناً ان خطبات کو منظر عام پر لانے کا پہلا سہرا انہی کے سر ہے اللہ تعالیٰ ان کی تمام مساعی جمیلہ میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

اور میں بے حد ممنون ہوں اپنے شفیق و مہربان استاذ حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب مدظلہم العالی (نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی) کا جنہوں نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود نظر ثانی فرما کر بعض جگہ تصحیح فرمائی اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہم اور ان کے تمام رفقاء و معاونین حضرات اساتذہ کرام والدین اور میرے تمام معاونین، اساتذہ، والدین کے لیے ان خطبات کو صدقہ جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تقبل اللہ منا و من سعی فیہ آمین

محتاج دعا

بندہ مولانا اشفاق احمد عفا اللہ عنہ
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
امام وخطیب جامع مسجد بلال ناظم آباد 2 کراچی
0321-2343648
0348-2499575

اجمالی فہرست

برائے

خطباتِ سبحانی

نمبر شمار	موضوعات	صفحات
۱۔	دین کے دو ستون، توحید اور رسالت	۳۹
۲۔	سیرت خاتم الانبیاء ﷺ	۶۵
۳۔	ربیع الاوّل کا پیغام اور صحابہ کا اندازِ عشق	۱۰۹
۴۔	اخلاقِ نبوی ﷺ	۱۳۳
۵۔	سیرت کا پیغام دین کی دعوت سب کے لیے	۱۶۳
۶۔	سیرت کا پیغام اپنی اصلاح اور معاشرے کی فکر	۱۸۹
۷۔	تاجدار ختم نبوت ﷺ	۲۱۵
۸۔	ختم نبوت اور دفاع پاکستان	۲۵۱
۹۔	شان نبوت اور آئین پاکستان	۲۷۱
۱۰۔	سیرت النبی ﷺ کانفرنس	۲۹۵
۱۱۔	سیرت النبی ﷺ اور عصر حاضر میں میڈیا کی اہمیت و ضرورت	۳۲۳
۱۲۔	آقا ﷺ کی نسبت سے کون کیا بنا؟	۳۴۷
۱۳۔	نبی دلوں پر راج کرتے ہیں	۳۶۳

فہرست عنوانات

خطبات سبحانی جلد دوم

عنوان	صفحہ نمبر

- پیش لفظ ۳
- تقریظ: حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم ۵
- تقریظ: حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ ۶
- تقریظ: حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم ۸
- تذکرہ نعمت عظمیٰ ۹

دین کے دوستون توحید اور رسالت ۳۹

- دو بنیادی عقیدے ۴۳
- سارے مسائل کا ایک حل ۴۳
- عقیدہ رسالت کی اہمیت و ضرورت ۴۴
- نبی علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت ۴۵
- ایک غلط نظریہ اور اس کا ردّ ۴۵
- تین جملوں میں پورے دین کا خلاصہ ۴۶
- اختلاف کہاں ہوتا ہے؟ ۴۶
- اختلاف کے وقت کرنے کا کام ۴۷
- اللہ کے پاس اپنا قضیہ لے جانے کا مطلب ۴۷

عنوان	صفحہ نمبر
رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جانے کا مطلب؟	۴۸
عملی نمونہ پیش فرمایا	۴۸
مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کا انداز بیان سیرت	۵۰
اعتدال کا فقدان	۵۰
بعثت نبوی کے وقت لوگوں کا حال	۵۱
اسلام کا اعتدال	۵۱
عمل کرکے دکھایا	۵۲
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا عجیب واقعہ	۵۲
ہر حقدار کو اس کا حق دو	۵۴
افراط تفریط کا ماحول	۵۵
حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا ناصحانہ جواب	۵۶
اپنا محاسبہ کرنا ہوگا	۵۷
قرآن کے سائے میں رخصتی کی رسم	۵۸
تلاوت قرآن میں اعتدال	۵۸
کسب معاش میں اعتدال کی ضرورت	۵۹
شادی ہالوں میں عجیب ڈرامے بازی	۶۰
حکم خداوندی کو ترجیح دیں	۶۰
غیرت مندی کی ضرورت	۶۱

عنوان	صفحہ نمبر

❁ اپنی محبت کا خود جائزہ لیں	۶۱
❁ سبق آموز واقعہ	۶۲
❁ ہماری بدحالی	۶۲
سیرت خاتم الانبیاء ﷺ	۶۵
❁ اظہارِ عشق نبوی بصورت اشعار	۷۰
❁ شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق نبوی	۷۰
❁ اعتراض اور عاشقانہ جواب	۷۱
❁ ماہر القادری اور محبت نبوی ﷺ	۷۱
❁ حضور ﷺ جامع کمالات	۷۲
❁ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے	۷۳
❁ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	۷۳
❁ سیدنا حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ	۷۳
❁ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ	۷۳
❁ سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کا معجزہ	۷۳
❁ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ	۷۴
❁ سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کا معجزہ	۷۴
❁ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے معجزات	۷۴
❁ عجیب منظر	۷۵

صفحہ نمبر	عنوان

- مردہ گوہ بول پڑی ۷۵
- آقا علیہ السلام کے سوالات گوہ کے جوابات ۷۶
- عقیدۂ ختم نبوت ۷۷
- فتنوں کا زور کیوں؟ ۷۷
- گستاخِ نبی کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ۷۷
- گستاخ نبی کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ۷۸
- پاکستانی آئین اور ہماری ذمہ داری ۷۸
- جانور بھی صدمہ برداشت نہ کر سکے ۷۸
- مسلمان اور کافر میں مشابہت ۷۹
- ہماری تلاوت کا حال ۷۹
- شادی برباد کیوں؟ ۸۰
- علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا درد بھرا شکوہ ۸۰
- اتباع سنت کی ضرورت ۸۱
- علمی قرآن اور عملی قرآن ۸۲
- دنیا کی خاطر دین کو داؤ پر لگانا ۸۳
- امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کمال عاجزی ۸۳
- شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم و حیا ۸۴

عنوان	صفحہ نمبر

بے اثر پروگرامات کی بھرمار	۸۴
علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عاجزی	۸۵
مثال سے وضاحت	۸۶
سنت کے راستے	۸۷
ترک سنت کا مزاج	۸۷
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا کمال اتباع سنت	۸۷
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کمال ادب	۸۸
حدیث کی خاطر بے مثال قربانی	۸۸
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا حدیث کی خاطر سفر	۸۹
سترہ مرتبہ بچھو کا ڈنگ مارنا	۹۰
اللہ اور اس کے رسول کا ادب	۹۰
ادب عام ہے	۹۰
ادب کا حکم اور حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احتیاط	۹۱
علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا قول	۹۱
روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر احتیاط کی ضرورت	۹۱
غم پروف دل	۹۲
آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا صلہ	۹۲
جنتی ہونے کی وجہ	۹۳

عنوان	صفحہ نمبر

- صاف ستھرا دل ۹۵
- ستاری کی چادر اللہ کا انعام ۹۵
- صرف ایک سنت ساتھ جائے گی ۹۶
- پوتے نے رلادیا ۹۷
- ہم اللہ کو نہ پہچان سکے ۹۸
- زندگی بہت مختصر ۹۸
- دولت ایمان کی حفاظت کا طریقہ ۹۸
- بیعت کیسے ہونا ہے؟ ۹۹
- ایک اعتراض اور مدلّل جواب ۹۹
- دوسری دلیل ۱۰۰
- تیسری دلیل ۱۰۰
- سیرت کا وہ واقعہ جس نے غیر مسلم کو مسلم بنادیا ۱۰۰
- اسلام کی رحمدلی ۱۰۱
- حضور ﷺ کی ہرنی کے لیے رحمت وشفقت اور یہودی کا قبول اسلام ۱۰۲
- حضور ﷺ کی قربانیاں ہم بھول گئے ۱۰۲
- حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظیم قربانیاں ۱۰۳
- نبی علیہ السلام اور امت کا غم ۱۰۴

صفحہ نمبر	عنوان

۞ قیامت میں ہر نبی کی کیفیت و جواب ۱۰۴
۞ آقا ﷺ کی شفقت ومحبت ۱۰۵
۞ عزم کیجیے ۱۰۷
ربیع الاوّل کا پیغام اور صحابہ کا اندازِ عشق ۱۰۹
۞ ربیع الاوّل کا مطلب ۱۱۳
۞ حقیقی محبت اور عشق ۱۱۳
۞ ہر صحابی رضی اللہ عنہ کا انوکھا انداز ۱۱۴
۞ زاویہ نگاہ میں فرق ۱۱۵
۞ حسن مصطفی ﷺ ۱۱۵
۞ دندان مبارک کی چمک ۱۱۶
۞ آقا ﷺ کے اوصاف حمیدہ ۱۱۶
۞ انتہائی خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ ۱۱۸
۞ آقا علیہ السلام کا خیال ۱۱۹
۞ قابل رشک آرزو ۱۱۹
۞ صحابیہ رضی اللہ عنہا کی حضور علیہ السلام سے محبت کی انتہا ۱۲۰
۞ ماہ ربیع الاول کا پیغام اور ہماری غفلت بھری زندگی ۱۲۰
۞ کرنے کا اصل کام ۱۲۲
۞ سنجیدگی کا تقاضا ۱۲۲

صفحہ نمبر	عنوان

سچے عاشقین رسول کا انداز محبت ۱۲۳
ہر عمل میں معیار صحابہ رضی اللہ عنہم ۱۲۳
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کی انتہا ۱۲۴
الامر فوق الادب ۱۲۵
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند نظر میں ہے ۱۲۵
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرز عمل ۱۲۶
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنتوں سے محبت ۱۲۷
نام کا عاشق رسول ۱۲۸
مثال سے وضاحت ۱۲۹
محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضے ۱۲۹
ربیع الاوّل کا پیغام ۱۳۱
اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۳
سیرت کا اہم ترین پہلو ۱۳۷
اعتراف حقیقت ۱۳۸
بے مثال جذبہ جہاد ۱۳۹
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آفر ۱۴۰
حضرت ظاہر بن حرام رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ۱۴۰
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دل لگی ۱۴۱

عنوان	صفحہ نمبر
شجرہ مبارکہ	۱۴۱
مسکنت کی اہمیت	۱۴۳
خادم خاص کے عجیب تأثرات	۱۴۳
ہمارا افسوس ناک رویہ	۱۴۴
بچوں پر شفقت	۱۴۴
حقوق العباد کی اہمیت	۱۴۵
انسان کے سب سے بڑے پیر	۱۴۶
والدین کی قربانی	۱۴۶
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا درد بھرا واقعہ	۱۴۷
جتنا بڑا گنہگار اتنا بڑا غلام	۱۴۸
اختر شیرازی کا عشق رسول	۱۴۹
غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کا کمال عشق	۱۴۹
نبی علیہ السلام کی عزت و ناموس پر سمجھوتہ ناممکن	۱۵۰
نبی علیہ السلام کی فکر امت	۱۵۰
انتقام کی بجائے رحمت	۱۵۱
معافی کا اعلان	۱۵۲
غلامئ رسول کے تقاضے	۱۵۳
مسلمان اور کافر میں فرق مٹ گیا	۱۵۵

عنوان	صفحہ نمبر

- ہماری زبوں حالی ۱۵۵
- علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا شکوہ ۱۵۷
- صرف نعروں سے جنت نہیں ملتی ۱۵۷
- حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی اسلام سے محبت ۱۵۸
- خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ ۱۵۹
- خوش قسمتی کی انتہاء ۱۵۹
- قابل رشک جنازہ ۱۶۰
- ایسی موت مانگو ۱۶۱
- **سیرت کا پیغام دین کی دعوت سب کے لیے** ۱۶۳
- تذکرہ سیرت باعث ثواب ۱۶۷
- سیرت کا حقیقی آئینہ ۱۶۸
- دعوت الی اللہ کی اہمیت ۱۶۹
- سب سے خوبصورت بات ۱۶۹
- ربیع الاوّل کا اہم پیغام ۱۷۰
- وفد عبدالقیس کا دین سیکھنا ۱۷۱
- وفد بنی لیث کا دین سیکھنا ۱۷۲
- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام ۱۷۲
- دین کی دعوت کا حکم ۱۷۳

صفحہ نمبر	عنوان

- آقا علیہ السلام کی دینی دعوت ۱۷۴
- حفاظت نظر کا حکم ۱۷۴
- عیب جوئی کی ممانعت ۱۷۴
- شوق عبادت ۱۷۵
- عورتوں کو وعظ و نصیحت ۱۷۶
- نوجوانوں کو نصیحت ۱۷۶
- بچوں کی تربیت ۱۷۷
- صبر کا بدلہ جنت ۱۷۷
- حضرت اُمِ سلمٰی رضی اللہ عنہا کو صبر کی تلقین ۱۷۸
- تاجروں کو استغفار کی تلقین ۱۷۸
- غریبوں کے لیے حوصلے کی بات ۱۷۹
- ایک دیہاتی کے لیے شفقت بھرا اندازِ تفہیم ۱۷۹
- بازار میں گشت و دعوت ۱۸۰
- بادشاہوں کو دعوتی خطوط ۱۸۰
- منافقین کے سردار کے پاس جا کر دعوت ۱۸۱
- اہم نکتہ ۱۸۱
- آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہر چیز میں برکت کا ذریعہ ۱۸۲
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم مبارک ہو گئے ۱۸۲

صفحہ نمبر	عنوان

سیرت کا اہم پیغام.................	۱۸۳
شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی اہمیت.................	۱۸۳
صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں سنت کی اہمیت.................	۱۸۴
ادب کی انتہاء.................	۱۸۴
حضرت ربیع بن عامر رضی اللہ عنہ کی سنت سے محبت جرأت مندانہ جوابات.................	۱۸۵
طوفان بدتمیزی کی انتہا.................	۱۸۵
روک تھام کی ضرورت.................	۱۸۶
محبت نبوی کی سب سے بڑی دلیل.................	۱۸۷
سیرت کا پیغام اپنی اصلاح اور معاشرے کی فکر	۱۸۹
دین کی دعوت عام ہے.................	۱۹۳
اصلاح نفس کی اہمیت.................	۱۹۳
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دعوت میں اثر ہونے کی وجہ.....	۱۹۵
ایک غلطی اور اس کا ازالہ.................	۱۹۶
حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت.................	۱۹۷
اندازِ ملاقات اور اندازِ گفتگو کیسا ہو؟.................	۱۹۷
ہم دن میں کتنی نیکیاں کما سکتے ہیں.................	۱۹۸
گھر والوں سے ہمارا رویہ کیسا ہو؟.................	۱۹۹

عنوان	صفحہ نمبر

- نبی علیہ السلام کی اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت ۲۰۰
- نبی علیہ السلام کی اپنے نواسوں سے محبت ۲۰۰
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تربیت ۲۰۱
- ہم بچوں کی کیسے حق تلفی کرتے ہیں؟ ۲۰۱
- دوسروں کے جذبات اور احساس کی قدر کریں ۲۰۲
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو ۲۰۳
- پڑوسیوں کے حقوق ۲۰۴
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو اہم نصیحت ۲۰۴
- اپنے ماتحت لوگوں کے حقوق ۲۰۵
- نبی علیہ السلام کا اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک ۲۰۶
- اپنے ماتحتوں سے کتنا درگزر کریں؟ ۲۰۶
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عظیمہ ۲۰۸
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غرباء سے حسن سلوک ۲۰۹
- سفید ریش حضرات سے ہمارا رویہ ۲۱۰
- موت ہر چیز کو زائل کردیتی ہے ۲۱۱
- واقعہ ۲۱۱
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں سے حسنِ سلوک ۲۱۱
- دل کیسے بنے گا؟ ۲۱۲

عنوان	صفحہ نمبر

- نبی کریم ﷺ کے حسن سلوک سے کافر متاثر ۲۱۲
- نیکی کی راہ میں آگے بڑھیں ۲۱۳

تاجدارِ ختم نبوت ﷺ ۲۱۵

- ان گنت نعمتیں ۲۲۰
- دو نعمتوں پر احسان جتلایا ۲۲۱
- قاضی عیاض رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں؟ ۲۲۱
- دوسری بات ۲۲۳
- ان نسبتوں کی لاج رکھیں ۲۲۴
- مجموعہ کمالات ۲۲۶
- خوش قسمت ہستیاں ۲۲۸
- سنتِ رسول حرمتِ رسول پر قربان ۲۲۸
- دستِ رسول کی لاج ۲۲۹
- ہماری بدقسمتی ۲۲۹
- اُمت کا غمخوار وفادار نبی ۲۳۱
- کون سا اُمتی ۲۳۱
- کریم کسے کہتے ہیں؟ ۲۳۲
- اللہ کی محبت کی مثال ۲۳۳
- آقا ﷺ کی رضا ۲۳۴

صفحہ نمبر	عنوان

- رب کریم کی تسلیاں ۲۳۵
- گستاخی رسول برداشت نہیں ۲۳۷
- مقام صدیق اکبر ۲۳۸
- صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے والا ۲۳۹
- ہمارے لیے رول ماڈل کون؟ ۲۴۰
- آج پختہ عزم کرلیں ۲۴۱
- سیرت کا معنی کیا ہے؟ ۲۴۲
- یہ بھی قرآن کی گستاخی ہے ۲۴۳
- آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں چھوڑ سکتا ۲۴۴
- خاتم کا معنی کیا ہے؟ ۲۴۵
- قادیانیوں سے دیگر کفار سے زیادہ نفرت کیوں؟ ۲۴۶
- تحفظ ختم نبوت کے لیے قربانیاں ۲۴۶
- ہمارا پیغام پوری دنیا کے نام ۲۴۸
- حقیقی مسلمان یا کاغذی مسلمان ۲۴۸

ختم نبوت اور دفاع پاکستان ۲۵۱

- دو اہم دن ۲۵۵
- کافر سے قلبی محبت ۲۵۵
- اللہ کا دشمن ہمارا دشمن ۲۵۷

عنوان	صفحہ نمبر

یہ کیسا مسلمان ہے؟	۲۵۸
اندر کا معاملہ خراب ہے	۲۵۸
رسول اللہ ﷺ کی عطاء	۲۵۹
نبی ﷺ کی نافرمانی سے باز آجاؤ	۲۶۱
کہیں ہم تو اس کا مصداق نہیں	۲۶۲
اللہ سے میرا تعلق کیسا ہے؟	۲۶۳
دفاع اسلام کے تین دائرے	۲۶۴
پہلا دائرہ ذاتی دائرہ	۲۶۴
دوسرا دائرہ قومی دائرہ	۲۶۵
تیسرا دائرہ عالمی دائرہ	۲۶۵
قادیانی بدترین کافر ہیں	۲۶۵
قادیانی اور دیگر کافروں میں فرق	۲۶۶
ملک کے دفاع کے پانچ اہم طریقہ کار	۲۶۷
پہلا دائرہ	۲۶۸
سیاسی دائرہ	۲۶۸
تیسرا دائرہ فکری اور نظریاتی دائرہ	۲۶۸
چوتھا دائرہ	۲۶۸
پانچواں دائرہ	۲۶۹

عنوان	صفحہ نمبر

- سوئس بینک کے افسر کا بیان ۲۶۹
- آج اپنا محاسبہ کریں ۲۶۹

شانِ نبوت اور آئینِ پاکستان ۲۷۱

- آج کا موضوع ۲۷۵
- نبی علیہ السلام کا ادب ۲۷۶
- دوسرا ادب ۲۷۶
- زبان کی حفاظت ۲۷۷
- انتہا پسندی ۲۷۸
- غیرتِ ایمانی کی ضرورت ۲۷۸
- معافی کا اعلان کس کے لیے؟ ۲۷۹
- گستاخِ رسول کے لیے کوئی معافی نہیں ۲۸۰
- گستاخ عورت کا انجام ۲۸۰
- پُر امن احتجاج ۲۸۱
- ادب کی انتہا ۲۸۱
- آئینِ پاکستان کا تقاضا ۲۸۲
- ووٹ دینے والا بھی شریک ۲۸۲
- آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ۲۸۲
- ہماری غفلت ۲۸۳

عنوان	صفحہ نمبر
اُمت کے لیے قربانیوں کی داستان	۲۸۳
محروم القسمت انسان	۲۸۳
اللہ تعالیٰ کا طواف	۲۸۴
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸۵
حدیث کی قدر اور اخلاص	۲۸۵
اعمال ضائع ہونے کا مطلب	۲۸۶
آئین کا تقاضا	۲۸۶
استعماری قوتوں کے بتدریج حملے	۲۸۷
باطل کا حربہ اور حکومت کی سوچ	۲۸۷
کفر کی محنت	۲۸۸
خدارا! کفر کا آلہ مت بنو	۲۸۸
مستند علماء سے رابطہ میں رہنے کی ضرورت ہے	۲۸۹
جمعہ کے اہتمام میں سُستی	۲۹۰
سکون کا ماحول	۲۹۰
غریبی کا مزہ	۲۹۱
بوجھ سے بچیے	۲۹۲
ہماری مثال	۲۹۲
دنیاوی ترقی کی مسلسل فکر	۲۹۳

عنوان	صفحہ نمبر
دینی ترقی کی فکر کیجیے	۲۹۴
سیرت النبی ﷺ کانفرنس	۲۹۵
کائنات کی بہار	۲۹۹
امت مسلمہ کی ذمہ داریاں	۲۹۹
رسول اللہ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ	۳۰۰
اخلاق کی اقسام	۳۰۰
قرآن کریم کے اوصاف و کمالات	۳۰۲
میں کیسے مسلمان ہوئی	۳۰۳
قرآن کریم کی برکت	۳۰۴
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوش قسمتی	۳۰۵
حضور ﷺ کے معجزات	۳۰۶
(۱)...... پہلا معجزہ	۳۰۶
(۲)...... دوسرا معجزہ	۳۰۶
(۳)...... تیسرا معجزہ	۳۰۷
(۴)...... چوتھا معجزہ:	۳۰۷
(۵)...... پانچواں معجزہ	۳۰۷
(۶)...... چھٹا معجزہ	۳۰۸
یہ کیسی محبت ہے؟	۳۰۸

عنوان	صفحہ نمبر
دعویدار یا وفادار	۳۰۹
محبت اس کو کہتے ہیں	۳۱۰
علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول	۳۱۱
حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول ﷺ	۳۱۱
نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ	۳۱۱
نبی ﷺ کا تعارف	۳۱۳
مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم	۳۱۵
نبی ﷺ کی سیرت سے بے وفائی	۳۱۷
ہماری شقاوت اور نبی کی شفاعت	۳۱۸
آقا ﷺ کو کیسے منہ دکھائیں گے	۳۲۰
پیران پیر کیا کہتے ہیں؟	۳۲۰
سیرت النبی ﷺ اور عصر حاضر میں میڈیا کی اہمیت وضرورت	۳۲۳
نبی ﷺ کی آمد کا نقشہ اپنے اپنے انداز میں	۳۲۸
کامل نبی	۳۲۹
مجموعہ کمالات	۳۳۰
مدح باقی ہے	۳۳۱
محسن انسانیت کون؟	۳۳۱
عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم	۳۳۲

عنوان	صفحہ نمبر

- ہماری سعادت ۳۳۴
- در حاضر میں میڈیا کی اہمیت ۳۳۵
- آج ہم ظلم کی چکی میں کیوں پس رہے ہیں؟ ۳۳۶
- اللہ کی نعمت کی ناقدری ۳۳۷
- ادب ہی انسان کو کامل بناتا ہے ۳۳۸
- انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ کا انداز ادب ۳۳۸
- حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ کا انداز ادب ۳۳۸
- حالات حاضرہ کے چیلنجز ۳۳۹
- پرویز ہوت کیا کہتا ہے؟ ۳۳۹
- حافظ قرآن کا (Level.I.Q) بڑھ جاتا ہے ۳۴۰
- ہمیں میڈیا کے پلیٹ فارم پر جانا ہوگا ۳۴۰
- کیا اہل مغرب اسلام کے دشمن ہیں؟ ۳۴۲
- نظامِ اسلام کے دشمن ہیں ۳۴۲
- ایک زمانہ تھا ہمیں روکا جاتا تھا ۳۴۳
- اپنے علم کو بڑھائیں ۳۴۴
- علم پر عمل کی کوشش کریں ۳۴۵

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے کون کیا بنا؟ ۳۴۷

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد ۳۵۱

صفحہ نمبر	عنوان

❁ نسبت کی قیمت ۳۵۲
❁ حضور ﷺ کی نسبت کا اعزاز ۳۵۳
❁ نبی ﷺ کی برکت ۳۵۵
❁ حضور ﷺ کے فضائل ۳۵۶
❁ سب سے بڑی نسبت ۳۵۷
❁ ایک جھٹکے میں ایمان کا سودا ۳۵۹
❁ آقا ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں ۳۵۹
❁ کافروں کو آقا ﷺ کی گستاخی کی جرأت کیوں ہوئی؟ ۳۶۰
❁ ایمان پر استقامت کیسے نصیب ہوگی؟ ۳۶۱

نبی دلوں پر راج کرتے ہیں ۳۶۳

❁ نبیوں کی محنت کا میدان ۳۶۷
❁ اُمت کے سب سے بڑے رہنما ۳۶۸
❁ سب سے مشکل کام ۳۶۹
❁ نبیوں اور بادشاہوں کی محنت میں فرق ۳۷۰
❁ دیوارِ چین کیوں بنائی گئی؟ ۳۷۱
❁ آج ہماری محنت کا میدان کیا ہے؟ ۳۷۱
❁ نبی ﷺ کی محنت اور اس کے اثرات ۳۷۲
❁ صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرز زندگی کو سیکھیں ۳۷۳

عنوان	صفحہ نمبر
فیس بک کے مفتی اور مجاہد	۳۷۴
خدارا گوگل کی دنیا سے باہر آئیں	۳۷۵
سچی اور جھوٹی خبریں اور ہمارا روّیہ	۳۷۶
عجائبات قرآن	۳۷۷
میں مسلمان کیوں ہوئی؟	۳۷۸
کون غافل کون بیدار؟	۳۷۹
حیران کن قرآنی حلاوت	۳۸۰
یورپ کی ریسرچ اور تجزیہ	۳۸۱
تبلیغی ساتھی کی عجیب کارگزاری	۳۸۱
آن لائن حج کیسے؟	۳۸۲
دعوت فکر	۳۸۳
اپنی اصلاح کی فکر کیجیے	۳۸۴

جلد دوم مکمل

دین کے دو ستون
توحید اور رسالت

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی   ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

❁......دو بنیادی عقیدے۔

❁......سارے مسائل کا ایک حل۔

❁......عقیدۂ توحید ورسالت کی اہمیّت۔

❁......تین جملوں میں پورے دین کا خلاصہ۔

❁......اختلافات کی وجہ اور کرنے کا کام۔

❁......اعتدال کی اہمیّت وضرورت اور فقدان

❁......افراط وتفریط کا ماحول۔

❁......ہماری بدحالی اور ضرورتِ اصلاح۔

❁......تباعِ سنت کی ضرورت واہمیت

❁......سیرت کا وہ واقعہ جس نے غیر مسلم کو مسلمان بنا دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ○ وَهُمْ كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔

﴿سورۂ نساء:۵۹﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

حضور آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
ستے چہروں کا زنگ اترا بجھے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی پانچویں پارے کی سورۃ نساء کی آیت کریمہ کا ایک حصہ تلاوت کیا اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

دو بنیادی عقیدے

مسلمان کے لیے بنیادی عقیدے کے طور پر دو چیزیں ضروری ہیں ایک اللہ کی توحید اور دوسری نبی کی رسالت، جیسے اللہ پر ایمان لانا، اللہ کو تن تنہا، خالق، مالک، رازق مختار کل، متصرف الامور ماننا ضروری ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور خاتمیت پر، آخری نبی ہونے پر ایمان بھی ضروری ہے، یہ دو چیزیں توحید اور رسالت ایمان کا جز ہیں، ان دونوں کے بغیر یا ان میں سے ایک کے بغیر، ایمان کامل اور معتبر اور مقبول ہو ہی نہیں سکتا۔

سارے مسائل کا ایک حل

اللہ کی توحید یہ ایسا عقیدہ ہے، اگر یہ فارمولا سمجھ آجائے تو دنیا کی ساری ٹینشنیں، سارے مسئلے حل ہوجائیں، کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے، یہ سورج اور چاند، یہ آسمان اور زمین، یہ ستارے اور سیارے، یہ انس و

جن، یہ ملائکہ اور فرشتے، یہ احجار اور اشجار، یہ جمادات اور نباتات، یہ کھیت کلیاں، یہ ندی، یہ نالے، یہ دن اور رات، یہ صبح اور شام یہ سب کچھ اللہ کی مرضی سے نظام چل رہا ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر ایک پتہ بھی ہل نہیں سکتا، صحت دینے والا، بیماری دینے والا، خوشی دینے والا، غم دینے والا، اولاد دینے والا، مال دینے والا، علم دینے والا، عزت دینے والا، یہ سب کچھ کرنے والا اللہ ہے جب یہ یقین بن جائے گا، اب کسی کا نقصان ہوگا تو وہ کہے گا اللہ کی مرضی ہے، ٹینشن ہی ختم، کوئی بیمار ہوگا کہے گا اللہ کی مرضی، کسی کے رشتے دار کا انتقال ہوگا کہے گا اللہ کی مرضی ہے، مالی تنگدستی آئے گی کہے گا اللہ کی مرضی ہے، یعنی جو بھی پریشانی اس پر آئے گی، وہ یہ کہہ کر کہ اللہ کی مرضی ہے اس پریشانی کو ختم کردے گا تو ایک بنیادی عقیدہ توحید ہے۔

عقیدہ رسالت کی اہمیت وضرورت

اور توحید کے ساتھ رسالت ضروری ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں ان کے بعد کوئی نیا نبی نہ پیدا ہوگا، نہ آئے گا، عیسیٰ علیہ السلام بھی اگر آئیں گے قیامت کے قریب تو وہ نبی بن کر نہیں آئیں گے، تو جس طرح نبی کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح اس بات پر بھی ایمان ضروری ہے کہ اس نبی کی اتباع ہر حال میں کرنی ہے، یہ نبی ہر حال میں واجب الاتباع اور واجب الاطاعت ہے، یہ نہیں کہ مسجد میں تو نبی کے طریقے پر نماز پڑھنی ہے اور باہر جاکر کاروبار اپنی مرضی کا کرنا ہے، ایسا نہیں ہے، یہ نہیں کہ تلاوت تو نبی کی سنت کے مطابق کرنی ہے لیکن باہر جاکر شادی اپنی مرضی سے کرنی ہے، یہ نہیں کہ وضو تو نبی کی سنت کے مطابق کرنا ہے اور باہر جاکر لباس

اپنی مرضی کا پہننا ہے، یہ نہیں کہ جی ذکر تو نبی کا بتایا ہوا کرنا ہے، دعا تو نبی کی بتائی ہوئی مانگنی ہے لیکن چہرہ اپنی مرضی کا بنانا ہے۔

نبی علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت

بلکہ ہر حال میں، ہر زمانے میں، ہر جگہ نبی کی اتباع، اطاعت ضروری ہے، وہ گھر میں ہو، وہ دفتر میں ہو، وہ دکان میں ہو، وہ مسجد میں ہو، وہ لباس میں ہو، وہ شکل وصورت میں ہو، وہ گفتار میں ہو، وہ کردار میں ہو، وہ انفرای ہو، وہ اجتماعی ہو، وہ خوشی میں ہو، وہ غم میں ہو، وہ اپنی اولاد کے ساتھ ہو، وہ رمضان میں ہو، یا غیر رمضان میں ہو، وہ بیماری میں ہو، یا صحت میں ہو، ہر حال میں ہر جگہ نبی کی اطاعت کرنی ہے یہ بات ضروری ہے قرآن کریم کی سورۃ نساء کی اس آیت میں اللہ یہی تو فرماتے ہیں اے ایمان والو!

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

اطاعت کرو اللہ کی، اس کے رسول کی اور جو تم میں سے علم والے، صاحب اختیار ہیں ان کی بھی بات مانی ہے۔

ایک غلط نظریہ اور اس کا ردّ

بعض لوگ کہتے ہیں ہم تو وہی مانیں گے جو قرآن میں ہے، یہ کہہ کر وہ حدیث کا انکار کرتے ہیں، وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے ہیں، ایک آدمی کھڑا ہو گیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھ کر سنائی تو وہ کہنے لگا:

حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ

ہمیں تو اللہ کی کتاب کافی ہے

اب یہ جملہ تو بظاہر ٹھیک ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی نیت کو سمجھ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيْدَ بِهَا الْبَاطِلُ

یہ جملہ تو ٹھیک ہے لیکن اس کی نیت ٹھیک نہیں ہے، اس کی نیت یہ ہے کہ اللہ کی کتاب ہمارے لیے کافی ہے، ہمیں نبی کی حدیث کی ضرورت نہیں ہے، تو عرض یہ کر رہا تھا اللہ کی اطاعت کے ساتھ، نبی کی اطاعت بھی ضروری ہے اور ہر حال میں ضروری ہے۔

تین جملوں میں پورے دین کا خلاصہ

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بڑے اللہ کے ولی گزرے ہیں، فرمانے لگے اگر میں ریلوے اسٹیشن پر چلا جاؤں اور ٹرین چلنے والی ہو، گارڈ نے وصل بجادی ہو، گرین سگنل مل چکا ہو، ٹرین بالکل روانہ ہو رہی ہو، میرا ایک پاؤں ٹرین پر اور دوسرا پاؤں پلیٹ فام پر ہو اور کوئی آکر مجھ سے پوچھے کہ پورے دین کا خلاصہ بتاؤ، کہا میں ٹرین چلنے سے پہلے پہلے، اپنا پاؤں اس ٹرین پر رکھنے سے پہلے پہلے، پورے دین کا خلاصہ بتا سکتا ہوں اور کہا کہ اللہ کو راضی کرو عبادت سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرو اطاعت سے اور مخلوق کر راضی کرو خدمت سے یہ پورے دین کا خلاصہ ہے۔

اختلاف کہاں ہوتا ہے؟

تو اتنا سمجھ لیں کہ اختلاف وہاں پر ہوتا ہے، جہاں پر کوئی چیز نص سے ثابت نہ ہو قرآن میں واضح طور پر نہ ہو، حدیث میں بالکل وضاحت سے وہ

بات نہ ہو، اس پر علماء اجماع کرتے ہیں، لیکن جو چیز اللہ کے قرآن میں بالکل صاف اور واضح ہو، اور آقا ﷺ کی حدیث میں بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہو، وہاں پر اپنی عقل کا استعمال، اپنا اجتہاد اپنی لوجک اور منطق وہ نہیں چلتی۔

اختلاف کے وقت کرنے کا کام

اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کا اس آیت میں جو حکم دیا گیا:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ

مسلمانو! اگر تمہارا اختلاف ہوجائے کسی بھی چیز میں، وہ دین کی ہو یا دنیا کی، وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، وہ عبادت میں ہو یا معاملات میں، وہ شادی میں ہو یا غم کے موقع پر، وہ اپنی بیوی کے ساتھ ہو یا اولاد کے ساتھ، وہ رشتہ داروں کے ساتھ ہو یا دوستوں کے ساتھ وہ نکاح ہو یا طلاق، وہ میراث ہو یا مہر، آپ نے اللہ اور اس کے رسول کے پاس فیصلہ لے کر جانا ہے۔

اللہ کے پاس اپنا قضیہ لے جانے کا مطلب

اب اللہ کے پاس فیصلہ لے جانے کا کا کیا مطلب ہے اللہ کو تو اس دنیا میں کوئی آنکھ دیکھ ہی نہیں سکتی ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ج

اللہ کے رسول کے پاس صحابہ فیصلے لے کر جایا کرتے تھے، آقا ﷺ اللہ کی وحی کے مطابق ان کو جواب دیا کرتے تھے لیکن اب تو آقا ﷺ بھی پردہ فرماگئے، اب آقا ﷺ کے پاس بات لے کر جانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ حدیث میں اس کا حل تلاش کریں، اللہ کے پاس فیصلہ لے جانے کا مطلب

یہ ہے کہ قرآن میں اس کا حل تلاش کریں۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جانے کا مطلب؟

اللہ کے رسول کے پاس قضیہ لے جانے کا مطلب ہے کہ حدیث میں اس کا حل تلاش کرو، آپ کو مسئلہ مل جائے گا، ہمارے آقا ﷺ نے جب یہ اعلان کیا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ ﴿سورۂ مائدہ: ۳﴾

آج کے دن تمہارے لیے اللہ نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دی اسلام کو تمہارے لیے بطور دین کے پسند کرلیا، اب اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔

عملی نمونہ پیش فرمایا

اللہ کے رسول ﷺ نے یہ اعلان تو کیا لیکن صرف زبانی نہیں

عملاً کر کے دکھایا

پریکٹیکل کر کے دکھلایا

باپ بن کر دکھایا

شوہر بن کر دکھایا

رضائی بھائی بن کر دکھایا

استاد بن کر دکھایا

آقا بن کر دکھایا

تاجر بن کر دکھایا
آپ ﷺ کی صبح اور شام
آپ ﷺ کے دن اور آپ کی راتیں
آپ ﷺ کی جلوتیں اور خلوتیں
آپ ﷺ کا لین دین
آپ ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا
آپ ﷺ کا کھانا پینا
آپ ﷺ کا سونا جاگنا
آپ ﷺ کا چلنا پھرنا
آپ ﷺ کے عادات اطوار
آپ ﷺ کی تہذیب اور تمدن
آپ ﷺ کی سخاوت اور کلچر
آپ ﷺ کا اوڑھنا بچھونا
آپ ﷺ کی معاشرت اور معیشت
آپ ﷺ کا حج
آپ ﷺ کا عمرہ
آپ ﷺ کی خوشی وغم کے موقع پر
آپ ﷺ کا اپنا انداز ظاہر کرنا
غصہ کی حالت میں بات اور خوشی کی حالت میں بات
بیوی کے ساتھ آپ کے معاملات اور بہن کے ساتھ آپ کا رویہ
دوستوں کے ساتھ آپ ﷺ کا تعلق

اور دشمنوں کے ساتھ آپ ﷺ کا عفو درگزر والا معاملہ

مصیبت میں صبر اور خوشی میں صبر یہ سب کچھ اللہ کے رسول ﷺ نے کر کے دکھلایا۔

مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ کا انداز بیان سیرت

اسی لیے تو مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ نے لکھا مظلومی میں صبر، مقابلے میں عزم، معاملات میں راست بازی، طاقت اور اختیار کے باوجود عفو اور درگزر انسانیت کے وہ نوادر ہیں جو کسی میں یوں جمع نہیں ہوئے جیسے محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات میں جمع ہوئے، کبھی دشمن پتھر مار رہا ہے، آپ سر نیچے کر کے دعائیں دے رہے ہیں لیکن کبھی میدان جہاد میں لوگوں کے پاؤں اُکھڑ رہے ہیں تیروں کی بوچھاڑ ہے، تیروں کی سنسناہٹ ہے گولیوں کی بارش ہے لیکن آپ جبل استقامت بن کر کھڑے ہوئے ہیں آپ آگے بڑھ رہے ہیں۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

آپ اعلان کر رہے ہیں میں سچا نبی ہوں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

تو میرے نبی ﷺ نے مسواک بھی سکھائی کہ کیسے کرنی ہے اور پھر اسی نبی نے تلوار بھی سکھائی کہ کیسے چلانی ہے۔

اعتدال کا فقدان

آج اُمت میں اعتدال نہیں ہے، آج امت میں توازن نہیں ہے، آج امت میں بیلنس نہیں ہے، آج امت میں میانہ روی نہیں ہے، آج امت افراط اور تفریط کا شکار ہوگئی، جس نے مسواک کو پکڑا تو اسی کو تلوار سمجھ لیا کسی نے تلوار

کو پکڑا تو اسی کو مسواک سمجھ لیا یہ سارے شعبے کرنے کے ہیں۔

بعثت نبوی کے وقت لوگوں کا حال

ہمارے آقا ﷺ جب مبعوث ہوئے تو اس وقت لوگ دو انتہاؤں پر تھے، ایک انتہا یہ تھی کہ سب کچھ دنیا ہے آخرت کچھ نہیں ہے، مشرکین کا کونسپٹ یہ تھا اور دوسرا طبقہ یہ کہتا تھا کہ نہیں دنیا کچھ بھی نہیں ہے، یعنی کاروبار اور تجارت اور لین دین اور رہن سہن اور معاملات اور خوشی اور غمی کچھ بھی نہیں ہے، صرف آخرت ہے، اسلام نے کہا کہ یہ دونوں انتہائیں غلط ہیں، مشرکین کا یہ کہنا کہ سب کچھ دنیا ہے یہ بھی غلط، راہبوں کا یہ کہنا کہ دنیا میں کچھ بھی نہیں ہے جنگل میں چلے جاؤ یہ بھی غلط ہے۔

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام کا اعتدال

اسلام نے کہا کہ دنیا میں رہنا ہے لیکن اس اللہ کی مرضی سے، اللہ کے رسول کے طریقے پر نماز بھی پڑھنی ہے اور باہر جاکر شادی بھی کرنی ہے، تلاوت بھی کرنی ہے اور بیوی بچوں کے لیے تجارت بھی کرنی ہے، حج بھی کرنا ہے اور لوگوں کی خوشی اور غمی میں بھی شریک ہونا ہے، تبلیغ بھی کرنی ہے، ضرورت پڑنے پر جہاد بھی کرنا ہے، روزہ بھی رکھنا ہے، افطار بھی کرنا ہے، رات کو تہجد بھی پڑھنی ہے، نیند بھی کرنی ہے، اپنی روح کو بھوکا بھی رکھنا ہے اور جسم کو کھلانا بھی ہے، اللہ نے جو نعمت دی ہے اس کو استعمال کرنا ہے، اس پر شکر ادا کرنا ہے غرور نہیں کرنا، گھمنڈ نہیں کرنا اور جب نہیں ملے تو فاقہ برداشت کرنا ہے۔

عمل کر کے دکھایا

یہ ہماری طرح اگر صرف تقریریں ہوتی، تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل نہیں ہوتے، ایک موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اپنی قمیص اٹھا کر آقا ﷺ کو دکھائی تو بھوک کی وجہ سے جھک رہے تھے آپ ﷺ نے اس موقع پر بجائے ان کو ترغیب دینے کے، دلاسہ دینے کے، تسلی دینے کے، کونیز کرنے کے، آپ ﷺ نے ہلکی سی اپنی قمیص اٹھائی تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے، تمہارے آقا ﷺ نے دو باندھے ہوئے ہیں تو صحابہ کے لیے ایک پتھر باندھنا آسان ہوگیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا عجیب واقعہ

تو اعتدال یہ بہت ضروری ہے اور اس کی مثال ایک صحابی ہیں، جن کا نام ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ یہ پہلے آتش پرست تھے، آگ کی پوجا کرنے والوں میں سے تھے، پھر یہ عیسائی ہوگئے، پھر اس عیسائی راہب نے ان کو محمد الرّسول اللہ ﷺ کے بارے میں بتایا اور یہ آکر مسلمان ہوگئے، روایت میں لکھا ہے ان کی ٹوٹل عمر 250 سال تھی، یہ دو سو سال کی عمر میں مسلمان ہوئے، پھر جب یہ مسلمان ہوگئے تو ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ آقا ﷺ نے ان کی ملاقات قائم کی، بھائی بنا دیا، جب بھائی بنایا تو مسلمان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر لائے، تو جب انہوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا گھر دیکھا تو اس میں کوئی صفائی، ستھرائی، کوئی نظم و ضبط، کوئی رنگ، کوئی سلیقہ نظر نہیں آیا، بھائی! جب آدمی کسی کے گھر میں جاتا ہے تو مہمان خانہ کی سیٹنگ دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ گھر کی عورت کس لیول کی ہے، پھر جب کھانا سامنے آتا ہے تو

اس سے بھی پتا چل جاتا ہے کہ گھر کی عورت کا کیا کمال ہے، تو انہوں نے بھی جب گھر کو دیکھا تو پتا چلا کہ گھر کی جو عورت ہے وہ گھر کے نظام کو صحیح Manage نہیں کر پا رہی، تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو درداء کی گھر والی سے پوچھا! کہ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تو انہوں نے کہ کہا میں اپنا خیال اور گھر کا خیال تب رکھوں گی، جب میرے شوہر کو مجھ سے اور گھر سے دلچسپی ہوگی، شوہر کو دلچسپی ہی نہیں ہے، پرواہ ہی نہیں ہے، میں کس کے لیے اپنے آپ کو سنواروں، گھر کو صاف رکھوں، کہا اچھا یہ بات ہے کہا ہاں! اس کو تو آخرت کی فکر ہے، اس کو تو دنیا کا کچھ لینا دینا ہی نہیں ہے۔

اتنے میں کھانا تیار ہوگیا، ابو درداء رضی اللہ عنہ نے لاکر کھانا رکھا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مہمان تھے، ان کو کہا آپ کھائیے انہوں نے کہا کہ تم بھی کھاؤ، بھائی مہمان کے ساتھ جب میزبان کھاتا ہے تو اس کو اچھا لگتا ہے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا میرا تو روزہ ہے نفلی روزہ تھا، کہا میں تو نہیں کھا سکتا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا تم نہیں کھاؤ گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گا، تو انہوں نے کہا یار مہمان ناراض ہو رہا ہے، تو نفلی روزہ تھا توڑ دیا، کھالیا۔

اس کے بعد رات ہوئی ان کے لیے بستر بچھایا گیا کہا: آرام کیجیے، کہنے لگے! میں تو ساری رات عبادت کرتا ہوں، سوتا ہی نہیں ہوں، انہوں نے کہا جب تک تم نہیں سو گے میں بھی نہیں سوؤں گا، پھر پریشان ہوگئے، مہمان ناراض ہو رہا ہے، سو گئے کچھ دیر کے بعد اٹھنے لگے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا ابھی نہیں اٹھو، پھر آدھی رات کو اٹھنے لگے، کہا: ابھی نہیں اٹھو، جب تیسرا پہر شروع ہوا یعنی فجر سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اب جب اٹھنے لگے تو کہا اب تم بھی اٹھو، میں بھی اٹھتا ہوں، دونوں نے تہجد پڑھی، عبادت کی، فجر کی نماز کا

وقت ہوا مسجد نبوی گئے، آقا ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اندر سے بھرے ہوئے تھے، جس آدمی کو عادت ہو روزہ رکھنے کی اس کے لیے روزہ چھوڑنا کتنا مشکل ہوتا ہے، جس آدمی کی عادت ہو ساری رات عبادت کرنے کی وہ عبادت نہ کرے تو کتنا گراں گزرتا ہے، ہم تو الٹا چل رہے ہیں، ہم تو فرض روزے بھی رو رو کر رکھتے ہیں، اور دو مہینے پہلے بھی اپنے اوپر سوار کرلیتے ہیں، یار پھر سے رمضان آرہا ہے، ایسے روزے رکھتے ہیں گویا کہ ہم اللہ پر احسان کر رہے ہیں۔

ہر حقدار کو اس کا حق دو

تو بہر حال آقا ﷺ سے کہا جی انہوں نے کل میرا روزہ بھی تڑوا دیا، انہوں نے مجھے رات بھر کی عبادت بھی نہیں کرنے دی، تو آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے ایسا کیا ہے؟ تو کہنے لگے : کیا ہے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ان کی گھر کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں ہے، اپنے جسم کا اور صحت کا کوئی خیال ہی نہیں ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو فرمایا سلمان نے سچ کہا ہے؟ اس نے ٹھیک کہا ہے:

اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے

اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے

اِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے

اِنَّ لِزُوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

تیرے پاس آنے والے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے

فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ

ہر حق والے کو اس کا حق دو۔

بیوی کو اس کا حق دو۔

ماں کو اس کا حق دو۔

بھائی کو اس کا حق دو۔

رشتہ دار کو اس کا حق دو۔

مہمان کو اس کا حق دو۔

رات کو سو بھی جاؤ اور عبادت بھی کرو۔

کبھی نفلی روزے رکھو۔

کبھی چھوڑ بھی دو۔

اعتدال کا آپ ﷺ نے ان کو درس دیا ہے۔

افراط تفریط کا ماحول

آج ہمارے معاشرے سے اعتدال نکل رہا ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جی حقوق اللہ پورے کرو،

نماز بھی پڑھتے ہیں

نفلی صدقہ بھی دیتے ہیں

حج پر جاتے ہیں عمرے کرتے ہیں

تبلیغ پر جاتے ہیں

جہاد کرتے ہیں
تلاوت کرتے ہیں
ذکر کرتے ہیں
سارے حقوق اللہ پورے
لیکن حقوق العباد میں ڈنڈی مارتے ہیں
بیوی کے ساتھ بد اخلاقی کرتے ہیں
ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں
رشتہ داروں کے ساتھ اس کا معاملہ ٹھیک نہیں ہے
خوشی میں شریک نہیں ہوتا
غم میں شریک نہیں ہوتا
کسی کو کھانا نہیں کھلاتا
کسی کو کپڑے نہیں پہناتا
کسی کا علاج نہیں کرواتا یہ آدمی بھی غلط ہے

اور کچھ لوگ حقوق العباد میں Perfect ہیں سوفیصد اس پر توجہ دیتے ہیں، اُدھر راشن ڈال رہے ہیں، ہر ایک سے جی جناب سے ملتے ہیں، جھک کر ملتے ہیں، بیوی کی ہر خواہش پوری، اولاد کی ہر خواہش پوری کرتے ہیں، لیکن نماز نہیں پڑھتے، تلاوت نہیں کرتے ذکر نہیں کرتے۔

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا ناصحانہ جواب

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کل الحمدللہ اسلام آباد سے میرا سفر تھا تو شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی کے ساتھ سفر کی سعادت ملی، تو

مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے والد تھے، بہت بڑے اللہ کے ولی تھے، مفتی اعظم ان کا لقب تھا تو انہوں نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ مدرسہ کے امتحانات میں اتنا مشغول ہوں کہ تلاوت کا موقع نہیں مل رہا، یعنی کوئی دنیاوی کام میں مشغول نہیں ہوں، مدرسہ میں مشغول تھے، مدرسہ کے امتحانات میں مشغول تھے، دینی کام میں مشغول تھے لیکن کہا تلاوت کا موقع نہیں مل رہا، ٹائم نہیں نکال پا رہا، تو جواب ملا کہ اگر یہ عذر کرو گے تو آج امتحانات ہیں کل وہ ختم ہوں گے تو کوئی اور عذر آجائے گا، پھر اس سے فارغ ہوں گے، تو کوئی تیسرا کام آجائے گا، اس طرح تو تلاوت کا موقع ہی نہیں ملے گا، کھانے کے لیے ٹائم آدمی ہر حال میں نکالتا ہے، بھائی، بیوی ہوسپٹل میں ہو، زندگی اور موت کی کشمکش میں ہو، آپریشن تھیٹر میں ہو، تو آدمی کھانا چھوڑتا ہے، دو گھنٹے لیٹ کھاتا ہے، لیکن کھالیتا ہے، کھانے کے لیے وقت ہر جگہ نکل آتا ہے، پانی کے لیے وقت ہر جگہ نکل آتا ہے، چائے کے لیے وقت ہر حال میں نکل آتا ہے، دو گھنٹے کی نیند کرلو نیند کے لیے وقت ہر حال میں نکل آتا ہے، اگر نہیں نکلتا تو تلاوت کے لیے نہیں نکلتا، ذکر کے لیے نہیں نکلتا، درس کے لیے نہیں نکلتا، تو حضرت! فرمانے لگے: کہ کسی طرح ٹائم نکال کر تلاوت کرلیا کرو، ضروری ہے، تو بہر حال تو کچھ حقوق اللہ میں پورے تو حقوق العباد میں کمی ہے۔

اپنا محاسبہ کرنا ہوگا

ہم نے اپنا جائزہ لینا ہے کہ جو اللہ کے حقوق ہیں میں اس کو کتنا پورا کر رہا ہوں، اور جو بندوں کے حقوق ہیں اس میں میرا معاملہ کیا ہے؟ یہ آدمی بیٹھ کر اپنا محاسبہ کرے اپنی اکاؤنٹنگ کرے، ورنہ تو پچاس ساٹھ سال بے ترتیبی میں گزر

رہے ہیں بس رمضان آئے گا تو قرآن اٹھائیں گے، جب رمضان جائے گا تو قرآن کو چھوڑ دیں گے قرآن خوانی ہوگی تو قرآن اٹھائیں گے ورنہ اللہ خیر سلا اللہ کی قسم اٹھانے کی نوبت آئے گی تو قرآن سر پر اٹھائیں گے ورنہ اللہ اللہ خیر سلا۔

قرآن کے سائے میں رخصتی کی رسم

لڑکی گھر سے رخصت ہوگی تو قرآن اٹھائے ہوئے اور کہیں گے کہ قرآن کے سایہ میں رخصت کرو، اس قرآن کے سایہ سے پہلے L.C.D ٹی وی، ڈش کیبل سب چیزیں جا چکی ہیں ڈھول تماشے، ناچ، گانے ہندوؤں کی رسمیں دس دن تک چلتی رہیں اور گیارھویں دن کہتا ہے قرآن کے سایہ میں لے کر جاؤ اور نکاح کی مجلس میں سفید کپڑوں میں آگئے، اور سر جھکا کر بیٹھ گئے، بھائی ہم نے یہ دین کو مذاق بنایا ہوا ہے، بھائی یہ ہم کس کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں، بھائی یہ دین کا مذاق ہے، چھوڑ دو یہ ہندوؤں کی رسمیں، باز آجاؤ یہودیوں کے طریقوں سے اگر برادری ناراض ہوتی ہے تو وہ جائے بھاڑ میں، بس اللہ اور رسول ناراض نہ ہو، کہتے ہیں کہ جی! بس میں کسی کا دل نہیں توڑ سکتا، اللہ کا اور اللہ کے رسول کا حکم توڑ دیتے ہیں، تو میں عرض کر رہا تھا اللہ کے رسول نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو کہا آپ نے ٹھیک کیا، ابو درداء رضی اللہ عنہ کو کہا آپ کی روش ٹھیک نہیں ہے۔

تلاوت قرآن میں اعتدال

قرآن میں تلاوت کا ذکر فرمایا:

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١١٠﴾

﴿سورۂ بنی اسرائیل: ۱۱۰﴾

بہت زور سے نماز میں قرآن نہیں پڑھو، ایک صف کھڑی ہوئی ہے اور تین گلیوں تک آواز جارہی ہے ایسا نہیں کرو، اور بہت آہستہ بھی نہ پڑھوکہ پوری مسجد بھری ہوئی ہے اور حضرت صاحب کی آواز دوصفوں میں بھی نہیں پہنچ رہی بلکہ جتنا مجمع ہے ان تک آپ کی آواز جائے، ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے، آپ زور زور سے تلاوت کر رہے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، ایک آدمی بیمار ہے، سویا ہوا ہے، آپ زور زور سے، اللہ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، آپ نے اعتدال پر چلنا ہے۔

کسب معاش میں اعتدال کی ضرورت

اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا حقوق اللہ کو اور حقوق العباد کو پورا کرنا ہے، اپنی معیشت اور اپنے معاش کو دیکھنا ہے، اب ایک آدمی اپنے مالک کے حقوق تو پورے کرتا ہے، بس جی بوس نے بلایا تھا تو اوور ٹائم لگ گیا، بوس نے کہا تھا تو آج رات کو کمپنی میں رک گیا، بوس نے بلایا ہے تو Sunday کو بھی جارہا ہے، اور وہ جو مالک ہے، وہ دن میں پانچ وقت بلا رہا ہے، اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے، اِس مالک کے حقوق کو پورا کرنا ہے تو اُس مالک کے حقوق کو بھی پورا کرنا ہے، جب اِس مالک کی کوئی بات اُس مالک کے ساتھ ٹکرائے تو اُس کی بات کو رد کرنا ہے اس کی بات کو ماننا ہے۔

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

اللہ کی ناراضگی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

شادی ہالوں میں عجیب ڈرامے بازی

ہم شادیوں میں جاتے ہیں، اوّل تو بہت کم جاتے ہیں، اگر چلے جاتے ہیں تو ہم کہتے ہیں جی گانا نہ لگاؤ، میوزک نہ چلاؤ، میوزک ہوگا تو ہم نہیں آئیں گے ہمیں اچھا نہیں لگے گا، اللہ ناراض ہوگا، کہتے ہیں جی جیسے ہی آپ آئیں گے تو گانے بند ہوجائیں گے جیسے ہی کوئی عالم ہال کے قریب آتا ہے ان کو پتا چلتا ہے تو جا کر گانے بند کردیتا ہے، تو پھر تھوڑی دیر کے بعد عورتوں کی طرف سے پیغام آتا ہے کہ جی گانے چلاؤ، یقین مانیں ایسا ہوتا ہے، پھر یہ کہتا ہے تھوڑا صبر کرو، تھوڑا صبر کرو، ہاں ایسے کہہ رہے ہوتے ہیں، پھر پانچ منٹ بعد فون آتا ہے گانے چلاؤ، اِدھر سے فون آیا، اُدھر سے فون آیا، کہتا ہے کہ اُدھر مولانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ ناراض ہوں گے وہاں ہوم منسٹر کی طرف سے فون آرہا ہے وہ ناراض ہوگی، پھر جیسے ہی مولانا صاحب نکاح پڑھا کر گیٹ سے نکلتے ہی نہیں کہ گانے شروع ہوجاتے ہیں، بھائی ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا، ایک عالم کی لاج رکھ لی لیکن اس عالم کا جو خدا ہے اس کی بھی لاج رکھو یا اس کی لاج نہیں رکھنی ہے؟

حکم خداوندی کو ترجیح دیں

اسی لیے میرے دوستو! بیوی ناراض ہوتی ہے تو لاکھ مرتبہ ناراض ہو، خدا کی قسم! ایسی عورتوں کی ہماری نظر میں کچھ حیثیت نہیں جو اللہ کے حکم سے ٹکرائیں، جو میرے آقا ﷺ کی سنت کے خلاف بات کریں، اس رشتہ دار کو منہ بھی نہیں لگائیں گے جو محمد الرّسول کی سنت کی خلاف بات کرے گا، اس برادری سے ہزار دفعہ بائیکاٹ ہے جو آمنہ کے لعل کے مقابلہ میں آتی ہے۔

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ

اس کی ناراضگی میں مخلوق کی اطاعت بالکل جائز نہیں ہے۔

غیرت مندی کی ضرورت

بھائی اپنے آپ کو غیرت مند مسلمان بناؤ، آپ کہیں گے جی پیار محبت سے سارا ہوتا ہے، پیار محبت میں تو چالیس سال گزار دیئے ڈاڑھیاں سفید ہوگئیں پیار محبت میں، اس لیے بعض جگہوں پر اسٹیپ لینا ہوگا، ہر وقت غصہ بھی ٹھیک نہیں اور ہر وقت پیار دینا بھی ٹھیک نہیں، اللہ کے حکم اور نبی کی سنت پر عمل کرنے کے لیے آپ کو یہ اسٹیپ لینے ہوں گے، ورنہ تو معاملہ بہت زیادہ خراب ہوجائے گا، اللہ ہم سے ناراض ہوگیا، اللہ کا رسول ہم سے ناراض ہوگیا تو ہماری زندگی کا کیا فائدہ؟ ہمارے جینے کا کیا فائدہ؟ ہماری نمازوں کا کیا فائدہ؟ غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے ان نعروں کا کیا فائدہ؟ ابھی میچ چل رہے ہیں، میچ کھیلنے والے میچ کھیلنے کے باوجود نمازیں پڑھ رہے ہیں، اور دیکھنے والے نمازیں چھوڑ رہے ہیں، آج میچ ہے آج نماز نہیں پڑھی، آج درس میں نہیں بیٹھا۔

اپنی محبت کا خود جائزہ لیں

میرے محترم دوستو! کس کو اللہ اور اس کے رسول سے کتنی محبت ہے، یہ فتوی دینے کی مجھے اور آپ کو اور کسی مفتی کو کوئی ضرورت نہیں ہے، اپنے گریبان میں جھانکو اور آنکھیں بند کرو، تصور کی دنیا میں چلے جاؤ، ان بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک، آقا ﷺ کی کتنی سنتوں کو چھوڑ رہے ہیں، صبح سے لے کر رات تک اللہ کے کتنے حکموں کو توڑ رہے ہیں، پیدا ہونے سے

لے کر موت تک کتنے گناہ اور نافرمانیاں کر کے اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں، لین دین میں کیسے ہیں؟ معاملات میں کیسے ہیں؟ اخلاق میں کیسے ہیں؟ کردار میں کیسے ہیں؟ کاش! ان چیزوں کا ہمیں پتا چل جائے۔

سبق آموز واقعہ

کل ہی مجھے ایک ساتھی نے بتایا، اس کا بھائی جاپان میں تھا، تو وہ پکنک پر کہیں دوستوں کے ساتھ چلے گئے، تو گاڑی انہوں نے تھوڑی سی غلط پارک کی، تو ایک دوست نے دوسرے دوست کو کہا: یار! یہ چابی لو گاڑی کو تھوڑا ادھر کھڑا کردو، وہ جو جاپانی دوست تھا اس نے کہا میں تو گاڑی نہیں چلا سکتا تو اس پاکستانی نے اس کو کہا کیوں جھوٹ بولتے ہو، تم تو دس سال سے ہمارے ساتھ رہتے ہو، گاڑی اچھی چلاتے ہو، آج کیوں نہیں چلا سکتے؟ اس نے کہا مجھے گورنمنٹ کے مخالف اور جرمانہ دیا ہے میں نے ایک غلطی کی تھی تو گورنمنٹ نے کہا کہ تم تین ماہ تک گاڑی نہیں چلا سکتے، تو اس نے کہا گورنمنٹ والے یہاں کہاں ہیں یہ تو ایسی جگہ ہے ساحل ہے، ادھر تمہیں کون دیکھ رہا ہے چلاؤ، اس نے کہا نہیں یار! قانون تو قانون ہوتا ہے، میں قانون توڑوں گا تو یہ گناہ ہے، غلط بات ہے، اس نے بہت زور لگایا لیکن اس نے گاڑی نہیں چلائی۔

ہماری بدحالی

ادھر تو کسی کا لائسنس نہیں ہے، کسی کا دونمبر ہے، کوئی ون ویلنگ کر رہا ہے، کوئی غیر پلیٹ میں دونمبری کر رہا ہے، کسی کی فائل جعلی ہے، ایک ایک پلاٹ دس دس لوگوں کو بیچا ہوا ہے، گلیوں میں چار گز قبضہ کر رہا ہے، دوسرا جوش میں آکر آٹھ گز قبضہ کر رہا ہے، یہ اپنی گیلری اِدھر نکالتا ہے، یہ اُدھر نکالتا ہے

گیلریوں سے عورتیں ایک دوسرے کو سلام کرتی ہیں اِدھر سے ایک پیمپر آتا ہے اُدھر سے چار آتے ہیں، یہ کچرا اِدھر پھینکتا ہے وہ اُدھر کچرا پھینکتا ہے، پتہ نہیں یہ کیسے مسلمان ہیں؟

اَلطُّهُوْرَةُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ

یہ تو پیغمبر کی بات ہے، صفائی نصف ایمان ہے، پتہ نہیں یہ حدیث کس کے لیے ہے؟ میرے خیال میں یہ غیر مسلموں کے لیے ہے مسلمانوں کے لیے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر چلنے، صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی   ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اجمالی عنوانات

۞......اظہارِ عشقِ نبوی (ﷺ)

۞......مختلف بزرگوں کا اپنا انداز اظہار۔

۞......مختلف انبیاء علیہم السلام کے معجزات۔

۞......حضور سرورِ کائنات ﷺ جامع الکمالات۔

۞...... پاکستانی آئین اور ہماری ذمہ داری۔

۞......علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا درد بھرا شکوہ۔

۞......علمی قرآن اور عملی قرآن۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَارَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ

(سورۂ ممتحنہ:٦)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْهَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسمان تیرے یہ موجو دو عدم تیرا

جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

ربیع الاول کا بابرکت مہینہ ہے اس مہینہ میں آمنہ کا لال، عبد اللہ کا نور نظر، مکہ کا درّ یتیم، سرور کائنات، شافع محشر، وجہ کائنات، افضل الرّسل، سیّد الانبیاء، سیّد الاتقیاء، امام المجاہدین، امام المبلّغین، منوّر، مطہر، معزّز، اعلیٰ، ارفع، اور کامل نبی محمد عربی ﷺ جلوہ افروز ہوئے تھے۔

اسی مہینہ میں کائنات رنگ و بو میں مشک و عنبر کی طرح جلوہ افروز ہوئے اور اسی مہینہ میں آپ پردہ فرما گئے۔ ربیع عربی میں بہار کو کہتے ہیں، ہمارے آقا ﷺ اس کائنات میں بہار بن کر تشریف لائے۔

اظہارِ عشق نبوی بصورت اشعار

میرے نبی کی آمد کا نقشہ عجیب وغریب، عہد کوہن کے لیے پیام رحیم تھا جب نبی کی آمد کا تذکرہ فانی بدیوانی کے سامنے ہوا تو یو گویا ہوئے:

بدلہ ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اک خاک سی اڑھی ہوئی سارے چمن میں
تھی

جب آقا کی آمد کا تذکرہ ظفر علی خان کے سامنے ہوتو وہ یوں گویا ہوئے:

دیار یثرب میں گھومتا ہوں
نبی کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق پی کر جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا

شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق نبوی.

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہوا، وہ حسین احمد مدنی جس نے اٹھارہ سال تک روضہ رسول کے سامنے بیٹھ کر حدیث کا درس دیا تھا، وہ حسین احمد مدنی کہ خالق دینا حال میں انگریز نے گرفتار کر کے جج کے سامنے پیش کیا، جج نے کہا حسین احمد! انگریز کے خلاف بغاوت کا اور جہاد کا جو فتوی دیا ہے وہ واپس لے لو، حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے میں نے یہ فتوی واپس لینے کے لیے نہیں دیا انگریز جج کہنے لگے تمہیں خبر ہے تمہیں پھانسی ہوجائے گی، حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ محبت نبوی ﷺ میں ڈوب کر کہنے لگے: انجام کا پتا تھا اس لیے کفن سر پر باندھ کر آیا ہوں، جج نے کہا کفن

کی کیا ضرورت تھی کفن ہم دے دیتے، فرمانے لگے تیرے دیئے ہوئے کفن کو پہن کر آقا ﷺ کی بارگاہ میں جاتے ہوئے شرم آرہی تھی اسی لیے کفن ساتھ لے کر آیا ہوں۔

وہ حسین احمد مدنی کہ ایک دفعہ روضۂ رسول کا دروازہ کھل گیا، اندر جانے کا موقع مل گیا، کچھ لوگ روضہ کے فرش کو جھاڑو سے صاف کر رہے تھے، کچھ لوگ ہاتھوں سے مٹی صاف کر رہے تھے، کچھ لوگ اپنے رومال سے روضہ کے فرش کو صاف کر رہے تھے، حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ڈاڑھی مبارک سے روضۂ رسول کے فرش کو صاف کرنے لگے۔

اعتراض اور عاشقانہ جواب

کسی نے اعتراض کر دیا یہ تو سنت کی بے حرمتی ہے، میرے دوستو! دل کے کانوں سے جواب سنیے گا فرمانے لگے: جس کی سنت ہے اس کی حرمت پر قربان کر رہا ہوں، اُس حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے روضۂ رسول کی جالیوں کو دیکھ کر کہا تھا

دمکتا رہے تیرے روضہ کا منظر
سلامت رہے تیرے روضہ کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبۂ بلالیؓ

ماہر القادری اور محبت نبوی ﷺ

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ ماہر القادری کے سامنے ہوا تو یوں گویا ہوئے:

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
وہ آئے جن کے قدموں کے لیے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا

وہ آئے جن کو حق نے خلوت کی گود میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پے اجالا تھا

حضور آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا

ستے چہروں کا زنگ اُترا بجھے چہروں پے نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

حضور ﷺ جامع کمالات

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہوا تو یوں گویا ہوئے:

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ایک عربی شاعر نے ایک شعر لکھا ہے:

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْأَنَامِ فَضِيلَةٌ
وَجُمْلَتُهَا مَجْمُوعَةٌ لِمُحَمَّدٍ

فرمایا ہر نبی کو فضیلت ملی، مقام ملا، مرتبہ ملا، حیثیت ملی، وہ ساری فضیلتیں اللہ رب العزت نے حضرت محمد عربی ﷺ کے اندر جمع فرما دیں۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے معجزہ دیا کہ مادر زاد نابینا کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے وہ بینا ہوجاتا، کوڑھ کے مریض پر ہاتھ پھیرتے وہ تندرست ہوجاتا، مردے کو ''قم باذن اللہ'' کہتے وہ زندہ ہوجاتا۔

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسا معجزہ دیا کہ لاٹھی زمین پر پھینکتے تو اژدھا بن جاتی ہاتھ میں پکڑتے تو لاٹھی بن جاتی، اسی لاٹھی کو پتھر پر مارتے تو اس سے چشمے پھوٹ پڑتے، اسی لاٹھی کو سمندر پر مارتے تو سمندر بارہ خشک راستے بنا دیتا۔

سیدنا حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ

حضرت صالح علیہ السلام کو معجزہ دیا دعا مانگی اللہ نے پہاڑ سے، چٹان کو شق کر کے گابن اونٹنی نکال دی تھی نکلتے ہی اس نے بچہ بھی جنا۔

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ

حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی معجزہ دیا کہ ان کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نرم ہوجاتا: ''وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ'' ﴿سورۂ سبا:۱۰﴾

سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کا معجزہ

حضرت یونس علیہ السلام کو چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رکھا اور زندہ رکھ کر

دکھایا:

''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾''

﴿سورۂ انبیاء:۸۷﴾

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں رکھ کر زندہ دکھا دیا، ابھی جب ہم ترکی گئے تو ترکی کے اندر ایک علاقہ ہے''شاملی عرفة'' وہاں مقام ابراہیم ہے، ہم خود وہاں گئے جہاں نمرود کا محل بنا ہوا تھا اس کے قدیم آثار اب بھی موجود ہیں ہم نے وہاں قریب سے دیکھا تو وہاں سے ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق توپ کی طرح مشین تھی اس میں ڈال کر آگ میں ڈالا گیا وہ آگ جو سلگائی اور بھڑکائی گئی تھی وہ کافی دور تھی اور اتنی گہری وہاں کھائی تھی اس کو لکڑیوں سے بھر کر جلایا، بھڑکایا، سلگایا اور ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں ڈالا گیا، اللہ کریم نے سات دن ابراہیم علیہ السلام کو اس میں زندہ رکھا مختلف روایات ہیں:

''قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾''﴿سورۂ انبیاء:۸۷﴾

سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کا معجزہ

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی پوری دنیا میں، اطراف عالم میں طوفان تھا اس کے اوپر چل رہی تھی میرے دوستو! وہ کشتی ڈوبی نہیں ہے، اللہ نے انبیاء کو یہ مختلف معجزات دیے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کے معجزات

پھر ہمارے نبی ﷺ کو ایسا معجزہ دیا درخت کو اشارہ کیا زمین کو چیرتے ہوئے آیا، آپ کے سامنے جھک گیا، آپ نے پتھر اور کنکر کو اشارہ کیا پتھر اور

کنکر سے آواز آئی ''لا الہ الا اللہ''۔

آپ ﷺ والدہ کے پیٹ میں تھے کنویں کے قریب پانی بھرنے کے لیے آتی، ڈول کو نیچے ڈالنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی کنویں کا پانی خودبخود اوپر آجاتا، بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ آسمان کے ستارے مجھے جھک جھک کر سلام کیا کرتے تھے۔ مکہ کا وہ درخت جو آقا ﷺ کو سلام کیا کرتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آج بھی اس درخت کو جانتا ہوں۔

عجیب منظر

ایک مرتبہ حضور ﷺ رضاعی بہن شیما کے ساتھ بکریاں چرانے چلے گئے، چھوٹے تھے بہن بڑی تھیں واپس آکر کہنے لگی اماں! میں نے عجیب منظر دیکھا ہے، چشم فلک نے وہ نظارہ نہیں دیکھا وہ نظارہ کیا تھا، کہ اس سے پہلے جب میں بکریاں چرانے جاتی تھی تو بکریاں اِدھر اُدھر بھاگتی تھیں، منتشر ہوجاتی تھیں میں کبھی ایک بکری کے پیچھے بھاگتی کبھی دوسری بکری کے پیچھے بھاگتی گئی میں تو تھک کر نڈھال ہوجاتی، آج میں اپنے اس مبارک بھائی کو لے کر گئی تھی آج تو منظر ہی کچھ اور تھا، آج تو عجیب تبدیلی دیکھی ہے اللہ اکبر کبیرا یہ میرا بھائی میری گود میں تھا بکریاں بھی قطار لگا کر اس کا دیدار کر رہی تھیں، بھیڑیے بھی قطار لگا کر اس کا دیدار کر رہے تھے، آج تو دھوپ نہیں نکلی آج تو ہمیں کوئی مشقت نہیں ہوئی۔

مردہ گوہ بول پڑی

معجزات تو ہمارے آقا ﷺ کو بھی ملے ہیں ایک دیہاتی ہے، کافر ہے ضب ایک جانور ہے اس کو اردو میں گوہ کہتے ہیں، چھپکلی کی طرح ہوتا ہے سائز

میں اس سے پندرہ گناہ بڑا ہوتا ہے، اس نے گوہ کو شکار کیا ہے مرا ہوا گوہ اس کے ہاتھ میں ہے آقا ﷺ نے اس کو دعوت دی وہ کہنے لگا اگر یہ مردہ گوہ آپ کی گواہی دے دے تو میں کلمہ پڑھ لوں گا تو آپ نے فرمایا ''یا ضب'' اے گوہ! وہ مرا ہوا گوہ زندہ ہو کر کہنے لگا

''لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ'' میرے تو بخت جاگ اٹھے، میری تو قسمت کا ستارہ چمک گیا آج محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے پکارا ہے۔

آقا علیہ السلام کے سوالات گوہ کے جوابات

میرے دوستو! خدا کی قسم مجھ اور آپ جیسے گناہ گاروں سے وہ جانور بھی اچھے تھے کہ جو آقا ﷺ کی آواز پر لبیک کہا کرتے تھے، تو میں عرض کر رہا تھا اس نے کہا:

''لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ''

میں حاضر میرے بخت جاگ اٹھے آقا ﷺ نے پوچھا:

"مَنْ تَعْبُدُ"

توکس کی عبادت کرتا ہے اس نے کہا:

"مَنْ فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ"

اس کی عبادت کرتا ہوں جس کا عرش آسمانوں میں ہے۔

"وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ"

اور جس کی بادشاہت زمین میں بھی ہے۔

"وَفِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ"

اور جس کے راستے سمندروں میں بھی ہیں۔ پھر آقا ﷺ نے پوچھا:

''مَنۡ اَنَا'' میں کون ہوں؟ تو اس گوہ نے کہا:

''اَنۡتَ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّ''

فرمایا آپ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہے۔

''قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ صَدَّقَكَ''

وہ کامیاب ہوگا جو آپ کی تصدیق کرے گا۔

عقیدۂ ختم نبوت

اس زمانے کے جانوروں کو پتا تھا آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا افسوس! آج کے بدبخت انسانوں کو اس کا پتا نہیں رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔

فتنوں کا زور کیوں؟

نئے نئے فتنے پروان چڑھ رہے ہیں اور ان کا سدِّ باب نہیں ہوتا، ان کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا جاتا، انہیں نشانِ عبرت نہیں بنایا جاتا، ان کے ناک میں نکیل نہیں ڈالی جاتی، ان کے گلے میں لگام نہیں ڈالی جاتی، ان کے پاؤں میں بیڑیاں، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور زنجیریں نہیں ڈالی جاتی، انہیں کوڑے نہیں مارے جاتے، انہیں پابند وسلاسل نہیں کیا جاتا، ان کی گردنیں تن سے جدا نہیں ہوتیں اسی لیے دن بدن یہ فتنے بڑھ رہے ہیں۔

گستاخِ نبی کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ اگر کوئی ہمارے نبی کی شان میں گستاخی کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ فرمانے لگے بدلہ لینا چاہئے اس نے

کہا کہ اگر بدلہ نہ لے سکے؟ فرمایا پھر امت کو جینے کا کوئی حق نہیں کہ جو اپنے نبی کی ناموس کی حفاظت نہ کر سکے۔

گستاخ نبی کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کچھ لوگوں نے آکر سوال کیا' حضرت فلاں شخص آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوا' ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آپ فرمانے لگے تم فتویٰ لینے آگئے' تمہاری غیرت نے کیسے گوارا کیا، قتل کر دیتے۔

پاکستانی آئین اور ہماری ذمہ داری

چونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے پاکستان کا مطلب کیا؟ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ نعرہ لگا تھا اس لیے اس کا آئین قرآن وسنت کے منافی نہیں ہے، پاکستان کے آئین میں یہ بات موجود ہے، 295C شق موجود ہے کہ جو بھی محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوگا اس کو پھانسی دی جائے گی، ہمیں قانون ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے، اسی لیے تو رپورٹ درج کروائی جاتی ہے، ایس پی لیول کی ٹیم انکوائری کرتی ہے، سیشن کورٹ میں پھر لور کورٹ میں اور پھر ہائی کورٹ میں اس کو پھانسی کی سزا دی جاتی ہے لیکن بیرونی طاقتوں کے دباؤ پر، بیرونی ایجنٹوں کے دباؤ پر، آئی ایم ایف ، ورلڈ بینک، اور یورپی یونین کے دباؤ پر، کرسچن، یہودی اور ہندوؤں کے دباؤ پر تین دن کے اندر، تین گھنٹوں کے اندر فیصلہ سنا کر اسے باعزت بری کر دیا جاتا ہے۔

جانور بھی صدمہ برداشت نہ کر سکے

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جانوروں کو بھی قدر تھی، میرے آقا ﷺ دنیا

سے پردہ فرما گئے، آپ کا ایک گدھا جس کا نام ''یافور'' تھا وہ آقا ﷺ کی جدائی کا صدمہ، برداشت نہ کر سکے، جنگل کی طرف نکل گیا، چیختا چلاتا رہا اور مر گیا، جانور بھی آقا ﷺ کی جدائی کا صدمہ برداشت نہیں کر سکے۔

آج کا یہ مسلمان اپنی آقا ﷺ کی محبت میں سنت کا اتباع نہیں کر سکتا۔ ابوبکر، عمر، عثمان، اور علی نام رکھ کر شرابیں پیتے ہیں، زنا کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں، رشوت لیتے ہیں، سود کا لین دین کرتے ہیں، سنتوں کو گندی نالی میں بہاتے ہیں، عورتیں فاطمہ، عائشہ جیسے پاکیزہ نام رکھ کر بے حیائی کرتی ہیں، بے پردگی کرتی ہیں، نمازوں کا اہتمام نہیں، تلاوت کا اہتمام نہیں، ارے کافروں نے آقا ﷺ کے شان میں بہت گستاخی کی ہے، ہمیں گستاخی کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن مسلمان کر رہا ہے۔

مسلمان اور کافر میں مشابہت

میں اکثر یہ بات کہا کرتا ہوں آپ ایک نوجوان کو جو مسلمان ہے، ایک کافر کے ساتھ کھڑا کریں، سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک آپ کو فرق نظر نہیں آئے گا، ہیئر اسٹائل ایک جیسا، چہرہ ایک جیسا، لباس ایک جیسا، نمازیں دونوں نہیں پڑھتے، تلاوت کا اہتمام دونوں نہیں کرتے، واٹس ایپ، فیس بک، سوشل میڈیا، دونوں استعمال کرتے ہیں۔

ہماری تلاوت کا حال

میں یہ مثالیں بار بار دے چکا ہوں، واٹس ایپ کے اوپر لاسٹ سین لکھا ہوا نظر آتا ہے، آخری بار واٹس ایپ کب چیک کیا تھا؟ بمشکل 10 منٹ 5 منٹ پہلے کا وقت ہوگا لیکن اگر قرآن کا لاسٹ سین دیکھا جائے تو لاسٹ

رمضان نظر آئے گا رمضان کے بعد قرآن نہیں اٹھایا۔

حضرت امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا، قرآن کو ایک اونچی جگہ پر رکھ دیں گے، مکڑی جالے بنا لے گی انہیں توفیق نہیں ہوگی کہ اس سے فائدہ اٹھالیں، مکان بنایا تو قرآن خوانی کرلی، دکان کھولی تو قرآن خوانی کرلی، قسم کی نوبت آئی تو قرآن اٹھا کر قسم کھالی، کوئی بیمار ہوا تو تعویذ بنا کر پلا دیا یا گلے میں لٹکا دیا۔

شادی برباد کیوں؟

لیکن جب شادی کا موقعہ آتا ہے تو قرآن کو بھول جاتے ہیں' طلاق کا معاملہ آتا ہے تو پھر علماء کے پاس آتے ہیں' اس طلاق سے پہلے شادی ہوئی تھی اس شادی سے پہلے تم نے منگنی کی تقریب کی تھی' تم نے مایوں کی تقریب کی تھی' اللہ کے حکم کو توڑا تھا، نبی ﷺ کی سنتوں کو چھوڑا تھا' اور ایک مہینہ تک تم نے محلے والوں کی ناک میں دم کر رکھا تھا' اس موقع پر نہ علماء سے مشورہ لیا اور نہ راہ نمائی لی کہ سنت کے مطابق شادی کیسے ہوگی؟ یہ شادی پھر بربادی کا ذریعہ بنتی ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ مسلمان دین سے کتنا دور ہے،ایک نوجوان بہن بیٹی کو ایک کافرہ عورت کے ساتھ کھڑا کر دیں تو آپ کو فرق نظر نہیں آئے گا جو اسٹائل یہودی عورتیں اپنا رہی ہیں ،جو ہندوؤں کی فلموں میں دیکھتی ہیں، وہی اسٹائل مسلمان عورت اپنا رہی ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا درد بھرا شکوہ

اسی لیے اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہو ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائے یہود

واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی

رہ گئی رسم آذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
سنی نہ مصر و فلسطین میں وہ اذاں میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ روحِ زمین جس سے کانپ جاتی
آج اس سجدہ کو ترستے ہیں منبر و محراب

تو ہم اس مہینہ میں عزم کریں کہ ہم نے آقا ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا ہے۔

اتباع سنت کی ضرورت

حدیث پاک جو آپ کے سامنے پڑھی:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ

حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہوجائیں جس دین کو میں

لے کر آیا ہوں۔

اللہ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے دو انتظام کیے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّتِىْ

ہر گز تم گمراہ نہیں ہو گے جب تک دو چیزوں کو تھامے رہو گے ایک کتاب اللہ دوسری سنت رسول اللہ ﷺ۔

علمی قرآن اور عملی قرآن

علماء نے لکھا ہے ایک علم کامل اور ایک عمل کامل' ایک خاموش قرآن' ایک بولتا قرآن یعنی ایک قرآن تو ہم پڑھتے ہیں اور ایک قرآن آقا ﷺ کی صورت میں ہے چلتا پھرتا قرآن۔

حضرت امّی عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا آقا ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ تو فرمایا آپ نے قرآن نہیں پڑھا، جو قرآن ہے وہ بعینہ آقا ﷺ کے اخلاق ہیں۔

آج ہم اتنے بابرکت نبی کی اتنی مبارک سنتوں کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ کی نقالی کر رہے ہیں' اس کی مثال تو یوں ہے کہ ایک بادشاہ ہے اور اس کی ملکہ بہت خوب صورت ہے' لیکن وہ ملکہ کی طرف توجہ نہیں دیتا' وہ ایک بھنگن پر فریفتہ ہو چکا ہے' اس کے دامن عشق میں گرفتار ہو چکا ہے' تو دنیا کہے گی یہ تو بڑا بے وقوف ہے' اتنی خوب صورت ملکہ کو چھوڑ کر یہ بھنگن کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ہم اپنے مبارک نبی کی سنتوں کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر جا رہے ہیں' یہ مسلمان زبان سے تو نعرہ لگاتا ہے' غلامی رسول میں موت بھی

قبول ہے‘ ارے موت تو بعد میں آتی ہے زندگی پہلے ہے۔ میرے دوستو! ہم زندگی غلامی رسول کے مطابق نہیں گزار رہے۔

دنیا کی خاطر دین کو داؤ پر لگانا

مسلمان کو یورپ کا ویزہ لگوانا ہے۔
وہ ڈاڑھی منڈوا دیتا ہے۔
مسلمان کو یورپ کا ویزہ لگوانا ہے۔
وہ ٹوپی اور عمامہ سر سے اتار دیتا ہے۔
مسلمان کو یورپ کا ویزہ لگوانا ہے۔
وہ وہ اپنے آپ کو قادیانی شو کرتا ہے۔
مسلمان کو یورپ کا ویزہ لگوانا ہے۔
وہ اپنے آپ کو اسماعیلی اور آغا خانی شو کرتا ہے۔
مسلمان کو یورپ کا ویزہ لگوانا ہے۔
وہ انٹرویو کے اندر سنت اور شریعت کے خلاف باتیں کرتا ہے۔
اس کو وہاں شراب بیچنا پڑے تو یہ تیار ہے۔
اس کو خنزیر کے اسٹور پر کام کرنا پڑے تو یہ تیار ہے۔
یہ اسٹیٹس کا پجاری بن چکا ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کمال عاجزی

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

کل قیامت کے دن ہم سب نے آقا ﷺ کا سامنا کرنا ہے‘ وہ لوگ جن کی زندگیاں پھولوں سے زیادہ پاکیزہ تھیں‘ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس

سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی' 90 ہزار مسائل کا قرآن سے استخراج کیا' دو رکعت نفل میں پورا قرآن پڑھتے لیکن جب بیت اللہ گئے اورد ملتزم سے چمٹ گئے اور دعا مانگی:

مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

اے ربّ! میں تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا' تیری معرفت کا حق ادا نہیں کر سکا۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی حضور ﷺ سے شرم و حیا

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پھولوں سے زیادہ پاکیزہ زندگی گزارنے والے، ولیوں کے سردار لیکن بیت اللہ میں جا کر دعا مانگی:

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پزیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفی پنہا بگیر

اے اللہ! آپ دونوں جہانوں کے بادشاہ ہیں' اور میں تو بڑا فقیر ہوں' روز محشر میری معذرت قبول کر لینا اور میرا حساب نہیں لینا' میں حساب کے قابل نہیں ہوں، اے اللہ! اگر تو نے حساب لینا ہی ہے تو مصطفیٰ کریم ﷺ کی نگاہوں سے اوجھل کر کے لینا۔

بے اثر پروگرامات کی بھرمار

میرے دوستو!
ہم کیا سامنا کریں گے۔

ہم نے تو پروگرامات کو بھی فیشن بنا لیا ہے۔

ربیع الاول میں پروگرام۔

شب معراج میں پروگرام۔

شب برأت میں پروگرام۔

لیلۃ القدر میں پروگرام۔

ختم قرآن کے موقع پر پروگرام۔

لیکن اس کی کوئی چھاپ ہماری زندگی میں نظر نہیں آتی۔

نہ چہرے پر ڈاڑھی آئی۔

نہ عورت کے سر پہ دوپٹہ آیا۔

نہ گھر سے ٹی وی نکلا' نہ حرام سے توبہ کی۔

نہ رشوت سے باز آئے۔

نہ سود کا لین دین چھوڑا۔

نہ نظروں کی حفاظت ہوئی۔

نہ تلاوت کا ہم نے اہتمام کیا۔

نہ تو ہمارے اخلاق اچھے ہوئے۔

یہ تو فیشن بنا لیا ہے۔

کل قیامت کے دن کیا منہ لے کر حاضر ہوں گے۔

علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عاجزی

حضرت علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ مفسر بھی تھے' مؤرخ بھی تھے' مبلغ بھی تھے' کسی نے پوچھا قیامت کے دن میدان حشر میں آپ سے سوال ہو کہ شبلی! کیا لے کر آئے ہو' کیا کر کے آئے ہو' فرمانے لگے میں تو ایک جملہ کہوں گا

تیرے حبیب کی یا رب شباہت لے کر آیا ہوں

حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کر آیا ہوں

کم از کم چہرہ پر یہ ڈاڑھی اور یہ سنت ہوگی تو اتنا تو کہہ سکتے ہیں اے اللہ! جو میرے بس میں تھا وہ میں نے کرلیا ہے اور علماء نے لکھا ہے جو اپنے ظاہر کو شریعت کے مطابق بنائے گا اللہ اس کے باطن کو شریعت کے مطابق بنائیں گے۔

مثال سے وضاحت

میں نے ایک مثال جمعہ میں بھی آپ کو دی تھی ایک بحری جہاز ہے اور رات کا وقت ہے، تاریکی ہے، بادل گرج رہے ہیں بجلی چمک رہی ہے اور سمندر میں طغیانی ہے، موجوں میں تلاطم ہے اور جہاز ایسا لگتا ہے کہ ابھی آن واحد میں ڈوب جائے گا، ایک مسافر بڑا گھبرایا ہوا کیپٹن کے کمرے میں گیا تو دیکھا کہ کیپٹن صاحب بڑے اطمنان کے ساتھ لیٹے ہوئے اخبار بینی میں مصروف ہیں تو اس کو بڑا غصہ آیا کیپٹن صاحب جہاز ڈوبنے والا ہے تاریکی ہے اور بادل گرج رہے ہیں، بجلی چمک رہی ہے، سمندر میں طغیانی ہے، موجوں میں تلاطم ہے اور آپ اخبار بینی میں مصروف ہیں، وہ کیپٹن اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور کہنے لگا! لگتا ہے کہ آپ پہلی دفعہ بحری جہاز کا سفر کر رہے ہیں، ہم تو عادی ہوچکے ہیں، ہم تو دیکھتے رہتے ہیں یہی رات کی تاریکی ہوتی ہے، بادل گرجتے ہیں، بجلی چمکتی ہے، سمندر میں طغیانی ہے لیکن جہاز نہیں ڈوبے گا اس لیے کہ ہماری ڈائمنشن اور ڈائرکشن درست ہے، اس لیے کہ جہاز کا کمپریسر ٹھیک ہے، اس لیے کہ جہاز کا باؤلر پوری قوت کے ساتھ کام کر رہا ہے۔

سنت کے راستے

میرے دوستو! یہی مثال ہے کہ جس کی نسبت محمدؐ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو، محمد رسول اللہ ﷺ کی کشتی میں سوار ہو اس کے ایمان کی کشتی نہیں ڈوبے گی۔

مؤمن جو فدا نقش کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ

گر سنت نبوی کی پیروی کرے امت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

تو کم ازکم آج تو ہم عزم کرلیں کہ نبی کی ایک ایک سنت پر عمل کریں گے۔

ترک سنت کا مزاج

بعض لوگوں کو جب دعوت وترغیب دی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں سنت ہی تو ہے فرض تو نہیں ہے! اللہ اکبر ہم سنت کو سنت سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں صحابہ سنت پر جان دیتے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا کمال اتباع سنت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک بہت بڑی دعوت میں تشریف لے گئے، بڑے بڑے سلاطین و امراء آج کے زمانے کے Bureaucrats

اور Technocrats۔ اب کھانا لگا ہوا ہے سب کھانا کھانے میں مصروف ہے ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا سنت یہ ہے کہ لقمہ ہاتھ سے گرے اور صاف جگہ پر گرے تو لقمہ اٹھا کر کھالیا جائے یہ آقا ﷺ کی سنت ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سنت پر عمل کرتے ہوئے لقمہ کو اٹھایا اور منہ میں ڈال دیا تو کسی نے کہنی ماری کہ یہ لوگ اچھا نہیں سمجھتے یہ تمیز کے خلاف ہے، یہ وی آئی پی لوگ ہیں اچھا نہیں سمجھتے، اس صحابی رسول نے بڑا عجیب جملہ ارشاد فرمایا:

أَأَتْرُكُ سُنَّتَ حَبِيبِي لِهٰؤُلَاءِ الْحُمَقَاءِ

کیا میں ان بیوقوفوں کی وجہ سے اپنے حبیب ﷺ کی سنت چھوڑ دوں۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا کمال ادب

حضرت امام مالک رحمہ اللہ اپنے وقت میں مدینہ کے سب سے بڑے عالم تھے، جب کوئی ملاقات کے لیے آتا تو پہلے خادم کے ذریعے سے معلوم کرواتے کہ کس لیے آیا ہے؟ اگر کوئی کہتا جی ملاقات کرنے آیا ہوں تو جس ہیئت میں ہوتے تشریف لے آتے ملاقات کر لیتے، اگر کوئی یہ بتاتا آقا ﷺ کی حدیث سننے آیا ہوں تو غسل کرتے، نیا لباس پہنتے، عمامہ باندھتے، سرمہ لگاتے، خوشبو لگاتے، ادب کے ساتھ چل کر آتے کہ میرے آقا ﷺ کی حدیث سننے آیا ہے۔

حدیث کی خاطر بے مثال قربانی

ایک بزرگ کے بارے میں لکھا ہے کہ کسی نے ان کو کہا کہ آقا ﷺ کی ایک حدیث فلاں جگہ پر ہے اس عالم کے پاس اس کی سند موجود ہے تو حدیث

کے علم کو حاصل کرنے کے لیے سفر کیا فرمایا تین مہینے جانے میں لگے تین مہینے کا سفر گھوڑے یا اونٹ پر کیا اور وہاں پہنچے راستے میں فاقے برداشت کیے، پیاس برداشت کی، تھکن برداشت کی جب وہاں پہنچے تو علاقہ کے گورنر کو پتا چل گیا کہ اتنا بڑا عالم آیا ہے اور وہ استقبال کے لیے آئے کہا ہمارے پاس چلیے، آرام کیجیے، ہم آپ کا اکرام کریں گے۔ حضرت فرمانے لگے میں تو حدیث سننے آیا ہوں کہا آرام کرلیں حدیث بعد میں سن لینا فرمایا نہیں، میں تو حدیث سننے آیا ہوں ڈائریکٹ اس عالم کے پاس گئے اس سے حدیث سنی اور واپسی کا راستہ اختیار کیا لوگوں نے پھر کہا حضرت تین مہینے آنے میں لگے ہیں اور تین مہینے جانے میں لگیں گے آپ نے حدیث تو سن لی ہے کچھ ایک دو دن آرام تو کرلیں فرمانے لگے نہیں میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث سننے آیا ہوں یہ سفر میں نے حدیث سننے کے لیے کیا تھا، اتنی قربانیاں ان لوگوں نے دیں تب جا کر اللہ راضی ہوئے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا حدیث کی خاطر سفر

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کو پتا چلا کہ مدینہ میں ایک عالم ہیں، امام مالک ان کا نام ہے تو ملاقات کے لیے مکہ سے تشریف لے گئے، اب اس زمانے میں یہ روڈ بھی نہیں تھے بس، جہاز، ٹرین کا سسٹم بھی نہیں تھا، اونٹ کے اوپر سفر کیا گرمی بھی تھی، پتھریلی چٹانیں بھی تھیں، ریگستان اور صحراء تھے، پانی کی ایک ایک بوند کو لوگ ترستے تھے، اس زمانے کی گرمی جھلسا دینے والی گرمی تھی آٹھ دن سفر میں لگے بلکہ بعض نے لکھا ہے سولہ دن لگے اور سولہ دن کے اندر حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے سولہ قرآن پڑھ لیے۔

سترہ مرتبہ بچھو کا ڈنگ مارنا

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حدیث کا درس دے رہے ہیں، درس کے دوران چہرہ کا رنگ متغیر ہوا ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے جب حدیث کا درس مکمل کیا تو ایک شاگرد کو کہا میری قمیص اور کرتہ اٹھا کر دیکھو اس نے دیکھا تو سترہ جگہ بچھو نے ڈنگ مارا ہوا ہے، بچھو اگر ایک دفعہ ڈسے تو آدمی کی حالت غیر ہو جاتی ہے، ہم تو مچھر کے کاٹنے پر بھی اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں، سترہ جگہ بچھو نے ڈسا تو شاگردوں نے کہا حضرت! پہلے اشارہ کر دیتے ہم بچھو کو مار دیتے آپ نے اتنی تکلیف برداشت کی فرمایا محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث پڑھا رہا تھا میری غیرت نے گوارا نہیں کیا بچھو کے ڈسنے پر آقا ﷺ کی حدیث سے توجہ ہٹ جائے۔

اللہ اور اس کے رسول کا ادب

آج آقا کی بات ہوتی ہے اور ہماری توجہ اِدھر اُدھر، ہم باتوں میں لگے ہوئے ہیں فرمایا یہ بھی بے ادبی ہے آقا کی بات ہو رہی ہو اور ہم باتیں کر رہے ہوں یہ بے ادبی ہے، محروم ہونے کا خطرہ ہے۔

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (سورۂ حجرات: ۱)

فرمایا اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

ادب عام ہے

مفسرین نے لکھا ہے یہ حکم مطلق ہے نہ کھانے میں نہ پینے میں نہ چلنے میں اور نہ بولنے میں آگے بڑھو اور فرمایا یہی حکم مشائخ کا بھی ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ رہے تھے

آپ نے فرمایا اے ابو درداء صدیق سے آگے نہ بڑھو سورج جن چیزوں پر طلوع وغروب ہوتا ہے صدیق سے افضل نبیوں کے بعد کوئی نہیں ہے۔

ادب کا حکم اور حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احتیاط

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (سورۂ حجرات:۲)

نبی کی آواز سے تمہاری آواز اونچی نہ ہو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آقا کے سامنے اتنا آہستہ بات کرتے جیسا کوئی سرگوشی کر رہا ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد اتنا آہستہ آقا ﷺ سے گویا ہوتے کہ دوبارہ پوچھنا پڑھتا عمر رضی اللہ عنہ تم نے کیا کہا ہے؟

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی آواز طبعی طور پر ذرا تیز تھی ،روتے رہے اپنی آواز کو گھٹاتے اور کم کرتے رہے۔

علامہ ابن عربی رحمہ اللہ کا قول

ابن عربی رحمہ اللہ نے لکھا ہے جیسا کہ آقا ﷺ کی حیات میں تعظیم واجب تھی آقا ﷺ کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی تعظیم واجب ہے، آقا کے روضہ پر جاؤ تو ادب ہو، وہاں تو سانسوں کا شور بھی بے ادبی ہے، جنید بغدادی رحمہ اللہ اور بایزید بسطامی رحمہ اللہ جیسے لوگ بھی جب وہاں جاتے ہیں تو ان کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں۔

روضہ رسول ﷺ پر احتیاط کی ضرورت

اور یہاں بدقسمتی یہ ہے کہ روضہ پر گئے موبائل جیب سے نکال لیا اور سیلفی اور ویڈیو شروع ہوگئی اور پھر آقا ﷺ کے روضہ کی جالیوں کی طرف پیٹھ

کر کے اپنی سیلفی بنا رہا ہے اس سے بڑا بد بخت کوئی ہوگا جو روضہ رسول پر جا کر آقا ﷺ کو تکلیف پہنچاتا ہے تو فرمایا روضہ پر بھی تعظیم واجب ہے، وہاں تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوں، بدن پر کپکپی طاری ہو، قدم ڈگمگا رہے ہوں اور زبان پر درود شریف جاری ہو، اور دل میں ندامت ہو کہ کونسا منہ لے کر حاضر ہو رہے ہیں، کونسا دل لے کر حاضر ہو رہے ہیں، یہ گناہوں سے لتھڑا ہوا بدن لے کر حاضر ہو رہے ہیں، ہم کتنے گناہ گار ہیں۔ اسی طرح جہاں آقا ﷺ کی بات ہو تو اس کو بھی غور سے سنا جائے آپس میں باتیں نہ کی جائیں۔ تو اسی لیے میں عرض کر رہا تھا کہ اس مہینہ کے اندر ایک تو یہ عزم کریں کہ ہم نے سنتوں کا اہتمام کرنا ہے مرد بھی، عورتیں بھی اور ظاہری اور باطنی اعتبار سے سنت پر ہم نے عمل کرنا ہے۔

غم پروف دل

حضرت حکیم اختر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو دل گناہوں سے محفوظ رہتا ہے تو اللہ اس دل کو غم پروف بنا لیتے ہیں جیسے واٹر پروف گھڑی ہوتی ہے، اس میں پانی نہیں جاتا اسی طرح جیکٹ ہوتی ہے بلٹ پروف اس میں گولی اثر نہیں کرتی جب یہ دل گناہوں سے محفوظ ہوگا تو اس دل کو اللہ غم پروف بنا دیں گے اس دل میں کبھی غم نہیں آئے گا۔

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴿۶۲﴾ (سورۂ یونس: ۶۲)

نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا یہ ہر جگہ خوش ہی خوش رہے گا۔

آقا ﷺ سے محبت کا صلہ

حضرت خواجہ مجذوب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

ایک ان سے کیا محبت ہوگئی
ساری دنیا ہی سے وحشت ہوگئی

لاکھ جھڑکو اب کہاں پھرتا ہے دل
ہوگئی ان سے محبت ہوگئی

پڑگئی تھی ان پہ بھولے سے نظر
بات اتنی تھی اور قیامت ہوگئی

جنتی ہونے کی وجہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ایک بہت بڑے جلیل القدر صحابی ہیں ایک دفعہ آقا ﷺ کی مجلس میں تشریف فرما ہیں صحابہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں ایک صحابی کا گزر ہوا وہ صحابی غیر معروف صحابی ہے، نہ مجھے ان کا نام آتا ہے نہ آپ کو آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس جس نے جنتی کو دیکھنا ہے اس صحابی کو دیکھ لے، سب نے مڑ کر دیکھا کہ زبانِ نبوت سے دنیا میں جنتی ہونے کی بشارت دی جارہی ہے، سب نے دیکھا اور بڑی آہ بھری کاش! یہ سعادت ہمیں نصیب ہوجائے، دوسرا دن ہے آقا ﷺ کی مجلس لگی ہوئی ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جنتی کو دیکھنا ہے اس شخص کو دیکھ لے وہی صحابی گزر رہے ہیں تیسرا دن ہوا پھر آپ ﷺ نے یہی جملہ ارشاد فرمایا، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے بڑا تجسس ہوا کہ میں بھی تو عبادت

کرتا ہوں، ان کے بارے میں آتا ہے کہ جب سے ایمان لائے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھا کبھی ناغہ نہیں کیا، ہمیشہ ساری رات قیام اللیل کی عبادت کی کبھی ناغہ نہیں کیا، روزانہ دن میں ایک قرآن پڑھا کبھی ناغہ نہیں کیا فرمایا میرے دل میں تجسس پیدا ہوا اتنی زیادہ عبادت تو میں بھی کرتا ہوں لیکن مجھے یہ بشارت نہیں ملی اس کا کونسا ایسا خاص عمل ہے کہ اتنی بڑی بشارت اس کو ملی ہے کہا میں اس صحابی کے پیچھے گیا میں نے کہا چچا جان! میری والدہ سے اَن بَن ہوگئی ہے، دو تین دن کے لیے آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں آپ اجازت دیں گے انہوں نے کہا ٹھیک ہے بھتیجے، چلو میرے ساتھ، اپنے گھر لے گئے، کھانا کھلایا یہ دن بھر اُن کے معمولات چیک کرتے رہے یہ کونسا خاص عمل کریں گے، رات ہوئی انہوں نے چادر اپنے منہ پر ڈالی اور ایسے چھپ چھپ کر چادر سے دیکھنے لگے کہ صحابی ابھی کونسا عمل کرے گے وہ آرام سے لیٹے رہے فجر کے وقت سے کچھ دیر پہلے اٹھے یہ بھی اٹھے وضو کیا تہجد پڑھی اور فجر پڑھ لی پھر سارا دن چیک کرتے رہے۔ دوسری رات، تیسری رات جب تین دن ہوئے کہنے لگے چچا جان! میری والدہ سے کوئی اَن بَن ،کوئی اختلاف نہیں تھا اصل بات یہ ہے آقا ﷺ نے آپ کے بارے میں تین دن لگاتار جنتی ہونے کی بشارت دی ہے، میں آپ کا خفیہ عمل چیک کرنا چاہتا تھا مجھے تو کچھ بھی نظر نہیں آیا، آپ بھی نمازیں پڑھتے ہیں ہم بھی پڑھتے ہیں، آپ بھی تہجد پڑھتے ہیں فجر سے پہلے اٹھ کر ہم بھی پڑھتے ہیں بلکہ میں نے تو ہمیشہ روزہ رکھا، رات کی عبادت کی، دن میں قرآن پڑھا آپ نے اتنی عبادت بھی نہیں کی آپ کا کونسا عمل ہے جو اللہ کو محبوب ہے، روایات میں آتا ہے اس صحابی نے کہا مجھے تو کوئی خاص عمل نظر نہیں آتا انہوں نے اجازت لی روانہ

ہوئے پیچھے سے اس صحابی نے آواز دی، اوہ میرے بھتیجے ادھر آ! جس کی تجھے تلاش ہے وہ عمل یہ ہے کہ میرا جو یہ دل کا ٹکڑا ہے یہ بالکل صاف ہے، اس میں کسی مسلمان کے لیے حسد نہیں، کینہ نہیں، بغض نہیں، نفرت نہیں، عداوت نہیں، برے خیالات اور بُرے جذبات نہیں میرا یہ دل کا ٹکڑا صاف ہے۔

صاف ستھرا دل

روایت میں آتا ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اچھل کر کہنے لگے: ھٰذَا ھُوَ، ھٰذَا ھُوَ یہی وہ عمل ہے، نمازوں کے بارے میں ھٰذَا ھُوَ نہیں کہا اور روزوں کے بارے میں ھٰذَا ھُوَ نہیں کہا زکوۃ کے بارے میں ھٰذَا ھُوَ نہیں کہا، جہاد اور تبلیغ کے بارے میں ھٰذَا ھُوَ نہیں کہا، صدقہ اور خیرات کے بارے میں ھٰذَا ھُوَ نہیں کہا ھٰذَا ھُوَ کہا تو اس عمل پر کہ اس کے دل میں کسی مسلمان کے لیے حسد اور کینہ نہیں ہے، آج ہم باطنی امراض کا شکار ہیں لوگ کہتے ہیں آپ الٹراساؤنڈ کراؤ، ایکسرے کراؤ معلوم نہیں کتنی بیماریاں نکل آئیں گی، کبھی ہم نے روحانی ایکسرے کروایا ہے، کبھی اللہ والوں کے در پر جاکر ہم نے اپنے باطنی بیماریوں کا اور اس کے علاج کا پتا چلایا ہے یہ تو ستاری کی چادر ہے جو ہم پر پڑی ہوئی ہے۔

ستاری کی چادر اللہ کا انعام

حدیث میں آتا ہے اللہ کے نور کے ستر پردے ہیں جب آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک پردہ ہٹ جاتا ہے، دوسرا گناہ کرتا ہے دوسرا پردہ ہٹ جاتا ہے، ستر گناہ کرتا ہے ستر پردے ہٹ جاتے ہیں، اس کے بعد جو آخری پردہ ہے حیاء کا پردہ وہ اللہ نہیں ہٹاتے، میں اپنے بندہ کو اپنے بندوں کے سامنے

،اپنے فرشتوں کے سامنے، اپنی مخلوق کے سامنے کبھی رسوا نہیں کروں گا، شان کریمی دیکھے ستر نور کے، حجاب کے پردوں کو پھاڑنے والا گناہ گار بندہ جب رات کی تنہائی میں اللہ کے در پر آتا ہے، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، جبین نیاز جھکاتا ہے، ندامت کے آنسوں بہاتا ہے، اللہ سارے پردے پھر سے واپس کردیتا ہے یہ ستاری کی چادر نہ ہوتی کوئی ہم سے دعا وسلام کرتا؟ کوئی ہم سے سیدھے منہ بات کرتا؟ کوئی ہمارے پاس بیٹھ نہیں سکتا تھا ،اتنی بدبو ہمارے جسموں سے اور ہمارے گناہوں سے آتی یہ ستاری کی چادر اللہ نے پھیلائی ہوئی ہے میرے دوستو! اللہ کی قدر دانی کرو۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ ﴿سورۃ الزمر آیت:۶۷﴾

لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا۔

صرف ایک سنت ساتھ جائے گی

بعض علماء نے بہت عجیب بات لکھی کہ جتنی آقا ﷺ کی سنتیں ہیں سب دنیا میں رہ جائیں گی، بھائی عمامہ سنت ہے میت کو عمامہ پہنا کر دفن کیا جاتا ہے؟ عمامہ اتار لیتے ہیں، ٹوپی اتار لیتے ہیں، مسواک ہٹا لیتے ہیں، خوشبو جو جیب میں ہوتی ہے ہٹا لیتے ہیں لیکن ایک سنت آقا ﷺ کی ایسی ہے جو قبر میں بھی ساتھ جائے گی، حشر میں بھی ساتھ جائے گی ،جنت میں بھی ساتھ جائے گی اور اس سنت کو بھی دیکھ کر اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اسی لیے نوجوانو! اس سنت کو یعنی ڈاڑھی کو معمولی نہ سمجھو، اس سنت کی قدر کرو اور عورتیں پردے کا اہتمام کریں۔

پوتے نے رلا دیا

ایک اللہ والے کی خدمت میں حاضری ہوئی تو وہ کہنے لگے آج میرے پوتے نے مجھے رلا دیا، بڑی اہم اور مزے کی بات ہے غور سے سنئے گا وہ کہنے لگے دو ڈھائی سال کا میرا پوتا ہے اور اس نے مجھے رلا دیا ہم نے پوچھا حضرت! وہ کیسے؟ کہنے لگے یہ میرا کمرہ خاص ہے، میں عبادت یہاں کرتا ہوں، مراقبہ یہاں کرتا ہوں، اذکار یہاں کرتا ہوں، دعائیں یہاں مانگتا ہوں، دل کی تار اللہ سے یہاں جوڑتا ہوں:

بیٹھے جو تیری یاد میں گوشہ نشیں ہو کر
تو اپنا بوریا بھی تختِ سلیماں تھا

کہا جب میں اپنے کمرہ خاص میں جاتا ہوں تو اپنے جوتے بھی اندر رکھ لیتا ہوں اس لیے کہ اگر جوتے باہر بھول جاؤں تو میرے پوتے کو پتا چل جاتا ہے دادا جان اندر ہے پھر وہ دروازہ بجاتا ہے، مجھے ڈسٹرب کرتا ہے، کہا کہ میں چپل اندر رکھ لیتا ہوں لیکن آج میں غلطی سے جوتے باہر بھول گیا، میں مراقبہ میں لگا ہوا تھا اور اس نے دروازہ بجانا شروع کیا میری ساری توجہ ہٹ گئی، بڑی مشکلوں سے میں نے اپنی توجہ کو بٹھایا اور پھر سے ذکر میں لگ گیا، کہا کچھ دیر بعد اس نے آوازیں لگانا بھی شروع کر دیں، رونے بھی لگا، مجھے پکارنے لگا، کہا میری توجہ پھر ہٹ گئی میں نے دروازہ کھولا اس کو گود میں اٹھا کر اندر لایا اور میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا گھر والے آگئے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے کہا اس بچے نے مجھے رُلا دیا پوچھا! کیسے رُلا دیا؟ میں نے کہا یہ دو سال کا بچہ جوتے دیکھ کر دادا کو پہچان لیتا ہے۔

ہم اللہ کو نہ پہچان سکے

ہم اتنی نشانیاں دیکھ کر اپنے اللہ کو نہیں پہچان پائے جس نے آنکھیں دیں، جس نے کان کی نعمت دی، جس نے زبان کی نعمت دی، جس نے ہاتھ دیئے، پاؤں دیئے، دل دیا، دماغ دیا، اولاد دی، مال دیا، ایمان کی دولت دی، آقا ﷺ کا امتی بنایا، جو پانی پلاتا ہے، جو خوشیاں دیتا ہے، جو صحت و شفا دیتا ہے ہم اس کی اتنی نعمتیں دیکھ کر اللہ کو نہیں پہچان پائے۔

زندگی بہت مختصر

میرے دوستو! ہماری گناہوں کی لسٹ بڑی طویل ہے، ہماری نافرمانیوں کا دائرہ بڑا وسیع ہے اور ہماری زندگی بڑی مختصر ہے۔

"نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہوجائے"

آنے کی ترتیب تو ہے پہلے دنیا میں پر دادا آتا ہے پھر دادا پھر باپ پھر بیٹا پھر پوتا جانے کی کوئی ترتیب نہیں ہے۔

دادا موجود ہے پوتا چلا گیا، بیمار موجود ہے صحت مند چلا گیا، کمزور موجود ہے طاقتور چلا گیا، یہ زندگی بھی اچانک ساتھ چھوڑ جائے گی، ایمان بھی ساتھ چھوڑ جاتا ہے، اس لیے ایمان کی حفاظت بھی ضروری ہے۔

دولت ایمان کی حفاظت کا طریقہ

علماء نے لکھا ہے کہ ایمان کی حفاظت کے لیے تم سیڑھی لگا کر آسمان پر چڑھ جاؤ یا زمین کی تہہ میں چلے جاؤ ایمان کی حفاظت کے لیے علم ضروری ہے، ایمان محفوظ ہوگا علم سے اور علم کی حفاظت کے لیے تقوی ضروری ہے، تقوی

ہوگا تو اس علم میں عمل بھی آئے گا اور علم محفوظ رہے گا اور تقویٰ کے لیے اللہ والوں کی صحبت ضروری ہے۔

بیعت کیسے ہوتا ہے؟

یہ جو اللہ والوں سے لوگ بیعت ہوتے ہیں ہاتھ دے کر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جیسے مردہ جسم ہوتا ہے اس کو تختہ پر رکھ دیا جاتا ہے اب غسل دینے والوں کی مرضی سیدھا کریں یا الٹا کریں، کہا اسی طرح اپنے آپ کو اللہ والوں کے حوالے کردو، جس طرح نابینا بینا کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیتا ہے اس کی مرضی ادھر لے کر جائے اُدھر لے کر جائے فرمایا اسی طرح اللہ والوں کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دو۔

ایک اعتراض اور مدلّل جواب

کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دینے سے کیا ہوتا ہے؟ شیخ القرآن افضل خان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے انتقال فیض کے لیے اتصال جسم ضروری ہے شیخ کا فیض منتقل تب ہوگا جب جسم جسم سے ملے گا اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ غار حرا میں جبرئیل امین پہلی وحی لے کر آئے فرمایا: ''اِقْرَاْ'' آقا ﷺ نے فرمایا ''مَا اَنَا بِقَارِیٔ'' میں نہیں پڑھ سکتا ''اِقْرَاْ'' مَا اَنَا بِقَارِیٔ '' اِقْرَاْ'' '' مَا اَنَا بِقَارِیٔ '' پھر جبرائیل امین نے آقا کو اپنے ساتھ یوں لگایا قریب کیا جب جسم جسم سے ملا اب جو کہا ''اِقْرَاْ'' آقا ﷺ فرمانے لگے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ﴿١﴾ ﴿سورۂ علق :۱﴾

معلوم یہ ہوا انتقال فیض کے لیے اتصال جسم ضروری ہے۔

دوسری دلیل

اور دوسری دلیل حدیث احسان ہے کہ جبرائیل امین انسانی شکل میں آئے آقا ﷺ دو زانوں التحیات کی شکل میں بیٹھے ہوئے اور جبرائیل امین بھی دوزانوں بیٹھ گئے اپنے گھٹنے آقا ﷺ کے گھٹنوں سے ملالیے۔

اَسَدَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ۔فرمایا یہ بھی دلیل ہے انتقال فیض کے لیے اتصال جسم ضروری ہے۔

تیسری دلیل

تیسری دلیل عام لوگوں کی مثال کہ اگر ایک لڑکی کا ہاتھ آپ پکڑ لیتے ہیں، ہاتھ پکڑنے سے کیا ہوتا ہے خیالات منتشر ہوتے ہیں، رگوں میں خون دوڑنے لگتا ہے، غلط وسوسے جنم لیتے ہیں، دل کی کیفیت تبدیل ہوجاتی ہے فرمایا اگر ایک لڑکی کا ہاتھ پکڑ لینے سے تبدیلی آتی ہے اللہ والوں کا ہاتھ، ہاتھ میں آئے گا، اللہ والوں کی جب نظر پڑے گی تو تبدیلی ضرور آئے گی اسی لیے فرمایا:

اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴿۱۱۹﴾ ﴿سورۂ توبہ:۱۱۹﴾

ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

خَالِطُوْهُمْ لِتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ

سیرت کا وہ واقعہ جس نے غیر مسلم کو مسلم بنادیا

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو! ہمیں تو اللہ نے ایسا رحمت اللعالمین نبی دیا ہے ایک عالم سے میں نے واقعہ سنا فرمایا کہ ایک غیر مسلم مسلمان ہوا، کہنے

لگا میں نے سیرت کا ایک واقعہ پڑھا متاثر ہوکر مسلمان ہوگیا ،آپ بھی وہ واقعہ سن لیں کہ آقا ﷺ کی مجلس لگی ہوئی ہے ایک شخص بھاگتے ہوئے آیا اور کہنے لگا آقا میرا بیٹا گم ہوگیا ہے آپ دعا فرمائیں کہ وہ مجھے مل جائے، آقا ﷺ نے ابھی ہاتھ نہیں اٹھائے تھے کہ ایک شخص کھڑے ہوکر کہنے لگا اس کا بیٹا فلاں باغ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے، اس شخص نے جب یہ سنا تو دوڑ لگادی آقا ﷺ نے اسے بلایا ،اِدھر آؤ تمہیں بہت جلدی ہے اُس نے کہا آقا ﷺ میرا لختِ جگر ہے، میرے دل کا ٹکڑا ہے، آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، کئی دن سے بچھڑا ہوا ہے، دل بے چین ہے اس لیے میں دوڑ لگا رہا ہوں، آقا ﷺ فرمانے لگے جب تم باغ میں چلے جانا تو اپنے بیٹے کو بیٹا کہہ کر نہ پکارنا، اس کو اپنی گود میں نہ لینا، اس سے پیار اور محبت کے بوسے نہ لینا وہ شخص حیران ہوکر کہنے لگا آقا! میرا بیٹا، میرا لختِ جگر، میرا لاڈلا، میرے دل کا ٹکڑا ہے، اپنے بچے کو پیار کیوں نہ کروں؟ بیٹا کہہ کر کیوں نہ پکاروں؟ سنیے رحمۃ اللعالمین کے دل کی کہانی فرمانے لگے کہ ان بچوں میں کوئی یتیم بھی ہوگا تم بیٹا کہہ کر پکارو گے اس کو باپ کی یاد ستائے گی، اس کو باپ کی محبت یاد آئے گی۔ تو وہ غیر مسلم کہتا ہے کہ اس واقعہ کو پڑھ کر میں مسلمان ہوگیا۔

اسلام کی رحمدلی

اسلام تو وہ مذہب ہے جو یتیم کے سامنے بیٹے کو پیار کرنے سے روکتا ہے، جو بیوہ کے سامنے بیوی کو پیار کرنے سے روکتا ہے، جو غریب کے سامنے دولت کی نمائش سے روکتا ہے جو جانوروں کے لیے بھی تڑپتا ہے۔

حضور ﷺ کی ہرنی کے لیے رحمت وشفقت اور یہودی کا قبول اسلام

ایک ہرنی کو ایک یہودی نے پکڑا ہوا ہے آقا ﷺ کا گزر ہوا اس نے اپنی بولی اور زبان میں فریاد کی آقا ﷺ نے فرمایا! اس کو چھوڑ دو یہ کہتی ہے میرے بچے بھوکے ہیں، میں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی یہودی نے کہا موقعہ اچھا ہے کہنے لگا ارے جانور بھی کبھی واپس آیا ہے آپ ضمانت لیتے ہیں رحمۃ للعالمین فرمانے لگے میں ضمانت لیتا ہوں اسے چھوڑ دو میں یہاں کھڑا ہوا ہوں اس یہودی نے اس ہرنی کو چھوڑا وہ چھلانگیں مارتی ہوئی، دم مارتے ہوئے گئی اور کافی دیر کے بعد پھر وہاں سے بھاگتی ہوئی واپس آرہی ہے اور آقا ﷺ کے قدموں میں سر رکھ دیا میرے دوستو! یہودی نے یہ منظر دیکھا تو کہا یہ تو واقعی رحمۃ للعالمین ہیں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

حضور ﷺ کی قربانیاں ہم بھول گئے

اتنا مبارک نبی اور اس کی اتنی مبارک سنتیں آج گندی نالیوں میں بہہ رہی ہیں،

آج پاؤں تلے روندی جارہی ہیں،

آج ہماری شادی کے موقعہ پر ہمارے گھروں سے سنتوں کے جنازہ نکل رہے ہیں، یہ امتی کون سا چہرہ لے کر حاضر ہوگا؟ حوض کوثر کی لائن میں کیسے کھڑا ہوگا؟

صحابہ کی قربانیاں ہم بھول گئے وہ 63 سال رحمۃ اللعالمین کا رونا بھول گئے۔

وہ شعب ابی طالب میں پتے چبانا ہم بھول گئے۔
وہ سجدیں کی حالت میں اونٹ کی اوجڑی برداشت کرنا ہم بھول گئے۔
وہ طائف کی سرزمین میں پتھر کھا کر بے ہوش ہونا ہم بھول گئے۔
وہ آپ کی پھول جیسی بیٹیوں کو طلاقیں ہوجانا ہم بھول گئے۔
وہ اُحد کے دامن میں موتی سے حسین دانت کا شہید ہونا ہم بھول گئے۔
وہ چاند سے حسین چہرہ کا زخمی ہونا ہم بھول گئے۔

حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظیم قربانیاں

وہ بلال کا تپتی ہوئی ریت پر لیٹنا ہم بھول گئے۔
وہ خباب کی کمر کی چربی سے آگ کے بجھتے انگارے ہم بھول گئے۔
وہ ابوفکیہ کی ٹوٹی ہوئی پسلیاں ہم بھول گئے، وہ سمیّہ کا دولخت ہو جانا ہم بھول گئے۔
وہ زنیرہ کو آنکھوں کے طعنے ملنا ہم بھول گئے۔
وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا لہولہان ہونا میرے دوستو ہم بھول گئے

چھوڑ کے آپ کا دامن رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
کھودی اپنی قدر و قیمت آقا ہم سے بھول ہوئی
دیکھ ہماری آنکھ مچولی اپنا سینہ اپنی گولی
بھول گئے آپ کا درس اخوت آقا ہم سے بھول ہوئی
بن کے سیم و زر کے بندے تن کے اجلے من کے گندے
لٹ گئی ہم سے فقر کی دولت آقا ہم سے بھول ہوئی

ساری دنیا کے ٹھکرائے ہوئے ہیں تیری گلی میں آئے ہوئے ہیں
کھول دے اپنا باب رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
تجھ سے فریاد ہے اے گنبد خضراء والے
کعبہ والوں کو ستاتے ہیں کلیسہ والے

نبی علیہ السلام اور امّت کا غم

اپنے نبی کی اتنی نافرمانی کے باوجود بھی قیامت کا دن ہوگا آقا فرمانے لگے مجھے تین جگہوں پر تلاش کرنا یا وزن اعمال کی جگہ پر مجھے اپنی امت کی فکر کھائی جارہی ہے یا نامہ اعمال ملتے وقت میں اپنی امت کے غم میں ڈوبا ہوا ہوں گا یا پل صراط پر اللہ فرمائیں گے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿٥﴾ (سورۃ ضحیٰ: ۵)

سارے نبی اپنے نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے ایک منبر خالی ہوگا آقا منبر پر نظر نہیں آئیں گے، تڑپتے مچلتے ہوئے کبھی پل صراط پر، کبھی تراز اور وزن اعمال کی جگہ پر اور کبھی نامہ اعمال کے پاس میری امت کا کیا ہوگا آقا تڑپ رہے ہیں۔

قیامت میں ہر نبی کی کیفیت و جواب

سارے لوگ گناہوں کے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، اللہ قہر و جلال میں ہوں گے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے آپ سفارش کیجیے آدم علیہ السلام کہیں گے میں نے تو گندم کا دانہ کھالیا تھا:

''لَسْتُ لَهَا'' میری اتنی جرأت نہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے آپ سفارش کیجیے نوح علیہ السلام کہیں گے میں نے اپنی قوم کے لیے بد دعا مانگی تھی:

''لَسْتُ لَهَا'' میری اتنی جرأت نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے آپ سفارش کیجیے ابراہیم علیہ السلام کہیں گے تین مواقع پر میں نے جھوٹ بولا تھا وہ جھوٹ نہیں تھا وہ توریہ تھا لیکن کہیں گے:

''لَسْتُ لَهَا'' میری اتنی جرأت نہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے آپ سفارش کیجیے موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں نے تو قبطی کو مکا مار کر قتل کر دیا تھا ''لَسْتُ لَهَا'' میری اتنی جرأت نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے آپ سفارش کیجیے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے مجھے تو میری قوم نے خدا بنالیا تھا۔ ''لَسْتُ لَهَا'' میری اتنی جرأت نہیں ہے۔

آقا ﷺ کی شفقت و محبت

پھر لوگ آقا ﷺ کے پاس جائیں گے آقا ﷺ سجدہ میں پڑیں گے اتنا طویل سجدہ کریں گے آج تک کسی نے نہیں کیا، ایسی اللہ کی حمد و ثناء کریں گے آج تک کسی نے نہیں کی، اللہ کو ترس آئے گا اللہ فرمائیں گے:

اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ

اے محمد! ﷺ، اپنا سر اٹھایئے

جو مانگیں ملے گا، جو سفارش کریں گے قبول کی جائے گی۔

میرے دوستو! میرا نبی اس موقعہ پر یہ نہیں کہے گا کہ کون سا امتی؟

شراب پینے والا۔

زنا کرنے والا۔

قتل کرنے والا۔

رشوت لینے والا۔

سود کا لین دین کرنے والا۔

جھوٹ بولنے والا۔

فراڈ کرنے والا۔

سنت کو گندی نالی میں بہانے والا۔

یہود و نصاریٰ کا طور طریقہ اپنانے والا۔

شادی کے موقع پر میری سنتوں کا جنازہ نکالنے والا۔

جاؤ دفع ہو جاؤ، میری نظروں سے دور ہو جاؤ،

نہ تم نے میرا گھر دیکھا۔

نہ میرے پیٹ پر بندھے ہوئے پتھر دیکھے،

نہ شعب ابی طالب میں میرا پتے چبانا دیکھا،

نہ موتی سے حسین دانت کا شہید ہونا دیکھا،

نہ چاند سے حسین چہرہ کا زخمی ہونا دیکھا،

نہ طائف کی گلیوں میں پتھروں کی بارش میں قرآن سنانا دیکھا۔

نہ میرے بلال رضی اللہ عنہ کو تپتی ہوئی ریت پر لیٹا دیکھا،

نہ خباب رضی اللہ عنہ کی کمر کی چربی سے آگ کے بجھتے انگارے دیکھے،

نہ تم نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی شہادت کو دیکھا،

نہ میری نسلوں کے نیزوں پر چڑھے ہوئے سر دیکھے،

جاؤ تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا،
میرا رونا، تڑپنا، مچلنا کچھ بھی نہیں دیکھا
جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔

نہیں میرے دوستو! اس موقع پر آمنہ کا لعل کہے گا ''اُمّتی اُمّتی'' ربا مجھے اپنی امت کی فکر ہے اللہ فرمائیں گے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾ (سورۃ ضحیٰ:۵)

آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے
فوراً میرے آقا کہیں گے:

إِذَنْ لَا أَرْضَى وَوَاحِدٌ مِّنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ

اے اللہ! میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی جہنم میں رہے گا۔

عزم کیجیے

میرے دوستو! کچھ تو ہم احساس کیا کریں۔

قلب میں روح نہیں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں

اگر ہم نبی کی ان قربانیوں کو اپنے سامنے رکھیں گے خدا کی قسم! سنت کو چھوڑنا مشکل ہو جائے گا، سنت پر جان دے دیں گے سنت قربان نہیں کریں گے، میری مائیں بہنیں بھی سنیں، میرے دوست، بھائی، بزرگ بھی سنیں اس مہینہ کے اندر یہ عزم کرلو اب اپنی زندگی کو تبدیل کرنا ہے، بہت نافرمانیاں

کرلیں، بہت اللہ کو ناراض کرلیا، بہت سنتوں کے جنازے نکال لیے بقیہ زندگی اللہ کی رضا کے لیے ہوگی کوشش کریں گے ناں اللہ تعالی ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ربیع الاول کا پیغام
اور صحابہ کا اندازِ عشق

از افاداتِ

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی
ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اجمالی عنوانات

- ......حقیقی محبت اور حقیقی عشق۔
- ......حسن مصطفیٰ ﷺ۔
- ......انتہائی خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ۔
- ......ربیع الاوّل اور ساری زندگی کرنے کا اصل کام۔
- ......حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل۔
- ......محبتِ رسول ﷺ کے تقاضے۔
- ......ربیع الاوّل کا پیغام مسلمانوں کے نام۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ حَمۡداً كَثِيۡرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ فِي الۡخَلۡقِ وَالۡاَمۡرِ ○ اِرۡغَامًا لِّمَنۡ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ ○ وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ ○ اَلۡمَبۡعُوۡثُ اِلَى الۡاَسۡوَدِ وَالۡاَحۡمَرِ لِتَتۡمِيۡمِ مَكَارِمِ الۡاَخۡلَاقِ ○ لَا يُخۡلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوۡلٌ بَّعۡدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعۡدَ اُمَّتِهٖ وَلَا شَرِيۡعَةَ بَعۡدَ شَرِيۡعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعۡدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهِ الَّذِيۡنَ هُمۡ خُلَاصَةُ الۡعَرَبِ الۡعَرۡبَآءِ وَخَيۡرُ الۡخَلَآئِقِ بَعۡدَ الۡاَنۡبِيَآءِ ○ وَهُمۡ كَالنُّجُوۡمِ فِي السَّمَآءِ لِلۡاِهۡتِدَاءِ وَالۡاِقۡتِدَاءِ ○ وَهُمۡ مَفَاتِيۡحُ الرَّحۡمَةِ وَمَصَابِيۡحُ الۡغُرَرِ ○

اَمَّا بَعۡدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ﴿۲۱﴾ ﴿سورۂ احزاب:۲۱﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

حضور آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اترا سُتے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی اکیسویں پارے کی سورۃ الاحزاب کی ایک آیتِ کریمہ کی تلاوت کی ہے اور تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

ربیع الاوّل کا مطلب

ربیع الاوّل کا مہینہ شروع ہو چکا ہے آج اس بابرکت مہینہ کا پہلا دن وہ بھی جمعہ کا دن ہے، ''ربیع'' عربی میں بہار کو کہتے ہے اس مہینہ میں آمنہ کے لعل، عبداللہ کے نور نظر، مکہ کے دُرِ یتیم، سرور کائنات، شافع محشر، وجہ کائنات، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ بہار بن کر آئے ہیں، آپ کی بہاروں سے پوری کائنات منور اور معطر ہوگئی۔

حقیقی محبت اور عشق

رسول اللہ ﷺ سے اگر حقیقی محبت اور عشق اس کائنات میں کیا ہے تو صحابہ نے کیا ہے، ایسی محبت، ایسی عقیدت، ایسی الفت، ایسا تعلق، ایسا عشق، ایسا رشتہ، ایسی وابستگی، ایسی Attachment یہ دنیا میں کہیں اور

دیکھنے کو نہیں ملتی، اسی لیے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ستاروں کی طرح پوری دنیا میں چمکے ہیں۔

قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذرّوں کو
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہوکر

ہر صحابی رضی اللہ عنہ کا انوکھا انداز

لیکن نبی سے محبت کا ہر صحابی کا ذوق مختلف تھا، زاویہ نگاہ اور پیرایہ مختلف تھا محبت سب کو تھی لیکن انداز الگ الگ، اظہار الگ الگ، اسلوب الگ الگ، طریقہ الگ الگ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنے ذوق کا اظہار اس طرح فرماتے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہر وقت یہ مبارک چہرہ میری نظروں کے سامنے ہو اور میں اس کو تکتا رہوں جب کسی نے پوچھا بلکہ جب مجلس میں سوال ہوئے کہ آپ کو سب سے زیادہ کیا پسند ہے پہلی چیز جو صدیق اکبر نے بتلائی اَلنَّظْرُ اِلَیْکَ چہرہ انور کو جی بھر کے محبت سے تکتے رہنا، ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہنا، نظر جمائے رکھنا یہ محبت کا انداز تھا۔

اور دوسری طرف ایک صحابی ہیں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پوری زندگی رعب کی وجہ سے محبت کی وجہ سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو جی بھر کے دیکھا ہی نہیں، جب کوئی بہت بڑا اللہ کا ولی ہوتا ہے، جس کے لیے دل میں بہت احترام ہوتا ہے تو آدمی نظریں نہیں ملا سکتا، نظریں نیچے کر لیتا ہے، تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذوق کہ ہر وقت چہرہ انور کو دیکھتا رہوں، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ذوق کہ پوری زندگی جی بھر کر دیکھا ہی نہیں، اب محبت دونوں کو ہے، ذوق الگ الگ ہے، ذائقہ الگ الگ ہے، Test الگ الگ ہے،

انداز الگ الگ ہے۔

زاویہ نگاہ میں فرق

ایک بزرگ فرماتے ہیں ہر وقت جی چاہتا ہے کہ آسمان کو دیکھتا رہوں۔ دوسرے بزرگ کہتے ہیں کہ حیاء کی وجہ سے کبھی نظر اٹھا کر آسمان کو نہیں دیکھا کہ کہاں ہم گناہ گار اس سے نظریں ملانے کی تاب ہم میں نہیں ہے، کچھ لوگ بیت اللہ کو دیکھتے رہتے ہیں یہ دیکھنا بھی عبادت ہے، بیت اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ،ماں باپ کے چہرے کو دیکھنا بھی عبادت، کچھ لوگ ٹکٹکی باندھ کر بیت اللہ کو دیکھتے رہتے ہیں اور کچھ لوگوں میں نظریں ملانے کی جرأت نہیں ہوتی کہ ہم گناہ گار لوگوں کی یہ گندی آنکھیں اس پاکیزہ گھر کو دیکھنے کے قابل کہاں ہیں،تو جو یہ محبت کا پیمانہ ہوتا ہے، یہ جو زوایہ نگاہ ہوتا ہے، یہ الگ الگ ہوتا ہے۔

حسن مصطفی ﷺ

ایک صحابی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ چودہویں کا چاند پوری آب و تاب کے ساتھ کائنات کو منور کر رہا ہے، میری ایک نظر چودہویں کے چاند پر پڑتی ہےاور دوسری نظر آمنہ کے چاند پر پڑتی ہے فرمایا خدا کی قسم! آمنہ کا چاند محمد مصطفی ﷺ چودہویں کے چاند سے بہت زیادہ خوبصورت تھا۔

چاند کے چہرے سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند کے چہرے پر چھائیاں میرے مدنی کا چہرہ صاف ہے

چاند کی چاندنی رات میں ہوتی ہے دن میں وہ چھپ جاتا ہے، ڈھل جاتا ہے، مدھم ہوجاتا ہے، مزمل ہوجاتا ہے، اس کی چاندنی مانند پڑ جاتی ہے، سورج اس کی چاندنی کو ڈھانپ لیتا ہے لیکن آمنہ کے لعل کا چاند دن میں بھی چمکتا ہے، رات میں بھی چمکتا ہے ایسا چمکتا ہے۔

دندان مبارک کی چمک

کہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اندھیرے میں مسکراتے آپ کے دانتوں کی چمک سے ایک روشنی نکلتی وہ روشنی دیورا پر پڑتی تو پورا گھر روشن ہوجاتا، اس روشنی میں مجھے گری ہوئی سوئی بھی مل جاتی تھی، ایسا نبی اللہ نے ہمیں دیا ہے کچھ صحابہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کو بیان کرتے ہیں۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ

شمائل ترمذی میں ہے کہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفیں گھنی سیاہ لمبی خوبصورت چمک دار تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوئیں بڑی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوئیں تھوڑی سی بیچ میں ملی ہوئی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پلکیں خوبصورت۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرمہ لگی ہوئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک اٹھی ہوئی باریک جس سے نور چھلک رہا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار نرم، آپ کی ڈاڑھی گھنی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں گوشت سے پُر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑھیوں میں ایسی چمک گویا کسی نے پانی ڈال دیا۔

آپ ﷺ کی گردن صراحی دار۔
آپ ﷺ کا سینہ اور آپ کا پیٹ برابر۔
آپ ﷺ کی انگلیاں خوبصورت۔
آپ ﷺ کے بازو بڑے۔
آپ ﷺ کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ۔
آپ ﷺ کے سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک سی لکیر۔
آپ ﷺ چلتے تو نہ آہستہ نہ بہت تیز۔
آپ ﷺ کو اچانک کوئی دیکھتا تو ہیبت زدہ ہوجاتا۔
گھل مل کے بیٹھتا تو آپ ﷺ کا گرویدہ ہوجاتا۔
آپ ﷺ یوں نظریں اٹھا کر محبت بھری نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔
آپ ﷺ کئی لوگوں میں چلتے جو آپ سے قد میں بڑا ہوتا وہ بھی آپ سے چھوٹا نظر آتا تھا۔
آپ ﷺ پوری توجہ کے ساتھ بات سنتے تھے۔
آپ ﷺ ہاتھ پکڑتے جب تک دوسرا نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے تھے۔
آپ ﷺ کے دانتوں میں خوبصورت سا Gap تھا۔
آپ ﷺ کے بالوں میں آخری عمر میں تھوڑی سی سفیدی آگئی تھی۔
آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر سمجھا کر بات کیا کرتے تھے،
آپ ﷺ کا لہجہ نرم تھا۔
آپ ﷺ کا بستر ایسا تھا۔
آپ ﷺ کا تکیہ ایسا تھا۔
آپ ﷺ کی نماز ایسی تھی۔

آپ ﷺ کا روزہ ایسا تھا۔
آپ ﷺ کی تلاوت ایسی تھی۔
آپ ﷺ کا تبلیغ کا انداز ایسا تھا۔
جہاد میں تلواریوں چلایا کرتے تھے۔
آپ ﷺ کے خچر کا نام شہبہ تھا یا یعفور تھا۔
عفراء تھا آپ کے خچر کا نام شہبہ بھی تھا۔
آپ ﷺ کی اونٹی کا نام قصوٰی بھی تھا۔
آپ ﷺ کی تلورا پر دستہ چاندنی کا تھا۔
پوری کیفیت کو بیان کرتے تھے لیکن کچھ لوگ ادب کی وجہ سے نظریں زیادہ نہیں ملا پاتے تھے آقا ﷺ کا رعب اتنا تھا۔

انتہائی خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ

تو میرے محترم دوستو!

آقا سے محبت کا ہر ایک کا انداز الگ ہے، ذوق الگ ہے، انداز بیان الگ ہے اکثر صحابہ یہ فرمایا کرتے تھے، یہ ان کی چاہت تھی کہ ہمارا انتقال ہوتو نگاہوں کے سامنے آمنہ کے لعل کا چہرہ ہو، سر ہمارا ہو گود محمد مصطفیٰ کی ہو پھر جنازہ بھی آمنہ کا لعل پڑھائے، پھر قبر میں بھی آمنہ کا لعل اتارے، حضرت عبد اللہ ذوالبجادین کا انتقال ہوا، غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا، آقا ﷺ نے جنازے کی نماز پڑھائی، قبر کھودی گئی، آقا نے اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتار کر کہا تھا اے اللہ! میں زمین پر عبد اللہ سے راضی ہوں آپ آسمانوں پر راضی ہوجایئے اس جملے کو سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی چیخیں نکل پڑی ہائے کاش! آج قبر

میں اترنے والا عمر بن خطابؓ ہوتا ہر صحابی کی چاہت تھی لیکن۔

آقا علیہ السلام کا خیال

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میرا انتقال ہوجائے، رات کے وقت جنازہ ہوتو آمنہ کے لعل کو اطلاع نہیں دینا، وہ دشمن کا علاقہ ہے، آقا ﷺ جنازہ پڑھانے آئیں گے دشمن نقصان پہنچا سکتا ہے اس لیے آقا ﷺ کو اطلاع نہ دینا یہ بھی محبت کا انداز تھا، ہم تو محبت اسی کو کہتے ہیں کہ میری خواہش پوری ہوجائے، صحابہ کہتے تھے ہماری ہزاروں خواہشیں قربان ہو جائیں محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں میں کانٹا بھی نہ چبھے۔

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں پامال
اب تو اس دل کو تیرے قابل بنانا ہے مجھے

قابل رشک آرزو

ایک صحابی رضی اللہ عنہ جہاد میں زخمی ہوتے ہیں آقا ﷺ کے پاس لائے جاتے ہیں، آقا ﷺ کی نگاہیں اس کے چہرے پر ہیں اس کی نظریں اس مقدس چہرے کا دیدار کر رہی ہیں آقا ﷺ نے پوچھا: ''اَلَكَ حَاجَةٌ ''تیری کوئی چاہت ہے، تیرا کوئی مطلوب ہے، تیرا کوئی مقصود ہے، تیری کوئی منشاء ہے، تیری کوئی آرزو ہے، تیری کوئی حسرت ہے، تیرا کوئی ارمان، تیری کوئی ڈیمانڈ ہے، تیرا کوئی مطالبہ ہے، تیرا کوئی ایجنڈہ ہے، تیرے دل کی کوئی بات کیا ہے بزبان حال اس نے کہا ہوگا۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی دل کی آرزو ہے

تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا

میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

میرے آقا ﷺ کی معراج تھی وہ ساتوں آسمانوں سے اوپر چلے گئے، سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر آگے چلے گئے، نوریوں سے آگے بڑھ گئے، ربّ اور ربّ کے حبیب کے درمیان دو کمانوں سے کم کا فاصلہ رہ گیا لیکن میری اور آپ کی معراج کہ ہم محمد عربی ﷺ کے قدموں تک پہنچ جائیں انداز الگ ہوتا ہے۔

صحابیہ رضی اللہ عنہا کی حضور علیہ السلام سے محبت کی انتہا

ایک صحابیہ کو اطلاع ملتی ہے جنگ میں، جہاد میں تیرا شوہر شہید ہوگیا۔

میرے محترم دوستو!

عورتیں سر پیٹنے لگ جاتی ہیں گریبان چاک کرتی ہیں، چہرے کو نوچتی ہیں، کپڑے پھاڑتی ہیں، نوحہ کرتی ہیں، مرثیہ پڑھتی ہیں، واویلا کرتی ہیں، شور مچاتی ہیں، بے پردہ گھروں سے نکل آتی ہیں، غیر مردوں سے لپٹ جاتی ہیں لیکن اس صحابیہ کو پتا چلا کہ تیرا شوہر شہید ہوگیا کہا کوئی بات نہیں یہ سعادت ہے، نبی کا حال بتاؤ اور آگے چلی جاتی ہے، پتا چلا تیرا بیٹا بھی داغ مفارقت دے گیا کہا یہ جانے والا تھا چلا گیا نبی کا حال بتاؤ، جب اس کی نگاہیں محمد مصطفیٰ پر پڑیں کہنے لگی کہ ہر مصیبت آسان ہوگئی، ہر غم ہلکا ہوگیا، دل ٹھنڈا ہوگیا اس مبارک چہرے کو دیکھنے کی وجہ سے۔

ماہ ربیع الاول کا پیغام اور ہماری غفلت بھری زندگی

تو ہم بھی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں،

ہم بھی عشق کا دعویٰ کرتے ہیں
ہم بھی کہتے ہیں کہ ربیع الاوّل آیا اور چلا گیا
کتنے ربیع الاوّل زندگی میں آئے
بال انگریزوں والے رہے
چہرہ غیروں والا رہا،
لباس یہودیوں والا رہا،
شادی ہندوؤں کے طریقہ پر کی،
کاروبار میں رشوت اور سود نظر آرہا ہے،
فجر ہم سے نہیں پڑھی جاتی، تہجد میں اٹھنا ہمیں نصیب نہیں ہوتا،
مسواک کی سنت ہم سے چھوٹ جاتی ہے،
نظروں کی حفاظت ہم نہیں کرتے،
آنکھوں سے زنا ہمارے ٹپکے، کانوں سے موسیقی کی پیپ ہماری نکلے،
دل و دماغ گناہوں کا منبع بنا ہوا ہے،
بہن بیٹی کو میراث میں حصہ ہم نے نہیں دینا،
بیوی کو مہر ہم نے نہیں دینا،
پڑوسی کے حقوق کو ادا ہم نے نہیں کرنا،
رشتہ داروں کی غمی خوشی میں شریک ہم نے نہیں ہونا،
تکبیر اولیٰ کا اہتمام ہم نے نہیں کرنا،
عمامہ پہننا ہمیں نصیب نہیں ہوا،
سنت کے مطابق بال ہمیں نصیب نہیں ہوئے،
سنت کا لباس ہمیں نصیب نہیں ہوا،

ڈرامے ہم نے نہیں چھوڑے،

فلمیں ہم نے نہیں چھوڑی،

گناہ اور گناہوں کے کام سے ہم نے توبہ نہیں کی،

کئی ربیع الاوّل آئے اور چلے گئے ہم ویسے کے ویسے رہے اسی لیے ہم عزم کریں کہ اپنے آپ کو بدلیں گے۔

کرنے کا اصل کام

بار بار عرض کر رہا ہوں محبت کا انداز ہر ایک کا الگ ہوتا ہے، خوشی کا انداز ہر ایک کا الگ ہوتا ہے لیکن آپ نے اپنی خوشی کے انداز میں نبی کی پسند نا پسند کو دیکھنا ہے کہ نبی کو کیا پسند تھا میں وہ کروں، بھائی آپ کے گھر میں کوئی بہت بڑا مہمان آرہا ہو، کوئی بہت بڑا اللہ کو ولی آرہا ہو آپ گھر میں کہتے ہیں بھائی فلاں بزرگ آئیں گے اب گھر والی وہ گھر صاف کرتی ہے، آپ اچھا سا فرنیچر لے آتے ہیں، اچھا سا پردہ لگا لیتے ہیں، گلی صاف کروا دیتے ہیں اور گھر والے مختلف قسم کے کھانے بناتے ہیں، آپ ہدیے لاتے ہیں جب وہ بزرگ آتا ہے تو بچے کیا کرتے ہیں، بچے کیا کھانا بناتے ہیں؟ بچے کیا فرنیچر سیٹ کرتے ہیں؟ نہیں نہیں، بچے تو گلی میں شور کرتے ہیں کہ جی مہمان آگئے، بھئی انکل آگئے بات سمجھ میں آرہی ہے۔

سنجیدگی کا تقاضا

لیکن جو سنجیدہ آدمی ہوتا ہے وہ خاموشی کے ساتھ جاتا ہے، ہاتھ ملاتا ہے، چومتا ہے، آنکھوں پر لگاتا ہے، حضرت کی چپل اٹھاتا ہے، حضرت کا ہاتھ پکڑتا

ہے، لاٹھی لیتا ہے، سامان لیتا ہے، گھر آ کر ان کے پاؤں دباتا ہے، دستر خوان پر طرح طرح کی نعمتیں رکھتا ہے، بستر پر نیا کمبل سیٹ کرتا ہے، اسپرے کرتا ہے، خوشی سب کو ہے اب کوئی کہے کہ اس نے نعرے نہیں لگائے اس کو خوشی نہیں ہے، عورت نے زور زور سے نعرے نہیں لگائے اس لیے کہ عورت خوش نہیں ہے تو اس سے کہا جائے گا بھائی جس نے نعرے لگائے وہی خوش ہے باقیوں کو خوشی نہیں ہے لعنت ہو اس پر جو محمد عربی ﷺ کی آمد پر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

سچے عاشقین رسول کا انداز محبت

خدا کی قسم! ہم عمل میں کمزور ہوسکتے ہیں لیکن نبی کی محبت کوٹ کوٹ کر ہمارے سینوں میں بھری ہوئی ہے، نبی کی ناموس پر کٹنے کے لیے ہم تیار ہیں نبی کی ناموس پر مرنے مٹنے کے لیے ہم تیار ہیں، نبی کے ناموس کے لیے حکومتوں سے ٹکرانے کے لیے ہم تیار ہیں، نبی کی ناموس پر قادیانیوں کو للکار رہے ہیں، ہم نبی کی محبت میں سو نہیں ہزار فیصد پکے ہیں لیکن محبت کا انداز الگ ہوتا ہے۔

ہر عمل میں معیار صحابہ رضی اللہ عنہم

ہم اس طریقہ پر خوشی منائیں گے جس طریقہ پر میرے صحابہ نے منائی تھی میرے اور آپ کے ایمان کے لیے معیار صحابہؓ، عشق کا معیار صحابہؓ، محبت کا معیار صحابہؓ، نمازوں کا معیار صحابہؓ، روزوں کا معیار صحابہؓ، زکوۃ کا معیار صحابہؓ، تبلیغ کا معیار صحابہؓ، تہجد کا معیار صحابہؓ، شادیوں کا معیار صحابہؓ، غم کا معیار صحابہؓ، طلاق کا معیار صحابہؓ، کردار کا، گفتار کا، صوررت کا، سیرت کا، عادات کا،

اطوار کا، تہذیب و تمدن کا، ثقافت کا، کلچر کا، اوڑھنے کا، بچھونے کا، معاشرت کا، معیشت کا، تجارت کا، بزنس کا، شادی سے پہلے کا، بعد کا معیار صحابہؓ، دن کا رات کا، صبح کا شام کا، خلوت کا جلوت کا، انفرادی اجتماعی زندگی، ڈاڑھی کا، مونچھوں کا، عماموں کا، سرموں کا، کپڑوں کا خدا کی قسم معیار صحابہؓ ہیں جس طرح صحابہؓ نے نبی کی محبت میں خوشی کا اظہار کیا تھا ہم بھی اس طریقہ پر کریں گے ہمیں یہ طعنے نہ دیئے جائیں کہ تمہیں نبی سے محبت نہیں ہے بات سمجھ میں آرہی ہے؟

آقا ﷺ کی شفقت کی انتہا

اب اس کو ایک اور انداز سے سمجھاتا ہوں ترمذی شریف کی روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا جی چاہتا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ آقا ﷺ کے خادم رہے، دس سال سے زائد عرصہ نبی کی صحبت میں رہے اور بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ آٹھ سال کے تھے اور نبی کے معمولات اور معاملات کا، پسند اور ناپسند کا زیادہ پتا ہمیں ہے، یا صحابہ کو؟ صحابہ کو اور پھر وہ صحابی جو گھر میں بھی آئے جائے، اور وہ دن میں بھی ساتھ، رات میں بھی ساتھ، جو وضو بھی کرائے، نماز کو بھی دیکھے، دعا کو بھی دیکھے، کھانے کو بھی دیکھے، بستر کو بھی دیکھے، روزے کو بھی دیکھے، صدقہ اور خیرات کو بھی دیکھے، رونے کو دیکھے، ہنسنے کو بھی دیکھے، خلوت کو بھی دیکھے، جلوت کو بھی دیکھے، سرمہ کو بھی دیکھے، ناک کو بھی دیکھے، کان کو بھی دیکھے، دانت کو بھی دیکھے، بال کو بھی دیکھے، ڈاڑھی کو بھی دیکھے، مونچھ کو بھی دیکھے، آپ کے ایک ایک انداز کو جو قریب سے دیکھے، بار بار دیکھے اس کو زیادہ اندازہ ہوگا یا نہیں۔

الامر فوق الادب

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارا جی چاہتا تھا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم آئیں تو ہم سب احتراماً کھڑے ہوجائیں لیکن فرمایا ہم ایسا نہیں کرتے تھے کیوں؟ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہیں تھا آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں آؤں تو کوئی میرے احترام میں کھڑا نہیں ہو، اسی لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دل چاہتا تھا لیکن ہم نہیں کرتے تھے۔

ایک دفعہ جب کچھ صحابہ کسی دوسرے ملک سے سفر کر کے واپس آئے تو کہا اللہ کے رسول ہم نے اس ملک میں دیکھا کہ لوگ اپنے بادشاہوں سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے سجدہ کرتے ہیں تو ہمارے لیے تو آپ سب کچھ ہیں، ہمارا بھی جی چاہتا ہے کہ ہم آپ کے سامنے سجدہ کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں، اس شریعت میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے اگر جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کریں کیا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ نہیں کیا آج سچ بتاؤ بہت سے مزارات پر لوگ سجدے نہیں کرتے؟ بہت سے پیروں کے پاؤں میں پڑ کر لوگ سجدے نہیں کرتے؟

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی کہ اور کافری کیا ہے

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند نظر میں ہے

آقا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر میں ہیں، اسلحہ ساتھ ہے، جہاد کا سفر تھا

اس زمانے میں جب سفر ہوتا تھا تو تھوڑا سا راشن بھی ساتھ ہوتا تھا، چند کھجوریں اور اس کے ساتھ تلواریں بھی ہوتی تھی، کیا ہوتی تھی؟ تلواریں تو صحابہ نے کہا یہ جو درخت ہے، مشرکین جب رکتے، جب پڑاؤ کرتے تھے تو اپنا اسلحہ یہاں لٹکاتے تھے، اپنی تلواریں، اپنے نیزے، اپنی کمان، اپنے ترکش، اپنی ڈھال، اپنی چھڑیاں، اپنی لاٹھیاں تو ہم بھی ایک درخت طے کرلیتے ہیں ہم بھی اپنا اسلحہ وہاں لٹکائیں گے۔"ذَاتُ النَّوَاةَ"

آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو بنی اسرائیل کی طرح تم نے بات کردی انہوں نے بچھڑے کو خدا بنایا موسیٰ علیہ السلام کو کہا ہمارے لیے بھی کوئی خدا بناؤ جو ہمیں نظر آئے، آپ ﷺ نے اس کو پسند نہیں، کیا بات سمجھ میں آرہی ہے؟ تو ہم نے محبت کرنی ہے انداز الگ الگ ہوگا، ذوق الگ الگ ہوگا، شوق الگ الگ ہوگا، جذبہ الگ الگ ہوگا، طریقہ الگ الگ ہوگا لیکن یہ ضرور دیکھنا ہے کہ ایسا انداز ہو جو آقا ﷺ کو پسند آجائے۔

تیری جدا پسند میری جدا پسند
تجھے خدی پسند مجھے خدا پسند

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقا ﷺ کو سجدے نہیں کرتے تھے
لیکن اشارہ آبرو ہوتا تو آگ میں کود جاتے تھے،
سمندر میں چھلانگ لگاتے تھے،
اپنے جسم کو ڈھال بنا کر زخمی اور چھلنی کیا کرتے تھے،
اولاد کو قربان کیا کرتے تھے،

بیوی بچوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے،
پکی فصلوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے،
بستروں کو چھوڑ دیا کرتے تھے،
رات کو نکل پڑا کرتے تھے،
کھیتوں کو، باغات کو چھوڑ دیا کرتے تھے،
دشمن کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جایا کرتے تھے۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی نئی شادی ہوتی ہے، نئی نویلی دلہن انتظار میں ہے، پتا چلتا ہے جنگ ہو رہی ہے مسلمان گھیرے میں ہیں، ہارنے والے ہیں، آقا ﷺ کی جان کو خطرہ ہے پھر نئی نویلی دلہن رکاوٹ نہیں بنی، پھر بستر رکاوٹ نہیں بنا، وہ میدان میں کود پڑے اور جامِ شہادت نوش کرکے نبی کی ناموس پر جان نچھاور کردی تھی۔

اپنے لہو سے روشن کر دیں گلیاں اس ویرانے کی
اگرچہ تنگ بہت تھیں راہیں شہرِ وفا کو جانے کیں
اک جان تھی سو وہ بھی دی پھر بھی رہے شرمندہ سے
دل والے خود ہی لکھ لیں گے کہانی اس افسانے کی

تو میرے کہنے کا مقصد ہے کہ ہم نے نبی کہ سنتوں پر عمل کرنا ہے، ایسی خوشی منانی ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کو پسند آجائے، صحابہ کرامؓ سے میچ کر جائے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنتوں سے محبت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جارہے ہیں تو ایک جگہ پر سواری سے اترے

اور دو رکعت نفل پڑھی تو کسی نے کہا حضرت مسجد اُدھر ہے آپ نفل یہاں پڑھ رہے ہیں فرمایا: آقا ﷺ کے ساتھ ہم جارہے تھے اس وقت وہ مسجد نہیں تھی آقا ﷺ نے یہاں دو رکعت پڑھی تھی میں نے سنت پر عمل کیا، اس لیے دو رکعت یہاں پڑھی ہیں۔ حضرت ابو محذورۃ رضی اللہ عنہ جو چھوٹے بچے تھے آٹھ سال کے دس سال کے ایک صحابیؓ نے آذان دی بچے جمع ہوگئے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ آذان دینے لگے، نقل اتارنے لگے آقا ﷺ نے بلایا کچھ بچے بھاگ گئے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ آگئے آپ نے پیشانی پر ہاتھ رکھا کہا پھر آذان سناؤ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ مبارک ہاتھ جب سے ان بالوں پر پڑا تھا موت تک یہ بال کٹوائے نہیں یہ محبت ہوتی ہے۔

ایک صحابیہ فرماتی ہیں غالبا اُم ہانی رضی اللہ عنہا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن اور آقا ﷺ کی چچازاد بہن تھی آقا ﷺ دوپہر میں کبھی کبھی ان کے گھر جاکر قیلولہ کرتے تھے تھوڑی سی نیند لیتے تھے تو گرمی ہوتی تھی پسینہ بھی آتا تھا فرماتی ہیں جب پسینہ ٹپکتا میں نیچے برتن رکھ دیتی تھی اس پسینے کو جمع کرکے میں عطر کی شیشی میں رکھتی، مکے مدینے میں کسی کی شادی ہوتی تو لوگ مجھ سے عطر مانگتے میں پسینہ دیتی خدا کی قسم! کائنات کی کروڑوں خوشبوئیں اس پر قربان ایسی خوشبو، آج ہم اس نبی کی سنت کو گندی نالی میں بہاتے ہیں اور باہر نکل کر نعرے لگاتے ہیں کہ ہم عاشق رسول ہیں۔

نام کا عاشق رسول

بال انگریزوں کی طرح بنائے ہوئے ہیں اور باہر اچھل رہا ہے عاشق رسول، انگریز کا لباس پہنا ہوا ہے اور باہر چھلانگیں مار رہا ہے عاشق رسول، نماز

ایک نہیں پڑھتا، ڈرامے فلمیں ہر وقت دیکھتا ہے، ربیع الاوّل ختم ہوتا ہے اسی گھر سے گانوں کی آواز آتی ہے عاشق رسول، خدارا! میں یہ کہتا ہوں یوں سب کو محبت ہے لیکن ایسی محبت کرو جو اللہ اور اللہ کے رسول کو پسند آجائے۔

مثال سے وضاحت

میں اکثر یہ مثال دیتا ہوں باپ بیٹے کو کہتا ہے دوائی لے آؤ بیٹا کہتا ہے دوائی تو نہیں لاؤں گا مجھے آپ سے محبت بہت ہے، پھر ایک گھنٹے بعد باپ کہتا ہے کہ یار کھانا لے آؤ، بھوک لگی ہے کہتا ہے کھانا نہیں لاسکتا محبت بہت ہے، پھر باپ کہتا ہے یار مجھے ہاسپٹل لے جاؤ کہتا ہے ہاسپٹل نہیں لے جاسکتا آپ سے محبت بہت ہے، آپ بتاؤ بھائی یہ آدمی سچ بول رہا ہے یا جھوٹ بول رہا ہے؟ باپ کیا سمجھے گا یہ محبت کرنے والا ہے یا ٹوپی ڈارمہ کرنے والا ہے۔

محبت رسول ﷺ کے تقاضے

بھائی محبت یہ ہے کہ اطاعت کرو سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک۔

محمد مصطفی کا چہرہ پڑھو،
صورت پڑھو،
سیرت پڑھو،
عبادت پڑھو،
معاملات پڑھو،
معمولات پڑھو،

معاشرت پڑھو،

معیشت پڑھو،

تجارت پڑھو،

شادی پڑھو،

دن پڑھو،

رات پڑھو،

صبح پڑھو،

شام پڑھو،

سفر پڑھو،

حضر پڑھو،

نماز پڑھو،

تہجد پڑھو،

معراج پڑھو،

تبلیغ پڑھو،

جہاد پڑھو،

مکی دور پڑھو،

مدنی دور پڑھو،

خلوت پڑھو،

جلوت پڑھو،

اخلاق پڑھو،

گفتار پڑھو،

کردار پڑھو،

نبی کی ایک ایک ادا کو پڑھ کر اس کو اپناؤ تو ہم عاشق رسول ہیں ورنہ تو معاملہ خطرناک ہے۔

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے آقا ﷺ سے محبت اتنی تھی کہ پوری زندگی آقا ﷺ کا نام بغیر وضو کے نہیں لیا۔

ربیع الاوّل کا پیغام

میرے محترم دوستو بھائیو! بزرگو!

ربیع الاوّل کا مہینہ، بابرکت مہینہ، پہلا دن، جمعہ کا دن، مبارک گھڑی، مبارک مقام، مبارک مجلس آج عزم کریں کہ اب سے ان شاء اللہ ہم سنت کو اپنائیں گے، سنت پر چلیں گے، ایک ایک ادا کو اپنائیں گے، باطل کو، مغرب کو، کفر کو اور یہود کو یہ پیغام دیں گے کہ تم ہمارے نبی کی شان میں گستاخی کرتے ہو، خاکے شائع کرتے ہو ہمیں بتانا نہ پڑے کہ ہم مسلمان ہیں، ہمیں اعلان نہ کرنا پڑے کہ ہم محمدی ہیں، ہمیں بتانا نہ پڑھے کہ ہم عاشق رسول ہیں، ہمیں نعرے نہ لگانا پڑیں کہ ہم صحابہ کے غلام ہیں، کردار اور گفتار صورت اور سیرت ایسی ہو کہ دور سے لگ رہا ہو کہ وہ محمدی آرہا ہے، وہ محمد ﷺ کا غلام آرہا ہے۔

مومن جو فدا نقش کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنتِ نبوی کی کرے پیروی امت
طوفان سے نکل جائے پھر اس کا سفینہ

اللہ ہم سب کو سیرت پر، سنت پر، شریعت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اجمالی عنوانات

۞......سیرت کا اہم ترین پہلو۔

۞......حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بے مثال جذبہ جہاد۔

۞......آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرۂ مبارکہ۔

۞......خادمِ خاص حیرتناک تاثرات۔

۞......حقوق العباد کی اہمیت۔

۞......حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی درد بھری داستان۔

۞......غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کا کمال عشق نبوی۔

۞......قابلِ رشک صحابی کا قابلِ رشک جنازہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَارَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ط

﴿سورۂ رعد:۱۱﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَبِخَفْضِ آخَرِيْنَ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ہوں لاکھوں سلام اس آقا پر بت لاکھوں جس نے توڑ دے
انسانوں کو دیا پیغام سکوں اور طوفانوں کے رُخ موڑ دیے
اس محسن عالم نے آکر کیا کیا نہ دیا انسانوں کو
دستور دیا، منشور دیا، کچھ راہیں دیں، کئی موڑ دیے

ربیع الاوّل کے اس بابرکت مہینے میں نبی کی محبت سے سرشار ہو کر جو آپ تشریف لائے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے بہت پہلو ہیں، ان تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا تو بہت مشکل ہے، اس کے لیے تو پوری زندگی بھی ناکافی ہے لیکن نبی ﷺ کی سیرت کے ایک پہلو پر کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔

سیرت کا اہم ترین پہلو

تو نبی ﷺ کی سیرت کا ایک پہلو جو آج معاشرے کی ضرورت ہے وہ ہے ''اخلاق''۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۞ (سورۂ قلم:۴)

اور آپ کو اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کی وجہ سے لوگ جوق در جوق مسلمان ہوئے یہ جو کافر اعتراض کرتے ہیں کہ جی اسلام تلوار سے پھیلا ہے تو ان کو یوں جواب دیا جائے کہ بھائی تم جو کہتے ہو اسلام تلوار سے پھیلا ہے آمنہ کے لعل کے اردگرد چند جنگجو قسم کے لوگ، fighter قسم کے لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان کیا اگر تم یہ بات کہتے ہو تو اس کا جواب دو کہ ان جنگجو قسم کے لوگوں کو نبی کے گرد کس تلوار نے جمع کیا؟ وہ نبی

کے اخلاق کی تلوار تھی، وہ نبی کی گفتار کی تلوار تھی، وہ نبی کے کردار کی تلوار تھی، وہ نبی کے صلہ رحمی والی تلوار تھی، وہ نبی کی دعاؤں والی تلوار تھی اور تلوار خود نہیں چلتی اس کو چلانے کے لیے ہاتھوں کی ضرورت پڑتی ہے تو ان تلوار کو چلانے والے لوگوں کے دلوں کو جس تلوار نے فتح کیا وہ نبی ﷺ کے اخلاق کی تلوار تھی۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (سورۂ قلم: ۴)

اور اللہ نے آپ کو اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز کیا تھا۔

اعتراف حقیقت

ہوازن ایک قبیلہ ہے اس کا کمانڈران چیف مالک بن عوف ہے جب مسلمانوں سے جنگ کے لیے وہ نکلتا ہے تو اعلان کرتا ہے کہ عورتیں بھی ہمارے ساتھ جائیں، بچے بھی ہمارے ساتھ جائیں، مال مویشی بھی ہمارے ساتھ جائیں کسی نے کہا اگر ہم ہار گئے تو ہماری عورتیں بھی ان کے قبضے میں آجائیں گی، ہمارے بچے بھی ان کے قبضے میں آجائیں گے، ہمارا مال مویشی بھی، ان کے قبضے میں آجائے گا لہٰذا ان کو لے کر نہ چلو تو مالک بن عوف نے کہا نہیں نہیں، وہ مسلمان ،وہ صحابہ نبی کے گرد لڑنے والے بڑے بہادر ہیں بڑے جرأت مند ہیں ان کا نعرہ یہ ہے۔

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِهَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

ہم نے نبی سے جہاد پر بیعت کی ہے موت پر بیعت کی ہے جب تک جان میں جان رہے گی ہم نبی کی ناموس کی خاطر لڑتے رہیں گے وہ بڑے بہادر صحابہ ہیں۔

بے مثال جذبہ جہاد

جب نبی ﷺ نے ایک موقعہ پر انصار سے کہا تھا کہ تم جنگ پر جانے کے لیے تیار ہو یا نہیں؟ انصار کے سردار نے کھڑے ہو کر کہا تھا ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں ہیں جنہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا تھا:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۝۲۴ (سورۂ مائدۃ: ۲۴)

اے موسیٰ! آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیے ہم یہاں انتظار میں ہیں کہا ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں ہیں۔

ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے، بائیں بھی لڑیں گے۔

سامنے بھی لڑیں گے۔

پیچھے بھی لڑیں گے۔

آپ کے اشارے پر آگ میں کودیں گے۔

آپ کے اشارے پر سمندر میں کودیں گے۔

آپ کے اشارے پر اپنی اولاد کو قربان کریں گے۔

آپ کے اشارے پر اپنے سینے کو تیروں کے سامنے ڈھال بنا دیں گے۔

آپ کے اشارے پر گردنیں کٹوا دیں گے۔

آپ کے اشارے پر جان کے نذرانے پیش کردیں گے۔

ہم وہ بہادر لوگ ہیں۔

تو مالک بن عوف نے کہا کہ اگر ہم اپنی بیویوں کو، عورتوں کو، بچوں کو ،مال مویشیوں کو لے کر نہیں گئے تو ہم ہار جائیں گے، پیچھے بچوں کی فکر ہوگی، بیوی کی فکر ہوگی، مال کی فکر ہوگی ،مویشی کی فکر ہوگی اس لیے ہم سب کو لے کر

میدان میں نکلیں گے جیسے طارق بن زیاد نے اندلس کے ساحل پر جا کر کشتیاں جلا دی تھیں کہ کسی مجاہد کے دل میں واپس آنے کا خیال بھی نہ آئے اس لیے وہ سب کو لے کر گیا لیکن جب جنگ ہوئی تو اللہ نے مسلمانوں کو فتح دے دی، مسلمان جنگ جیت گئے اور ان کے لوگ پکڑے گئے، مارے گئے لیکن یہ جو کمانڈران چیف تھا مالک بن عوف یہ بھاگ گیا توجہ ہے؟ میں جو بات میں کر رہا ہوں اب توجہ اس طرف ہو جائے کیونکہ جس کی بات ہو رہی ہے اس سے بڑا کائنات میں کوئی نہیں تو مالک بن عوف بھاگ گیا۔

آقا ﷺ کی طرف سے آفر

میرے آقا ﷺ کے اخلاق دیکھیں، آقا ﷺ نے اس کو پیغام بھجوایا تو جتنا بھی بڑا ظالم تھا اپنی عورتوں کو، بچوں کو، مویشیوں کو میدان میں لے کر نکلا تھا، اسلام مٹانے کی نیت سے نکلا تھا تو ہار چکا ہے، تیری فوج ہار چکی ہے، تیرے باقی لوگ غلام بن چکے ہیں، زخمی ہو چکے ہیں تیرے پاس بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے لیکن پھر بھی میں نبی تجھے آفر کرتا ہوں اگر تو واپس آجائے گا، کلمہ پڑھ لے گا، مسلمان ہو جائے گا۔

رَدَدْتُ عَلَيْهِ وَاَهْلَهُ وَمَالَهُ وَاَعْطَيْتُهُ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ

میں تمہیں تمہارے گھر والے بھی واپس کر دوں گا میں تیرا مال بھی تجھے لوٹا دوں گا اور سو اونٹ بھی تجھے انعام میں دوں گا یہ نبی ﷺ کے اخلاق تھے۔

حضرت ظاہر بن حرام رضی اللہ عنہ کی خصوصیت

ایک صحابی ہیں ان کا نام ظاہر بن حرام ہے، بنو اشجع سے تعلق ہے، غریب ہیں، دیہات میں رہتے ہیں، ہفتہ میں ایک بار جب شہر آتے ہیں تو دیہات کی

کچھ سبزیاں آمنہ کے لعل کے لیے تحفتاً لاتے ہیں اور جب یہاں سے واپس جانے لگتے ہیں تو آقا ﷺ بھی کچھ ضروری چیزیں انہیں تحفہ میں دیتے ہیں، آپ ﷺ نے بتایا کہ تحفہ لینا سنت ہے اور تحفہ دینا بھی سنت ہے یہ وہ صحابی ہیں جن کے بارے میں نبی ﷺ نے کہا تھا:

لِکُلِّ حَاضِرَةٍ بَادِیَہ وَبَادِیَةُ اٰلِ مُحَمَّدٍ ظَاهِرُ بْنُ حَرَامٍ

ہر دیہاتی کے لیے، ایک گاؤں والے کے لیے، ایک شہری ہوتا ہے محمد ﷺ کے گھر والوں کے لیے گاؤں والا ظاہر بن حرام ہے۔

آقا ﷺ کی دل لگی

حضرت ظاہر بن حرام بازار میں ہیں کچھ چیزیں فروخت کر رہے ہیں آمنہ کے لعل پیچھے سے آئے اور ان کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ دیا، ایک بہت بڑا انسان یعنی اگر اس ملک کا president ہو وہ اپنے نوکر کے ساتھ ایسی دل لگی نہیں کرتا، ایسا مذاق نہیں کرتا ،ایسی محبت نہیں کرتا، ایسا تعلق نہیں بناتا یہاں تو دونوں جہانوں کا سردار ہے، وجۂ کائنات ہے ،افضل الرسل ہے، سیّد الانبیاء ہے، سید الاتقیاء ہے، امام المبلّغین ہے، امام المجاہدین ہے، آمنہ کا لعل ہے، عبد اللہ کا نورنظر ہے، مکہ کا درّ یتیم ہے، سرور کائنات ہے، شافع محشر ہے۔

شجرہ مبارکہ

آمنہ کے لعل محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نظر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نظار بن معد بن عدنان ہیں۔

دونوں جہانوں کا نبی۔

فرش والوں کا نبی۔

عرش والوں کا نبی۔

مکہ والوں کا نبی۔

مدینہ والوں کا نبی۔

انسانوں کا نبی۔

حیوانات کا نبی۔

فرشتوں کا نبی۔

جنّات کا نبی۔

علماء کا نبی۔

صُلحاء کا نبی۔

تبلیغ والوں کا نبی۔

جہاد والوں کا نبی۔

مدرسے والوں کا نبی۔

خانقاہ والوں کا نبی دونوں جہانوں کا سردار ہے۔

بازار میں آکر اس معمولی، غریب صحابی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں، مذاق کرتے ہیں، اس کو دو تین درہم میں کون خریدے گا؟ اس نے آقا ﷺ کی آواز اپنی کانوں میں اترتی ہوئی سنی، اس نے کہا اس معمولی غلام کا کوئی خریدار نہیں ملے گا، اس کو کوئی خریدنے کے لیے تیار نہیں ہے آمنہ کے لعل نے کہا تھا تو دنیا والوں کی نظر میں حقیر ہوسکتا ہے۔

لَسْتَ عِنْدَ اللّٰہِ بِکَاسِدٍ۔ اللہ کی نظر میں تو معمولی نہیں ہے۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تو نے خرید کر مجھے انمول کردیا

مسکنت کی اہمیت

میرے دوستو! یہ میرے نبی کے اخلاق تھے میرے نبی ﷺ نے فرمایا:
اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو۔
اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندگی دے
وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا اور مسکینی کی حالت میں موت بھی دے
وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ مجھے آخرت میں بھی غریبوں کے ساتھ اٹھانا۔

خادمِ خاص کے عجیب تاثرات

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے خادم رہے، دس سال سے زائد عرصہ نبی کی خدمت کی، آٹھ سال کی عمر ہے، چھوٹے بچے ہیں ماں امّ سلیم نے نبی ﷺ کے لیے وقف کردیا کہ یہ نبی ﷺ کی خدمت کرے گا۔

بچے تھے گھر بھی آیا جایا کرتے تھے۔
دن میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ۔
رات میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ۔
مسجد میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ۔
گھر میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ۔
سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ۔
حضر میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ۔

نماز میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ۔

تلاوت میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ۔

تبلیغ میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ۔

جہاد میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ۔

فرمایا دس سال سے زیادہ آقا ﷺ کی خدمت کی آقا ﷺ نے کبھی اُف تک نہیں کہا۔

ہمارا افسوس ناک رویہ

آج ہمارا نوکر، ہمارا ملازم، ہمارا ڈرائیور غلطی کرتا ہے ہم اس کی بے عزتی کرتے ہیں، ہم سے گاڑی لگ جائے No Problem نوکر سے، ڈرائیور سے گاڑی لگ جائے اس کی عزت خاک میں ملاتے ہیں، بیوی سے پورا dinner set ٹوٹ جائے کوئی مسئلہ نہیں اگر نوکرانی سے ایک گلاس ٹوٹ گیا اس کی عزت کو خاک میں ملا دیتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ یہ بھی کسی کی ماں ہے، یہ بھی کسی کی بہن ہے، یہ بھی کسی کی بیٹی ہے، یہ سفید ڈاڑھی والا بھی کسی کا باپ ہے، یہ بھی کسی کا بھائی ہے، یہ بھی کسی کا شوہر ہے لیکن ایک لمحہ میں ہم اس کی عزت کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

بچوں پر شفقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دس سال سے زائد عرصہ نبی ﷺ کی خدمت کی کبھی آقا ﷺ نے اُف تک نہیں کہا، یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے آقا ﷺ انصار کے پاس ملاقات کے لیے جاتے تھے۔

يَزُوْرُ الْاَنْصَارَ وَيُسَلِّمُ عَلٰى صِبْيَانِهِمْ

چھوٹے چھوٹے بچوں کو آقا e سلام کیا کرتے تھے۔

وَيَمْسَحُ رُؤُوسَهُمْ اور ان کے سروں پر شفقت والے ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔

حقوق العباد کی اہمیت

میرے دوستو!

یہ نبی ﷺ کے اخلاق ہیں کہ ہم کسی کا دل نہ توڑیں

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے، ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ہم نماز پڑھتے رہیں۔

روزے رکھتے رہیں۔

زکوۃ دیتے رہیں۔

حج کرتے رہیں۔

عمروں پر جاتے رہیں۔

طواف کرتے رہیں۔

صفا مروہ کی سعی کرتے رہیں۔

مقامِ ابراہیم پر نفل پڑھتے رہیں۔

زم زم کا پانی پیتے رہیں۔

حطیم میں نفل پڑھتے رہیں۔

رکن یمانی کو ٹچ کرتے رہیں۔

حجرِ اسود کو بوسہ دیتے رہیں۔ ملتزم سے لپٹتے رہیں۔

غلاف کعبہ کو چوم کر اپنے آنسوؤں سے تر کرتے رہیں۔
طواف کرتے رہیں۔
تسبیح کے دانے گھماتے رہیں۔

سجدوں سے ماتھے پر نشان پڑ جائیں، روزے رکھ رکھ کر سوکھ کر بدن کانٹا ہوجائے لیکن اگر ہم نے اللہ کے بندوں کو ستایا ہے، ماں کو ستایا ہے، باپ کو ستایا ہے تو ہم اللہ کے محبوب نہیں بن سکتے۔

انسان کے سب سے بڑے پیر

دنیا کے پیروں کے پیچھے گھومنے والوں ہم منع نہیں کرتے، وہ اللہ کے ولی ہیں ان کی خدمت کرو، ان کے پاؤں دباؤ لیکن آپ کے لیے سب سے بڑے پیر آپ کے ماں باپ ہیں، وہ ماں جس کے قدموں تلے اللہ نے جنت کو رکھ دیا، یہ ساری عبادتیں کیوں کرتے ہیں؟ جنت مل جائے۔

اسی ماں کے قدموں تلے اللہ نے جنت کو رکھ دیا جس جنت کے پیچھے جانے کے لیے، جس جنت کو پانے کے لیے ہم نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں، عمرے پر جاتے ہیں، تبلیغ میں چلے لگاتے ہیں، صدقہ اور خیرات کرتے ہیں، جہاد میں تلوار چلاتے ہیں، رمضان میں اعتکاف بیٹھتے ہیں، تسبیح کرتے ہیں، بیانات کرتے ہیں، بیانات سنتے ہیں اس جنت کو اللہ نے جس ہستی کے قدموں تلے رکھا اس کو ماں کہتے ہیں اس ماں کے ساتھ میرا اور آپ کا رویہ کیا ہے؟

والدین کی قربانی

لوگ شکایت کرتے ہیں ماں کہتی ہے کہ بیٹے کو غصہ بہت آتا ہے، بیٹے

کے سامنے ہم بات نہیں کر سکتے ہیں، جو نو مہینے تک، ایک سال تک تمہیں پیٹ میں لے کر پھرتی رہی، جو سردی میں تجھے خشک بستر پر سلا کر خود گیلے بستر پر سوتی رہی، اپنی چھاتیوں سے تجھے دودھ پلایا، اور جس نے تجھے پالا پوسا، جب تو بیمار ہوتا تھا اس کی نیند اڑ جاتی تھی، وہ ساری رات کروٹیں لیتی تھی آج اس ماں کے ساتھ تو زور سے بات کرتا ہے، تو تڑاں سے بات کرتا ہے اور تو چاہتا ہے کہ مجھے جنت مل جائے، وہ باپ جو جھکی ہوئی کمر کے ساتھ، سفید ڈاڑھی کے ساتھ محنت مزدوری کرتا ہے جسے اللہ نے کہا میری خوشی اس باپ کی خوشی میں ہے، میری ناراضگی اس باپ کی ناراضگی میں ہے، اس باپ کے ساتھ میرا اور آپ کا رویہ کیا ہے؟ میرے دوستو! نبی ﷺ نے اخلاق سکھائے ہیں۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا درد بھرا واقعہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کی عمر آٹھ سال ہے، ان کے قبیلے پر دوسرے قبیلے نے حملہ کیا، ان کے لوگوں کو قتل کیا، ان کے بچوں کو غلام بنا لیا پھر ان کو بازار میں جا کر بیچ دیا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آٹھ سال کی عمر ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اس بچے کو خریدا پھر خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اس بچے کو خریدا پھر نبی نے خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو یہ بچہ بھی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی کی رفاقت میں آ گیا، آٹھ سال عمر ہے، اس کے باپ کو پتا چلا کہ میرا بیٹا جو جنگ میں کھو گیا تھا، کسی کا غلام بن گیا تھا وہ مکہ میں ہے اور ایک شخص ہے جو نبوت کا دعوٰی کرتا ہے اس نبی کے پاس ہے تو وہ پتا پوچھتے پوچھتے مکہ آ گیا اب جب مکہ آیا تو نبی ﷺ کے پاس آیا کہ جی یہ جو بچہ آپ کے پاس ہے یہ تو میرا بیٹا ہے اور جنگ میں لاپتا ہو گیا تھا کسی نے اس کو بیچ دیا تھا ابھی آپ کے پاس آ گیا ہے آپ ہمیں واپس کر دیں، آمنہ کے لعل نے کہا ٹھیک

ہے ہم بچے کو بلاتے ہیں اگر وہ آپ کے ساتھ جانا چاہے تو چلا جائے ہماری طرف سے اجازت ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا آٹھ، نو، دس کا بچہ ہے آقا ﷺ نے فرمایا یہ تیرا والد ہے، یہ تیرے چچا ہیں تجھے لینے آئے ہیں میری طرف سے اجازت ہے اب سچ بتاؤ! جس نے نبی کی محبت پائی ہو وہ جدا ہونے کے لیے تیار ہوگا؟ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں آپ کے ساتھ نہیں جاتا، والد کو کہا چچا کے ساتھ نہیں جاتا، میں تو ان کے ساتھ رہوں گا، مجھے ایسا پیار، ایسی محبت، ایسا عشق ملا ہے جو اور کہیں نہیں مل سکتا، باپ نے ڈانٹا تو کیسا نافرمان بچہ ہے باپ کے ساتھ نہیں جارہا، چچا کے ساتھ نہیں جارہا، ماں انتظار کر رہی ہے تو وہاں نہیں جارہا اس نے کہا میں نہیں جاؤں گا، باپ نے طعنہ دیا، آزادی کو چھوڑ کر غلامی کی زندگی گزارے گا وہ غلام تھا اس کا جواب کیا تھا میرے دوستو! دل کے کانوں سے سنئے گا وہ بچہ کہنے لگا ایسی غلامی پر ہزاروں آزادیاں قربان ہیں۔

جتنا بڑا گنہگار اتنا بڑا غلام

ہم تو نعرہ لگاتے ہیں غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے، میں آج یہ کہوں گا یہ نعرہ لگاؤ یہ نیک آدمی بھی لگائے اور گناہ گار بھی لگائے اس لیے جو جتنا بڑا بھی گناہ گار ہے نبی کا غلام ہے، نبی کی گستاخی برداشت نہیں کرے گا، کوئی نبی کی گستاخی کر کے تو دیکھے، تبلیغی اسے کم مارے گا، مولوی اسے کم مارے گا، خانقاہ والا اسے کم مارے گا، نمازی اس کو کم مارے گا، ڈاڑھی والا کم مارے گا، کسی چوک پر جاؤ جہاں اوباش قسم کے لڑکے بیٹھے ہوں، وہ نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، زکوۃ نہیں دیتے، غیروں کے طریقے پر بال بناتے ہیں، ان

کے چہروں پر سنت رسول نہیں لیکن آپ ان کے سامنے نبی کی گستاخی کر کے دیکھو تمہارا قیمہ قیمہ کردیں گے اس لیے یہ نعرہ لگا سکتے ہیں غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔

اختر شیرازی کا عشق رسول

اختر شیرازی ایک شاعر تھا پیتا پلاتا بہت تھا، شراب پیتا تھا ایک دفعہ دوستوں نے دھوکے سے شراب پلادی اب جب نشہ چڑھ گیا دوستوں نے کہا اس شاعر کو گالی دو اس نے گالی دی، کہا اس شاعر کو گالی دو اس نے گالی دی، کسی بدبخت نے نبی اکرم ﷺ کا نام لے کر کہا ان کو گالی دوتو اختر شیرازی نشہ میں تھا، شراب کی بوتل ہاتھ میں تھی وہ اس کے سر پر مار دی اور کہا بدبخت میں جتنا بھی نشہ کرلوں عشق مصطفی کا نشہ ختم نہیں ہوسکتا میں کبھی بھی نبی ﷺ کی شان میں گستاخی نہیں کرسکتا۔

غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کا کمال عشق

میرے دوستو! غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے یہ نعرہ لگایا تھا غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جاکر اسے واصل جہنم کردیا تھا، گرفتار ہوگیا تھا، قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے غازی علم الدین کا مقدمہ لڑا تھا یہ ایک ختم نبوت کا لڑا جانے والا مقدمہ بھی پاکستان کی نجات کا سبب بن سکتا ہے، قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے غازی علم الدین شہید سے کان میں کہا تھا، تم ایک دفعہ جج کے سامنے یوں کہہ دینا جب میں نے اس گستاخ کو قتل کیا تھا میں ہوش میں نہیں تھا، میرے حواس کام نہیں کر رہے تھے، غازی علم الدین نے کہا قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کیا بات کرتے ہو میری پوری زندگی میں وہی ایک

لمحہ تو تھا کہ جو میں ہوش میں تھا، میں نے نبی ﷺ کے گستاخ کو واصل جہنم کر دیا تھا، قتل کر دیا تھا۔

نبی علیہ السلام کی عزت و ناموس پر سمجھوتہ ناممکن

تو میرے دوستو! ایک مسلمان نبی ﷺ کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتا، ہم کٹ سکتے ہیں، مر سکتے ہیں، پٹ سکتے ہیں، بک سکتے ہیں ہمارے ماں باپ کو گالی دو، ہو سکتا ہے کہ ہم پی جائیں ہماری عزتوں پر ہاتھ ڈالو ہو سکتا ہے کہ ہم ڈر جائیں لیکن نبی کی ناموس پر کوئی انگلی اٹھائے گا اس کی انگلی کو کاٹ دیں گے، کوئی زبان نکالے گا گدی سے نکال کر پھینک دیں گے، کوئی سر اٹھائے گا تن سے جدا کر دیں گے۔

جب پرچم لے کر نکلے ہیں یہ خاک نشیں مقتل مقتل
اس روز سے آج تلک جلاد پر ہیبت طاری ہے
زخموں سے بدن چور سہی
پر ان کے شکستہ تیر تو گن
خود ترکش والے کہہ دیں گے
یہ بازی کس نے ہاری ہے

نبی علیہ السلام کی فکر امت

تو میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کیا کہا ایسی غلامی پر ہزاروں آزادیاں قربان میرے محترم دوستو! نبی ﷺ کے اخلاق سامنے ہوں تو کوئی نبی کی سنت کو نہیں چھوڑے گا، وہ راتوں کا رونا سامنے ہو، وہ دن میں ایک ایک

در پے جانا سامنے ہو، وہ لمبے لمبے رکوع، وہ لمبے لمبے قیام، وہ طویل سجدے سامنے ہوں، وہ نو ذی الحجہ کو میدان عرفات میں یوم عرفہ کو کئی گھنٹوں کی دھوپ میں، ننگے سر، احرام کی حالت میں رونا تڑپنا اور مچلنا سامنے ہو۔

وہ اُحد کے دامن میں چاند سے حسین چہرے کا زخمی ہونا سامنے ہو۔

وہ موتی سے حسین دانت کا شہید ہونا سامنے ہو۔

وہ طائف کی سرزمین میں پتھروں کی بارش میں قرآن سنانا سامنے ہو۔

شعب ابی طالب میں پتے چبانا سامنے ہو۔

سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی برداشت کرنا سامنے ہو۔

بلال رضی اللہ عنہ کا تپتی ہوئی ریت پر لیٹ کر اُحد اُحد کہنا سامنے ہو۔

خباب کی کمر کی چربی سے بجھتے ہوئے انگارے سامنے ہوں۔

سمیہ رضی اللہ عنہا کا دولخت ہونا سامنے ہو۔

زنیرہ رضی اللہ عنہا کو آنکھوں کے طعنے ملنا سامنے ہوں۔

ابوفکیہہ کی ٹوٹی ہوئی پسلیاں سامنے ہوں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھرے مجمع میں سورۃ رحمٰن سنانا سامنے ہو۔

کربلا میں نبی کی نسلوں کے نیزوں پر چڑھے ہوئے سر سامنے ہوں۔

حشر میں امت کے لیے رونا سامنے ہو۔

نبی کی سنتوں کو نہیں چھوڑے گا اسی لیے عزم کریں کہ آج سے ہم نے نبی کی سنتوں پر عمل کرنا ہے۔

انتقام کی بجائے رحمت

یہ نبی کے اخلاق تھے، فتح مکہ ہے، آٹھ ہجری ہے، دس ہزار چمکتی تلواروں کے جھرمٹ میں، صحابہ رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں آقا ﷺ مکے میں داخل

ہو رہے ہیں، وہ سارے لوگ جنہوں نے آپ کو برا کہا، آپ پر سختیاں کیں، آپ کو پتھر مارے، شاعر، ساحر، کاہن اور مجنون کہا آج سب سامنے ہیں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے جوش میں آکر کہہ دیا۔ اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْمَلْحَمَۃِ۔

آج بدلے کا دن ہے، آج انتقام کا دن ہے، آج لڑائی کا دن ہے۔

تَسْتَحِلُّ الْکَعْبَۃِ

آج کعبہ میں بھی خون گرے گا، کافروں کی خیر نہیں، پتھر مارنے والوں کی خیر نہیں، بُرا بھلا کہنے والوں کی خیر نہیں، ظلم کرنے والوں کی خیر نہیں، مکہ سے نکالنے والوں کی خیر نہیں، میرے نبی نے جب یہ جملہ سنا تو کیا فرمایا:

اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْمَرْحَمَۃِ

آج رحمت کا دن ہے، آج معافی کا دن ہے، آج حسن سلوک کا دن ہے۔

معافی کا اعلان

آج میں تم سے وہی بات کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ ۔﴿سورۂ یوسف: ۹۲﴾

کنوئیں میں ڈالنے والے بھائیوں سے کہا تھا آج کوئی ملامت نہیں، میں بھی کہوں گا تبھی تو شاعر نے کہا تھا:

سلام اس پر جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر جس نے سختیاں سہ کر دعائیں دی

سلام اس پر جس نے دشمن کو حیات جاں وداں دے دی
سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اس پر جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بُروں سے جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اس پر فضاء جس نے زمانے کی بدل ڈالی
سلام اس پر جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی
سلام ہے آمنہ کے لعل اے محبوبِ سبحانی
سلام فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

یہ میرے نبی ﷺ کے اخلاق تھے۔

غلامیٔ رسول کے تقاضے

میرے دوستو!

آج ہمارے اندر یہ اخلاق ہیں، کوئی باہر اچھا ہے تو گھر والوں کے لیے عذاب بنا ہوا ہے، کوئی گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے تو باہر کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا اور غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے، عشق رسول کے نعرے لگا رہے ہیں غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے لیکن موت سے پہلے زندگی ہے۔

آج سے کہو غلامی رسول میں عمامہ بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں ڈاڑھی بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں سنت لباس بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں نماز بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں تہجد بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں روزے بھی قبول ہیں۔

غلامی رسول میں زکوٰۃ بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں حج بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں عمرہ بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں تبلیغ بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں جہاد بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں نبی کے اخلاق بھی قبول ہیں۔

غلامی رسول میں قرآن بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں تلاوت بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں حمد اور نعت بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں بیان بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں دعا بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں صلہ رحمی بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں ماں باپ کی خدمت بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں علماء سے محبت بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں ڈرامے چھوڑنا بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں فلمیں چھوڑنا بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں زنا سے توبہ کرنا بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں رشوت چھوڑنا بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں سود کا لین دین ترک کرنا بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں قتل سے بچنا بھی قبول ہے۔

غلامی رسول میں ظلم سے بچنا بھی قبول ہے۔

آج یہ عزم کرکے اٹھو پتا تو چلے آج نبی کے دیوانے، نبی کے پروانے، نبی کے عشق میں ڈوبے ہوئے عزم کرکے اُٹھے ہیں، مائیں بہنیں بھی سن رہی ہیں۔

مسلمان اور کافر میں فرق مٹ گیا

سچ بتاؤ کوئی دل میں نہ لینا آج کل کے نوجوانوں کو یہاں کھڑا کردو اور اس کے سامنے کافر کو لاکر کھڑا کردو، اور اِدھر ایک لڑکی کو کھڑا کردو جو مسلمان ہو، آج کل کی فیشن والی اور اس کے ساتھ ایک کافرہ لڑکی کو کھڑا کردو سچ بتاؤ دونوں میں فرق کا پتا چلے گا،دونوں کے بال ایک جیسے، چہرے ایک جیسے، لباس ایک جیسے۔

ہماری زبوں حالی

نمازیں نہیں پڑھتے۔

روزے نہیں رکھتے۔

زکوٰۃ نہیں دیتے۔

حج نہیں کرتے۔

عمرہ نہیں کرتے۔

تبلیغ نہیں کرتے۔

جہاد نہیں کرتے۔

صدقہ خیرات نہیں کرتے۔

نماز نہیں پڑھتے۔

تہجد نہیں پڑھتے۔

بیان نہیں سنتے۔

دینی پروگراموں میں نہیں آتے۔

درس میں نہیں بیٹھتے۔

تعلیم میں نہیں بیٹھتے۔

گشت میں نہیں جاتے۔

شب جمعہ میں نہیں جاتے۔

سہ روزے میں نہیں جاتے۔

چلّے میں نہیں جاتے۔

عشرے میں نہیں جاتے۔

اعتکاف میں نہیں بیٹھتے۔

نظر قابو میں نہیں ہے۔

کان قابو میں نہیں ہیں۔

زبان قابو میں نہیں ہے۔

ہاتھ قابو میں نہیں ہیں۔

آنکھوں سے زنا کرتے ہیں۔

کان موسیقی کی پیپ سے بھرے ہوئے ہیں۔

زبان جھوٹ بولنے کی مشین بنی ہوئی ہے۔

ہاتھوں سے تکبر کی بو آئے۔

گردن اکڑی ہوئی ہے۔

دل و دماغ گناہوں کا پروڈیکٹر بنا ہوا ہے۔

آپ بتاؤ عورتیں پردہ نہیں کرتیں فیشن والے کپڑے پہنتی ہیں۔ اسی لیے تو اقبال نے کہا ؎

علامہ اقبال رحمہ اللہ کا شکوہ

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائے یہود
واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسم آذان روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
سنی نہ مصر و فلسطین میں وہ آذان میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
آج اس سجدے کو ترستے ہیں منبر و محراب

یہ مسلمان ہے۔

صرف نعروں سے جنت نہیں ملتی

تو بھائی جو نعرہ لگانا ہے اسے سوچ کر لگانا ہے، صرف نعروں سے کوئی جنت میں نہیں جائے گا بتاؤ بھائی! ایک آدمی کہتا ہے کہ میں دن میں ہزار دفعہ

نعرے لگاؤں گا مگر عمل نہیں کروں گا وہ جنت میں جائے گا، بھائی جس نے کلمہ پڑھا ہے وہ تو جنت میں کبھی نہ کبھی جائے گا لیکن جلدی نہیں جائے گا۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والی زندگی اپناؤ۔

حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی اسلام سے محبت

ایک صحابی ہیں عبد اللہ ذوالبجادین ان کا نام ہے۔ قبیلہ خزیمہ سے ان کا تعلق ہے ان کا پہلا نام عبد العزیٰ تھا سولہ سال کی عمر ہے، باپ کا انتقال ہوگیا، چچا کی کفالت میں ہیں ایک چچا ایک ماں اور ایک نوجوان تین آدمی گھر میں رہتے ہیں، کسی قافلے والوں نے اس نوجوان کو دعوت دی ایمان دل میں اتر گیا مسلمان ہوگئے، اپنے اسلام کو چھپا کر رکھا، ایک دن چچا کو شک ہوگیا۔ مشک اور ایمان کبھی چھپتا نہیں ہے، کہا لگتا ہے تو مسلمان ہوگیا ہے کہنے لگے ہاں میں مسلمان ہوگیا ہوں، چچا نے کہا محمد عربی ﷺ کا دامن چھوڑ دے جواب دیا زندگی کو تو چھوڑ سکتا ہوں محمد مصطفیٰ کا دامن نہیں چھوڑ سکتا، چچا نے کہا پھر میرے گھر کو بھی چھوڑ، کہا چھوڑ دوں گا کہا ماں کو بھی چھوڑ، کہا چھوڑ دوں گا کہا چچا کو بھی چھوڑ، کہا چھوڑ دوں گا، مال بھی چھوڑ، کہا چھوڑ دوں گا، کہا تیرے بدن پر جو لباس ہے یہ بھی چھوڑ کہا چھوڑ دوں گا بدن کا لباس اتارا ماں نے چپکے سے ایک چادر پھینک دی اس چادر کے دو ٹکڑے کیے ایک کو اوپر ڈالا اور دوسرے سے ازار بند بنالیا، تہبند بنالیا اور دونوں جہاں کسی کی محبت میں ہار کر نبی کے قدموں میں چلا گیا نبی نے دعا دی اور پھر نبی نے کہا: اِلْتَزِمْ بَابِیْ

۔تو ہر وقت میرے دروازے کے قریب رہنا، بڑی قربانی دے کر آیا ہے، نبی ﷺ نے محبت کی، زور زور سے قرآن پڑھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا زور سے قرآن نہیں پڑھو یہ دکھلاوا ہے، میرے نبی نے کہا عمر اس کو چھوڑ دو اس کو نہ چھیڑو۔

خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

دونوں جہاں میں کسی کی محبت میں ہار ہار کر یہ میرے پاس آیا ہے یہ اوّاهین ہے رونے والا ہے ایک دفعہ سفر میں ہیں نبی بھی ساتھ طبیعت خراب ہوگئی انتقال ہورہا ہے نبی عبادت کے لیے چلے گئے نبی ﷺ نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا، کتنے خوش قسمت لوگ تھے نبی ﷺ نے اس کے چہرے پر نگاہیں جمائیں اور انتقال ہوگیا۔

خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ

ایک صحابی زیاد ابن سکن میدان جہاد میں زخمی ہوتا ہے نبی کے قدموں میں لایا جاتا ہے نبی نے پوچھا:

اَلَكَ حَاجَةٌ ۔تیری کوئی چاہت ہے تیرا کوئی مطلوب ہے، تیرا کوئی مقصود ہے، تیری کوئی منشاء ہے، تیری کوئی آرزو ہے، تیرے دل کا ارمان کیا ہے؟ اس صحابی نے بزبان حال کہا ہوگا۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی دل کی آرزو ہے

خوش قسمتی کی انتہاء

تو اس عبد اللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فرماتے ہے کہ آدھی رات کا وقت ہے میں سویا ہوا تھا اچانک میری آنکھ کھلی میں نے دیکھا آقا ﷺ اپنے بستر پر نہیں ہیں پھر میں نے ادھر دیکھا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی نہیں ہیں، پھر میں نے ادھر دیکھا عمر رضی اللہ عنہ بھی نہیں ہیں مجھے فکر لگ گئی پتا نہیں دشمن نے حملہ کردیا کیوں یہ تینوں حضرات آدھی رات کو نہیں ہیں کہا میں نے جب جا کر دور سے دیکھا تو ایک آدمی نے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے چراغ پکڑا ہوا ہے، قبر کھودی گئی ہے، اس قبر کے اندر اترنے والا آمنہ کا لعل ہے اور عبد اللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی لاش کو پکڑنے والا ایک ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے دوسرا عمر رضی اللہ عنہ ہے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے جس کو حوالے کرے اور نبی اپنے ہاتھوں سے جس کو زمین کے حوالے کرے اس کا مقام کیا ہوگا؟ نبی نے قبر میں رکھ کر ہاتھ اٹھائے اے اللہ! میں تو آج عبد اللہ سے راضی ہوں آپ بھی ان سے راضی ہوجائیں۔

قابلِ رشک جنازہ

میرے دوستو! ایسی موت مانگو جیسی موت عبد اللہ کو آئی تھی، ایسی موت مانگو جیسی موت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کو آئی تھی کہ جب انتقال ہوگیا نبی جنازے میں آرہے ہیں، پنجوں کے بل چل رہے ہیں کسی نے کہا آپ پنجوں کے بل چل رہیں ہے اتنا رش تو نظر نہیں آرہا آمنہ کے لعل نے کہا تھا ارے آج سعد کے جنازے میں شریک ہونے کے لیے آسمان سے اتنے فرشتے آئے ہیں کہ زمین پر پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں ہے، یہاں سے جانا ہے وہاں تو آمد ہے آسمان والے خوشیاں منا رہے ہیں میرے دوستو! ایسی موت اللہ سے مانگو جیسی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو آئی تھی ایسی موت نہ مانگو جیسے بھگوڑے غلام کو پکڑ کر، زنجیروں میں

جکڑ کر، بیڑیاں پہنا کر، طوق گلے میں ڈال کر، گھسیٹتے ہوئے، پیٹتے ہوئے دھکے دیتے ہوئے جس کو لے جائیں نہیں نہیں۔

ایسی موت مانگو

ایسی موت مانگو کہ سر سجدے میں ہو موت آجائے، مسجد میں ہو موت آجائے، قرآن سامنے ہو موت آجائے، طواف کر رہے ہو موت آجائے، زم زم پی رہے ہو موت آجائے، سعی کر رہے ہو موت آجائے، ملتزم سے چمٹے ہوئے ہو موت آجائے، حجرِ اسود کا بوسہ لے رہے ہو موت آجائے، غلاف کعبہ ہمارے آنسو سے تر ہو موت آجائے، رکن یمانی کو ہاتھ لگائے موت آجائے حطیم میں نفل پڑھ رہے ہوں موت آجائے، تبلیغ میں پھر رہے ہوں موت آجائے، سجدے میں موت آجائے، رکوع میں موت آجائے، قیام میں موت آجائے، دعا میں موت آجائے منبر پر موت آئے، محراب میں موت آئے، مصلی پر موت آئے، بیان کرتے ہوئے موت آئے، بیان سنتے ہوئے موت آئے، ایسی موت اللہ سے مانگو ایسی موت جب مریں گے تو اللہ بھی خوش ہوگا اللہ کا رسول بھی خوش ہوگا، حوضِ کوثر پر نبی ﷺ کے ہاتھوں سے چھلکتے ہوئے جام ملیں گے وہ نبی بہت رویا ہے لیکن ہمیں یاد نہیں میرے دوستو! آج گناہوں سے توبہ کریں جو بھی سنا اس پر عمل کریں، اب سے اپنی زندگی کو تبدیل کرنا ہے عزم کرتے ہیں اور توبہ بھی کریں گے۔

چھوڑ کر آپ کا دامن رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
کھودی اپنی قدر و قیمت آقا ہم سے بھول ہوئی

دیکھ ہماری آنکھ مچولی اپنا سینہ اپنی گولی
بھول گئے ہم آپ کا درس اخوت آقا ہم سے بھول ہوئی

بن گئے سیم و زر کے بندے تن کے اجلے من کے گندے
لٹ گئی ہم سے فقر کی دولت آقا ہم سے بھول ہوئی

تم سے فریاد ہے اے گنبد خضراء والے
کعبہ والوں کو ستاتے ہیں کنسیہ والے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سیرت کا پیغام

دین کی دعوت سب کے لیے

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروقؓ

اجمالی عنوانات

۞......تذکرہ سیرت باعث ثواب۔

۞......سیرت کا حقیقی آئینہ۔

۞......دعوت الی اللہ کی اہمیت۔

۞......ربیع الاوّل کا اہم پیغام۔

۞......آقا ﷺ کی دینی دعوت۔

۞......نوجوانوں کی نصیحت۔

۞......بادشاہوں کے نام دعوتی خطوط۔

۞......سنت کی اہمیّت وضرورت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ○ اِرْغَامًا
لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَكَفَرَ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى
الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا
يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا
شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ○ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ
الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ○ وَهُمْ
كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ
مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط

﴿سورۂ مائدہ:۶۷﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

سلام اس پر جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر جس نے سختیاں سہہ کر دعائیں دیں
سلام اس پر جس نے دشمن کو حیات جاوداں دے دی
سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی
سلام اس پر جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بروں سے جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اس پر فضا جس نے زمانہ کی بدل ڈالی
سلام اس پر جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی
سلام آمنہ کے لعل اے محبوبِ سبحانی
سلام فخرِ موجودات فخرِ نوع انسانی
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
ہو اس میں اگر کچھ خامی تو باقی سب کچھ نامکمل ہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

ربیع الاوّل کا بابرکت مہینہ ہے، اس مہینہ کی مناسبت سے سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔

تذکرہ سیرت باعث ثواب

ایک ہے نبی ﷺ کی سیرت کا، صورت کا تذکرہ کرنا یہ بھی عبادت ہے، باعث ثواب ہے، ولادت سے لے کر آپ کے پردہ فرمانے تک بلکہ ولادت سے بھی پہلے اس کائنات کے معرض وجود میں آنے سے لے کر قیامت کی صبح

تک اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں آقا ﷺ کی برکت سے جو انسانیت کو ملے گا ان سب کا تذکرہ سیرت ہے باعث برکت اور عبادت۔ آپ کے گھوڑوں کا نام، آپ جن گدھوں پر سوار ہوئے ان کا نام، خچر پر سوار ہوئے اس کا نام، تلواریں استعمال کیں ان کا نام، آپ کا کھانا، آپ کا پینا، آپ کا چلنا، آپ کا پھرنا، آپ کا اوڑھنا، آپ کا بچھونا، آپ کے دن، آپ کی راتیں، آپ کی صبحیں، آپ کی شامیں، آپ کی انفرادی زندگی، آپ کی اجتماعی زندگی، آپ کی خلوتیں، آپ کی جلوتیں، آپ کی عادات، آپ کے اطوار یہ ساری چیزیں بیان کرنا سنت ہے اور سیرت ہے۔

سیرت کا حقیقی آئینہ

لیکن آقا ﷺ کی سیرت سماج کے لیے کیا ہے، سیرت کا پیغام کیا ہے یہ بھی اہم ترین نقطہ اور زاویہ ہے تو آقا ﷺ کی سیرت کا ایک اہم جز یہ ہے کہ آپ جو بھی دین کی بات سنیں اس پر عمل کریں اور اسے آگے پہنچائیں، یہ کانسپٹ کہ دعوت دینا، تبلیغ کرنا، اچھی بات کا حکم دینا، بری بات سے روکنا صرف علما کا کام ہے؟ ایسا نہیں ہے بلکہ امر بالمعروف یعنی اچھی بات کا حکم دینا اور نہی عن المنکر یعنی بری بات سے روکنا یہ ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ۔ تم بہترین امت ہو۔

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ تمہیں لوگوں کی نفع رسائی کے لیے نکالا گیا۔

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ۔ تم اچھی بات کا حکم دو گے۔

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ تم بری باتوں سے روکو گے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ۔ تم میں ایک جماعت ہونی چاہیے۔

یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ ۔ جو لوگوں کو خیر اور نیکی کی طرف بلائے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ (سورۂ نحل: ۱۲۵)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا ایمان لائے اور فوراً آپ نے تبلیغ کا فریضہ ان کے ذمہ لگا دیا کہ اب آپ نے بھی اپنے رب کے راستے کی طرف بلانا ہے جیسے میں بلاتا ہوں۔

دعوت الی اللہ کی اہمیت

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَی اللّٰهِ ۔ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ
(سورۂ نحل: ۱۲۵)

یہ میرا راستہ ہے، یہ میری ڈیوٹی ہے، یہ میرا فریضہ ہے، یہ میرا منصب ہے، یہ میری ذمہ داری ہے، یہ میری Responsibility ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف، اس کے دین کی طرف بلاؤں گا لیکن حکمت اور بصیرت کے ساتھ، اچھی وعظ و نصیحت کے ساتھ، بہترین مباحثے اور ڈبیٹ کے ساتھ اور یہ صرف میرا کام نہیں۔

وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ
جس نے بھی میری اتباع کی، کلمہ پڑھا اس کا بھی یہ کام ہے۔

سب سے خوبصورت بات

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَی اللّٰهِ ۔ (سورۂ حم سجدہ: ۳۳)

کوئی شعر و شاعری کرتا ہے کہتے ہیں جی کمال کا شاعر ہے، کوئی انگریزی میں لیکچر دیتا ہے کہتے ہیں کہ کمال کی اس کی اسپیکنگ پاور ہے، کوئی کسی

پروڈکٹ کو سیل کرتا ہے کہتے ہیں یار کمال کا سیلز مین ہے لیکن اللہ فرماتے ہیں اچھی بات کس کی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا، تو آیا ہم اس ذمہ داری کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں اور جیسے میں نے حدیث پڑھی کہ آپ کے پاس سو آیات ہوں گی تو آپ تبلیغ کریں گے، آپ کو پچاس حدیثیں یاد ہوں گی تو آپ تبلیغ کریں گے ایسا نہیں ہے بلکہ فرمایا:

بَلِّغُوْ عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً

پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ وہ ایک آیت کیوں نہ ہو۔

ربیع الاوّل کا اہم پیغام

ربیع الاوّل کا ایک پیغام جو ہمیں ملا، جس کو لے کر آج ہم اٹھیں گے، اور اس پر عمل پیرا ہوں گے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو بری باتوں سے روکتے رہو اور یہ کام صرف مسجد میں ہی نہیں، بلکہ مسجد میں بھی، گھر میں بھی، دفتر میں بھی، بازار میں بھی، دوستوں میں بھی، رشتہ داروں میں بھی، پڑوسیوں میں بھی اور یہ کام صرف ربیع الاوّل میں نہیں ربیع الاوّل میں بھی، ربیع الثانی میں بھی، پورے بارہ مہینوں میں بھی سفر میں بھی، حضر میں بھی، چھوٹوں کو بھی، اپنے ہم عمروں کو بھی ،اور بڑوں کو بھی، مردوں کو بھی اور اپنی محرم عورتوں کو بھی، مسلمانوں کو بھی اور یہودیوں کو بھی، عیسائیوں کو بھی اور مجوسیوں کو بھی، اچھوں کو بھی اور بروں کو بھی ہر محفل میں. ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام دینا ہے۔

حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ جو تم میں سے کو گناہ ہوتا دیکھے فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ ہاتھ سے اس کو روکے فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اگر اتنی طاقت نہیں کہ ہاتھ سے روکے تو

فَبِلِسَانِهٖ تو زبان سے کہے کہ بھائی یہ غلط ہے فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ۔ زبان سے کہنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا تو فَبِقَلْبِهٖ۔ تو دل میں اس کو برا سمجھے یعنی اس گناہ کو، نہ کہ گناہ کرنے والے کو۔ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

اور یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے، معلوم یہ ہوا کہ ایک آدمی اگر دل میں بھی گناہ کو برا نہیں سمجھتا گویا کہ اس کے دل میں ایمان ہی نہیں تو میں جو نکتہ سمجھا رہا ہوں کہ سیرت کا ایک پیغام، آقا ﷺ کی ایک سنت یہ کہ اچھی بات کا حکم کرنا ہے اور بری باتوں سے روکنا ہے۔

اور دوسرا نکتہ کہ یہ کام صرف علما اور مولوی کا نہیں یہ ہر مسلمان کا ہے۔

اور تیسرا نکتہ یہ کہ اس کے لیے پراپر ڈگری یا کورس کرنا ضروری نہیں ایک بات ٹھیک ٹھاک آپ سن لیں تو اس کو آگے پہنچانا ہمارا فریضہ اور فرض منصبی ہے اب اس کو مثالوں سے سمجھتے ہیں۔

وفد عبدالقیس کا دین سیکھنا

وفد عبدالقیس ایک قبیلہ تھا اس کا کچھ Dflegation آقا ﷺ کی خدمت میں آیا رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ تم کلمہ پڑھ لو، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، روزہ رکھو اور صاحب استطاعت جو ہے وہ حج کرلے اور آپ ﷺ نے چار قسم کے برتنوں سے اور اس کے استعمال سے منع کیا جس میں پچھلے زمانے میں شراب بنتی تھی وہ کدو سے بنایا ہوا اور لکڑی چھیلی ہوئی برتن ہوتے تھے اس میں شراب جذب ہوجاتی تھی تو آپ ﷺ نے یہ نصیحت فرمانے کے بعد انہیں کہا وہ عام لوگ تھے۔

اِحْفَظُوْهُنَّ۔ اس کو اچھی طرح یاد کرو۔

وَأَخْبِرُوْا هُنَّ مَنْ وَّرَآئِكُمْ

اور یہ ان تک پہنچاؤ جو تمہارے پیچھے ہیں، تمہارے ساتھ نہیں آئے یعنی ان باتوں پر عمل کر کے اوروں تک پہنچانا یہ تمہارے ذمہ ہے۔

وفد بنی لیث کا دین سیکھنا

اسی طرح وفد بنولیث یہ ایک دوسرا قبیلہ ہے وہ آقا ﷺ کی خدمت میں آیا، مسلمان ہوا، کچھ احکام سیکھے، آقا ﷺ نے فرمایا جاؤ اپنے قبیلے میں۔

مُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا۔ انہیں بھی حکم دو کہ وہ نماز پڑھیں۔

وَلْيُؤَذِّنْ ۔کوئی ایک اذان دے۔

وَلْيَؤُمُّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

جو علم میں اور عمر میں بڑا ہو تو وہ تمہاری امامت کروائے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

تیسری مثال ابوذر رضی اللہ عنہ یہ آقا ﷺ کے بارے میں سنتے ہیں کہ ایک شخص ہے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو اپنے بھائی حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ جاؤ مکہ میں خاموشی سے تھوڑی معلومات حاصل کرو کہ وہ نبی کون ہے؟ کیسا ہے؟ اس کی تعلیمات کیا ہیں ؟اسلام کا ابتدائی زمانہ ہے مشرکین کا پریشر ہے، کھل کر آدمی اسلام کی بات نہیں کر سکتا، اسلام کے بارے میں معلومات نہیں لے سکتا ،تو بھائی آ گیا اس نے واپس آ کر رپورٹ دی کہ جی وہ بہت اچھا انسان ہے، اچھی تعلیمات بتاتا ہے، لیکن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو تسلی نہیں ہوئی، خود ہی توشہ باندھا، پرانا مشکیزہ پانی سے بھرا اور آ کر مسجد حرام میں بیٹھ گئے، کسی سے پوچھ

بھی نہیں سکتے ہیں کہ وہ پیغمبر کون سے ہیں؟ شکل سے بھی نہیں جانتے، مشرکین کا پریشر ہے، تو سارا دن گزر گیا مسجد حرام میں بیٹھے رہے، جب رات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کہا یہ تو کوئی مسافر ہے تو ان کو کہا کہ چلو میرے ساتھ گھر چلو، کھانا کھاتے ہیں، رات قیام میرے ساتھ کرلو، وہ چلے گئے کھانا کھلایا، رات گزاری بات چیت کوئی نہیں ہوئی، دوسرے دن آکر مسجد حرام میں بیٹھ گئے دن بھر دیکھتے رہے لیکن پھر رات گزر گئی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ لے گئے تیسرے دن بھی ایسا ہوا تو تیسرے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کے آنے کا مقصد کیا ہے؟ تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کسی کو پتا نہ چلنے پائے میں تو اس نبی کی معلومات سن کر معلومات لینے آیا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میرے پیچھے پیچھے آؤ فاصلے سے کسی کو پتہ نہ چلے کہ تم میرے ساتھ ہو اور جب میں ایک مکان میں داخل ہوجاؤں تو تم میرے پیچھے آجانا اس طرح آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے۔

دین کی دعوت کا حکم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قبیلے میں چلے جاؤ یہ تعلیمات ان تک بھی پہنچاؤ

فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِيْ

انہیں بھی اسلام کی دعوت دو اور ہماری معلومات لیتے رہو، ہمارے غلبے کا انتظار کرو، جب اسلام غالب آجائے تو تم اپنے ایمان کو ظاہر کرکے چلے آنا تو انہیں بھی آپ نے کہا کہ جو سیکھا ہے وہ جاکر اپنی قوم کو بتانا ہے۔

آقا علیہ السلام کی دینی دعوت

پھر قرآن کی ایک آیت اتری:

وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ

اے نبی آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے جب یہ حکم نازل ہوا آپ نے اپنے قبیلہ کو جمع کیا

یَابَنِیْ کَعَب، یَابَنِیْ لُوِیْ، یَابَنِیْ مُرَّة، یَابَنِیْ عَبْدِمُنَاف یَابَنِیْ عَبْدشَمْس، یَابَنِیْ عَبْدُالْمُطَّلب، یَابَنِیْ هَاشِمْ.

پھر آپ وہاں چچا حضرت ابو طالب کے پاس گئے اور جب ان کے انتقال کا وقت تھا ابو جہل وہاں بیٹھا ہوا ہے تو آپ نے انہیں بھی کہا آپ کلمہ پڑھ لیں، میں آپ کی سفارش کروں گا، ایک ایک کے پاس جا کر آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔

حفاظت نظر کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے ایک حکم فرمایا کہ اگر کسی نامحرم پر اچانک نظر پڑ جائے تو پہلی نظر جو اچانک پڑے اور پڑتے ہی آدمی ہٹا دے وہ معاف ہے لیکن اس کے بعد جو دوسری نظر اپنے اختیار سے ڈالے گا تو اس پر مؤاخذہ ہوگا۔

عیب جوئی کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ ہیں ایک دفعہ تذکرہ ہو رہا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ صفیہ

یعنی ہاتھ سے اشارہ کیا

كَأَنَّهَا قَصِيْرَةٌ

وہ چھوٹے قد والی۔

جان بوجھ کر، استہزاء یا تمسخر مقصود نہیں تھا بے خیالی میں یوں کہہ دیا وہ چھوٹے قد والی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

لَوْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ

کہ یہ جو تو نے ایک جملہ کہا عیب کا وہ چھوٹے قد والی اگر اس کو میٹھے سمندر میں ملاؤ تو وہ سمندر کڑوا ہوجائے آپ نے فوراً تنبیہ کی یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔

شوق عبادت

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدھی رات کو آقا ﷺ آئے میں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سوئے ہوئے ہیں آقا ﷺ نے فرمایا:

قُوْمَا فَصَلِّيَا

اٹھ جاؤ اور کچھ نماز ادا کرلو۔

حضرت حسن ابھی چھوٹے ہیں صدقہ کی کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال دی آپ ﷺ نے فوراً فرمایا:

كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا

کہ اس کو پھینک دو اس لیے کہ تم نہیں جانتے۔

لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

ہم صدقہ نہیں کھاتے، بیت المال کا جو صدقہ ہوتا ہے، زکوٰۃ ہوتی ہے وہ سید کے لیے جائز نہیں ہے آپ نے فوراً تنبیہ فرمائی۔

عورتوں کو وعظ ونصیحت

عید کی نماز پڑھانے کے بعد، خطبہ پڑھانے کے بعد جہاں عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں آپ وہاں گئے:

فَذَكَّرَهُنَّ

آپ نے انہیں وعظ ونصیحت کی۔

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی طرف سے صدقہ میں دی ہوئی کھجوریں جمع کیں، عورتوں کو بھی جا کر آپ نے نصیحت کی۔

نوجوانوں کو نصیحت

ایک دفعہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم جوانوں کی جماعت میں چلے گئے نوجوان بیٹھے ہوئے تھے، گیدرنگ لگی ہوئی تھی:

يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ

اے جوانو!۔مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ کہ جو تم میں سے شادی کی طاقت رکھتے ہیں۔فَلْيَتَزَوَّجْ۔وہ نکاح کریں۔

فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْسَنُ لِلْفَرْجِ.

یہ نکاح نظر کو جھکاتا ہے، شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

اور جو شادی کی طاقت نہیں رکھتا، فی الحال اسباب اس کے پاس نہیں ہے تو وہ روزہ رکھے:

فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

یہ روزہ ڈھال ہے اس کی خواہشات کو توڑ دے گا، اس کے ذہنی انتشار کو

کم کر دے گا۔

بچوں کی تربیت

اسی طرح آپ ﷺ بچوں کے پاس بھی گئے، بچوں کو بھی آپ نے ترغیب دی، ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آقا ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور میرا ہاتھ پلیٹ میں گھوم رہا تھا، کبھی یہاں سے بوٹی اٹھائی، کبھی وہاں سے اٹھائی، بچے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لو یعنی بسم اللہ پڑھو:

كُلْ بِيَمِيْنِكَ

دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔

كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

اپنے ہاتھ سے کھاؤ ایک ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے وعظ ونصیحت کی۔

صبر کا بدلہ جنت

ایک عورت جس کو مرگی کے دورے پڑتے تھے گویا کہ وہ بیمار تھی آقا ﷺ کے پاس آئی کہنے لگی کہ مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں اور دورے میں میرا ستر کھل جاتا ہے، مجھے پتا نہیں چلتا آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةِ

اگر تو اس بیماری پر صبر کرے گی تو تجھے جنت ملے گی، ہاں یہ دعا میں کروں گا کہ تیرا ستر نہ کھلے تو بیماری میں بھی آپ نے اس کی توجہ کو آخرت کی طرف مبذول کیا۔

حضرت اُمِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کو صبر کی تلقین

مصیبت زدوں کو بھی آپ نے تبلیغ کی، کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا اُمِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے شوہر ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا اور پردیس میں ہوا تو میں نے کہا:

غَرِيبٌ فِيْ أَرْضِ غُرْبَةٍ

خود بھی اجنبی اور اجنبی شہر میں دنیا سے چلا گیا میں اس پر ایسا روؤں گی، ایسا نوحہ کروں گی کہ دنیا دیکھے گی یعنی یہ مرثیہ، یہ نوحہ، یہ رونا، یہ چیخنا چلانا، یہ بالوں کو کھولنا اور یہ گریبانوں کو چاک کرنا اور یہ چہرے کو مارنا، یہ زمانہ جاہلیت سے رسم چلی آرہی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے چہرے پر مارا اور جس نے اپنے گریبانوں کو چاک کیا اور جس نے زمانہ جاہلیت کی طرح نوحہ کیا فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے، تو حضرت اُمِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے ایک عورت رونے میں میرا ساتھ دینے کے لیے آرہی تھی عورتیں عورتوں کو سپورٹ کرتی ہیں کہ یہ میرے غم میں روئی تھی میں بھی اس کے غم میں روؤں گی تو آقا ﷺ کو جب پتا چلا آقا ﷺ نے اس عورت کو روک کر کہا کہ تو یہ چاہتی ہے کہ پھر سے اس گھر میں شیطان کو داخل کرے جس سے اللہ نے شیطان کو نکال دیا تو آپ نے اس مصیبت زدہ کو مصیبت کی حالت میں بھی حق بات کہنے، وعظ اور نصیحت کرنے میں تأمل سے کام نہیں لیا۔

تاجروں کو استغفار کی تلقین

تاجروں کے پاس آپ چلے گئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ

اِنَّ الشَّیْطَانَ وَالْاِثْمَ یَحْضُرَانِ الْبَیْعَ

یہ جو شیطان ہوتا ہے، یہ جو گناہ ہوتا ہے تو یہ تاجر کے پاس ہر وقت آتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح آپ کو مس گائیڈ کرتے ہیں تو پھر بھی آپ احتیاطاً صدقہ کیا کرو، تاجر جب صدقہ کرے گا تو تجارت میں جو اونچ نیچ ہوگی اللہ اس کو بھی معاف کردیں گے تو تاجروں کے پاس جا کر تاجر برادری میں جا کر آپ نے ان کو حق بات کہی اور وعظ ونصیحت کی۔

غریبوں کے لیے حوصلے کی بات

غریب صحابہ آقا ﷺ خدمت میں آتے ہیں انہوں نے کہا وہ سارے کام جو ہم کرتے ہیں وہ مال دار بھی کرتے ہیں، جو نیکیاں وہ کرتے ہیں ہم بھی وہ کرتے ہیں لیکن وہ مال دار ہیں وہ حج کرتے ہیں، بار بار عمرہ کرتے ہیں، بار بار صدقہ کرتے ہیں، ہمارے پاس تو مال نہیں ہے تو اس عمل میں ہم ان سے پیچھے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمدللہ 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لو تم سے وہی آگے بڑھ سکتا ہے جو یہ عمل کرے گا ورنہ تم سے آگے کوئی نہیں بڑھے گا تو آپ نے غریبوں کے پاس بھی جا کر ان کے مزاج کے مطابق انہیں بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی۔

ایک دیہاتی کے لیے شفقت بھرا انداز تفہیم

ایک دفعہ مسجد نبوی میں ایک دیہاتی آ گیا، سادھے لوگ ہوتے تھے، کچی مسجد تھی تو اس نے پیشاب شروع کردیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا دور سے آوازیں لگانے لگے خبردار! خبردار! آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ابھی نہ روکو، آدھا

پیشاب کردیا ہے مزید کررہا ہے اس دوران روکنے سے اسے تکلیف ہوگی، جب وہ فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور کہا یہ مسجد ہے، پیشاب اور گندگی کے لیے نہیں ہے۔

اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ

یہ تو اللہ کے ذکر کی جگہ ہے، نماز کی جگہ ہے، تلاوت کی جگہ ہے، آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو بھی اپنے انداز سے سمجھانے کی کوشش کی۔

آپ بازاروں میں گئے دین رہبانیت کا نام نہیں ہے کہ حضرت صاحب مسجد سے ملتے ہی نہیں ہیں، بازار میں گئے۔

بازرا میں گشت و دعوت

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ذوالمجاز ایک مشہور بازار تھا آقا ﷺ وہاں جاتے اور لوگوں کو جمع کرتے ،گید رنگ ...... میں جاتے اور ان کو توحید کی دعوت دیتے۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ تُفْلِحُوْا

اے لوگو کلمہ پڑھو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

بادشاہوں کو دعوتی خطوط

یہودیوں کے پاس گئے :يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْد اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا۔

اسلام لے آؤ سلامتی میں آجاؤ گے۔

عیسائیوں کو خطوط لکھے، حبشہ کا بادشاہ اور ہرقل ان لوگوں کو آپ نے خط لکھے تو حبشہ کا بادشاہ وہ تو مسلمان بھی ہوگیا، مجوسیوں کو آپ نے خط لکھے، کسریٰ کو خط لکھا اگرچہ اس بدبخت نے پھاڑ دیا اور آقا ﷺ نے فرمایا جس نے

ہمارے خط کو پھاڑا ہے اللہ اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا لیکن آپ نے دعوت دی، آپ نے ان کی فکر کی۔

منافقین کے سردار کے پاس جا کر دعوت

اگرچہ منافقین کا جو سردار ہے عبداللہ بن ابی کسی نے کہا آپ اس کے پاس چلے جائیں شاید وہ بات مان لے، آپ اپنے گدھے پر سوار ہوئے صحابہ پیدل تھے اس کے پاس گئے، اس بدبخت نے کہا کہ یہ جو آپ کا گدھا ہے اس کی بدبو نے میرا دماغ پریشان کردیا ہے، آپ دور چلے جائیں تو ایک صحابی نے کہا:

لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْیَبُ مِنْکَ رِیْحًا

اے منافق میرے نبی کا جو گدھا ہے اس کی خوشبو تیری خوشبو سے بہت اچھی ہے، تو بدبودار ہے، تو تعفن والا ہے جب آپس میں بات بڑھنے لگی دونوں اطراف کے لوگوں کی تو آپ نے انہیں روکا لیکن آپ چل کر منافق کے پاس بھی گئے اور آپ ﷺ نے منافقین کے گروہ میں جا کر کہا:

یَامَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ

اے لوگو! تم زبان سے تو کلمہ پڑھ چکے ہو لیکن ایمان تمہارے دل کی گہرائی میں رچا بسا نہیں ہے تم ایمان لے آؤ۔

لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ ۔مسلمانوں کو تکلیف نہ دو لَا تُعَیِّرُوْھُمْ انہیں عار نہ دلاؤ لَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑو۔

اہم نکتہ

میں جو نکتہ سمجھا رہا ہوں وہ یہ کہ ربیع الاول کا، سیرت کا پیغام لے کر اٹھو

کہ ہمیں حق بات، حق طریقے پر کرنی ہے اور سب کو کرنی ہے، اب یہ جو ربیع الاوّل میں سنت کے خلاف ہو رہا ہے وہ ہم بتائیں گے کہ یہ سنت کے خلاف ہے، ایک عالم کی ذمہ داری ہے، اس منبر کا یہ حق ہے کہ ایک عالم حق بات کرے، اگر حق بات نہیں کرتا اس مصلی اور محراب سے یہ منافقت ہے۔

آقا ﷺ کی ولادت ہر چیز میں برکت کا ذریعہ

ایک بات ہم یہ کہتے ہیں کہ میرے نبی کا تذکرہ عبادت ہے لیکن صرف ربیع الاوّل میں کیوں؟ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ میرے نبی کی آمد سے صرف بارہ ربیع الاوّل یا آٹھ ربیع الاوّل یا نو ربیع الاوّل یا صرف بارہ ربیع الاوّل کا مہینہ مبارک نہیں ہوا بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ میرے نبی جس گھڑی میں آئے وہ گھڑی مبارک، وہ گھڑی جس دن میں آئی وہ دن مبارک، وہ دن جس ہفتہ میں آیا وہ ہفتہ مبارک، وہ ہفتہ جس مہینہ میں آیا وہ مہینہ مبارک، وہ مہینہ جس سال میں آیا وہ سال مبارک، وہ سال جس صدی میں آیا وہ صدی مبارک، وہ صدی جس زمانے میں آئی وہ صدی مبارک، میرے نبی مکہ میں آئے مکہ مبارک، مدینہ میں آئے مدینہ مبارک، سفر میں گئے سفر مبارک، حضر میں رہے حضر مبارک، تجارت کی تجارت مبارک۔

حضور ﷺ کی برکت سے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم مبارک ہو گئے

ابوبکر رضی اللہ عنہ ساتھ ملے ابوبکر مبارک، عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ملے عمر مبارک، عثمان رضی اللہ عنہ ملے تو عثمان مبارک، علی رضی اللہ عنہ ساتھ ملے تو علی مبارک، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ساتھ ملے تو ابوعبیدہ مبارک، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ساتھ ملے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مبارک، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ساتھ آئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مبارک، جتنے بھی صحابہ نبی کی

چادر تلے آئے نبی کا دامن تھامے رہے وہ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم مبارک ہیں بلکہ نبی کی برکت سے زمین مبارک، آسمان مبارک، سورج مبارک، چاند مبارک، تارے مبارک، سیارے مبارک، احجار مبارک، اشجار مبارک، جمادات مبارک، نباتات مبارک، کھیت کلیان مبارک، فصلیں مبارک، ندی نالے مبارک، پہاڑ مبارک، انسان مبارک، جنات مبارک، فرشتے مبارک، حیوانات مبارک، حشرات الارض مبارک، بارش مبارک، پانی مبارک، ہوائیں مبارک، ساری کائنات میں جس کو جو جو برکت ملی یہ سب میرے نبی کی برکت کا نتیجہ ہے۔

سیرت کا اہم پیغام

تو ہم پوری زندگی نبی کی سیرت کو بیان بھی کریں، اپنے سامنے بھی رکھیں دوسری بات میں نے کہا سیرت کا ایک اہم پیغام اچھی بات کا حکم کرنا ہے اور بری باتوں سے منع کرنا ہے۔

شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی اہمیت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب خنجر کے وار سے زخمی کیا، وہ بھی زہر میں بجھا ہوا خنجر اور بالکل تکلیف اور آخری حالت میں ہیں، روح پرواز ہونے والی ہے، ایک نوجوان آپ کی عیادت کے لیے آیا تو جب وہ واپس جانے لگا تو اس کی شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹک رہی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں اس کو کہا کہ اے نوجوان! اپنی شلوار کو ٹخنے سے اوپر کر لے سیرت تو یہ سکھاتی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حدیبیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفیر بنا کر بھیجا، اپنے چچازاد بھائی کے گھر گئے اور ان کو لے کر جب مشرکین سے مذاکرات کرنے

جانے لگے تو نبی ﷺ کی سنت کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھی ہوئی تھی تو چچازاد بھائی نے کہا کہ مشرکین اس آدمی کو بڑا سمجھتے ہیں کہ جس کی شلوار جتنی لٹکی ہوئی ہو یہ اس زمانے کی عادت ہے جو جتنا زیادہ ہائی اسٹیٹس والا ہوتا تھا اس کی شلوار زمین پر رگڑ کھا رہی ہوتی تھی تو آپ اگر یہ نیچے کر دیں تو وہ آپ کو زیادہ عزت دیں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا:

هٰكَذَا إِزْرَةُ صَاحِبِنَا

یہ تو ہمارے نبی کا طریقہ ہے میں نبی کا طریقہ نہیں چھوڑ سکتا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں سنت کی اہمیت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب امراء اور سلاطین کی دعوت میں سنت کے مطابق گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانے لگے تو کسی نے کہنی ماری کہ یہ لوگ اچھا نہیں سمجھتے آپ ایسا نہ کریں کیا فرمایا:

أَأَتْرُكُ سُنَّةَ حَبِيْبِيْ لِهٰؤُلَاءِ الْحُمَقَاءِ

ان بے وقوفوں کی وجہ سے میں نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دوں ایسا نہیں ہوسکتا ادب اتنا تھا، سنت پر عمل اتنا تھا۔

ادب کی انتہاء

ابو دجانہ رضی اللہ عنہ جہاد میں آقا ﷺ کے ساتھ آقا ﷺ کی حفاظت فرما رہے ہیں، تیر برس رہے ہیں اب اگر یہ سینے پر تیر کھاتے ہیں تو پشت پیغمبر کی جانب ہوتی ہے، یہ بے ادبی نظر آتی ہے لہذا سینہ پیغمبر کی طرف کیا اور پشت پر تیر کھاتے رہے یہ محبت تھی ایک ایک صحابی کے بدن پر نوے سے زائد زخم نظر آیا کرتے تھے۔

حضرت ربیع بن عامر رضی اللہ عنہ کی سنت سے محبت جرأت مندانہ جوابات

کسریٰ کے دربار میں ربیع بن عامر کو کہا گیا آپ اچھا جبہ پہن کر جائیں، آپ ان پرانے کپڑوں میں نہیں جاسکتے، کہا انہی کپڑوں میں اندر چھوڑو گے تو مذاکرات کروں گا، میں نبی کی سنت کے خلاف کوئی لباس پہن نہیں سکتا پھر اس نے کہا کہ ہم اندر جانے سے روکیں گے حضرت ربیع بن عامر نے کہا میں تلوار چلاؤں گا اس نے کہا یہ تلوار پر چھیتڑے لپٹے ہوئے ہیں، پرانی، زنگ آلود تلوار ہے اس سے لڑو گے حضرت عامر بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے تلوار دیکھی ہے چلانے والے ہاتھ نہیں دیکھے، کہا کہ مضبوط ڈال لاؤ، مضبوط بندے کو سامنے لاؤ، مضبوط بندہ مضبوط ڈھال لے کر کھڑا ہوا حضرت ربیع بن عامر رضی اللہ عنہ نے ایک وار کر کے ڈھال کے دو ٹکڑے کر دیئے، ان پر دھاک بیٹھ گئی پھر اندر گئے بادشاہ خود تخت پر براجمان ہوتا تھا، کھڑے ہو کر بات کرنی ہوتی تھی کہا میں بڑے پیغمبر کی بڑی بات لے کر آیا ہوں، اسٹیٹس برابر ہوگا تو بات کریں گے سامنے کرسی رکھو پھر میں بات کروں گا۔

طوفان بدتمیزی کی انتہا

میرے محترم دوستو!

آپ یہ بتائیں اس ربیع الاول میں بعض جلوسوں میں عورتیں بے پردہ نکلتی ہیں یہ سنت کے خلاف ہے یا نہیں؟

حور بن کر لڑکی کو تیار کر کے بھرے جلوس میں لایا گیا اور ساری دنیا اس کا دیدار کر رہی ہے یہ سنت کی ناقدری ہے یا نہیں؟

خوب صورت لڑکی کو کالا چشمہ پہنا کر نبی کے نام پر نعت پڑھوائی جارہی ہے سب اس کے حسن کا نظارہ اور تماشہ کر رہے ہیں یہ سنّت کی بے حرمتی ہے یا نہیں؟

کھانے پینے کی چیزیں بلڈنگوں سے پھینکی جارہی ہیں سب لوگ جھپٹ کر اس کو پکڑ رہے ہیں کھانے پینے کی بے حرمتی ہے یا نہیں؟

ربیع الاوّل گیا اسی گھر سے گانے کی آواز، فلم کی آواز آرہی ہے یہ سنت کی بے حرمتی ہے یا نہیں؟

ایک آدمی جلوس میں ٹریکٹر چلا رہا ہے اور اس پر ڈانس کر رہا ہے یہ سنت کی ناقدری ہے یا نہیں؟

کیک کاٹ کر نبی کی سال گرہ مناتے ہیں اور اس کیک پر یارسول اللہ لکھا ہوا ہے اور اس پر چھری چلا رہے ہیں یہ سنت کی ناقدری ہے۔

جو غلط ہوگا اس کو ہم غلط کہیں گے ہمارے بڑوں نے پہلے بھی کہا تھا اگر تم ان چیزوں کو کنٹرول نہیں کرو گے تو لوگ کرسمس ڈے کو بھول جائیں گے، لوگ یہودیوں اور عیسائیوں سے آگے بڑھ جائیں گے، رسومات ہوں گی، خرافات ہوں گی۔

روک تھام کی ضرورت

میرے محترم دوستو!

خدارا نبی ﷺ کے نام پر یہ ڈرامہ بازی نہیں چلنے دو، آپ نے بھی اپنے چھوٹوں کو سمجھانا ہے ہم نے بھی سمجھانا ہے کل قیامت کے دن ہم سے پوچھ ہوگی اسی لیے ہم سنت پر عمل کریں۔

محبّت نبوی کی سب سے بڑی دلیل

آج کے بعد یہ عزم کریں کہ نبی سے محبت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آج سے ہمارے بال سنت کے مطابق ۔

ہمارا چہرہ سنت کے مطابق۔

ہمارا عمامہ سنت کے مطابق۔

ہمارا لباس سنت کے مطابق۔

ہماری شادیاں سنت کے مطابق۔

ہماری میت اور غم سنت کے مطابق۔

ہماری تجارت سنت کے مطابق۔

ہمارا کھانا پینا سنت کے مطابق۔

ہمارا سونا جاگنا سنت کے مطابق۔

ہماری عادات و اطوار سنت کے مطابق۔

ہمارے بچے سنت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں ۔

ہمارے جوان سنتوں سے مزین ہوں۔

ہمارے بوڑھوں کے سروں پر سنت کی بہاریں ہوں۔

ہماری عورتیں سنت کے مطابق پردہ کریں۔

ہماری مسجدیں بھرجائیں ہم نماز کی پابندی کریں۔

ہم تہجد کا اہتمام کریں۔

ہم روزانہ قرآن کی تلاوت کریں۔

ہم زکوۃ صحیح طریقہ پر ادا کریں۔

ہم صدقہ اور خیرات کریں۔
ہم تبلیغ میں پوری دنیا میں اللہ کے دین کے لیے پھریں۔
ہم جہاد میں ضرورت پڑنے پر تلوار بھی استعمال کریں۔
ہم خانقاہوں میں اللہ، اللہ کی ضربیں لگائیں۔
ہم مدرسوں میں اپنے بچوں کو، عورتوں کو داخل کریں۔
ہم دینی پروگرامات میں شرکت کریں۔
ہم جمعہ میں اتنے پہلے آئیں کہ امام کے آنے سے پہلے ہر مسجد بھری ہوئی ہو۔ جب ان سنتوں پر عمل ہوگا میرے آقا ﷺ خوش ہوں گے خدانخواستہ اگر اس طرح معاملات چلتے رہیں ہم دنیا کو بہت ہی منفی اور نیگیٹو پیغام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں عقل سلیم عطا فرمائیں

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سیرت کا پیغام
اپنی اصلاح اور معاشرے کی فکر

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی   ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

۞......اصلاحِ نفس کی اہمیّت وضرورت۔
۞......ایک اہم غلطی اور اُس کا ازالہ۔
۞......اندازِ ملاقات اور اندازِ گفتگو کیسا ہو؟
۞......آقا ﷺ کا اندازِ تربیت۔
۞......پڑوسیوں کے حقوق۔
۞......اپنے ماتحت افراد کے حقوق۔
۞......نبی کریم ﷺ کے اخلاقِ عظیمانہ۔
۞......دل کیسے بنے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ ○ وَهُمْ كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

﴿سورۂ احزاب: ۲۱﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

مومن جو فدا نقش کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنت نبوی کی کرے پیروی امت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

واجب الاحترام عزیز گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم ،فرقان مجید کی ایک آیت تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ ،احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے، ربیع الاوّل کی مناسبت سے ہم آقا ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کر رہے ہیں، گزشتہ دنوں ہمارا موضوع سخن تھا کہ

دین کی دعوت عام ہے

دین کی دعوت سب کے لیے ، ہمارے آقا ﷺ نے مسلمانوں کو دعوت دی، مشرکین کو دعوت دی، یہود کو دعوت دی، نصاریٰ کو دعوت دی، نوجوانوں کے پاس چل کر گئے، عورتوں کو تعلیم اور تلقین کی، بچوں کے پاس گئے، بیماروں کی فکر کی، اپنے اور بیگانے سب ہی کو اللہ کی وحدانیت کی طرف بلایا۔

اصلاح نفس کی اہمیت

جس موضوع پر آج ہم لب کشائی کریں گے وہ موضوع یہ ہے کہ سیرت کا ایک پیغام یہ ہے کہ پہلے ہم اپنی اصلاح کریں اور پھر معاشرے میں امن کے لیے، سلامتی کے لیے ، بھائی چارے کے لیے اپنا کردار ادا کریں، قرآن

کریم کی ایک آیت میں اللہ فرماتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ﴿سورۃ مائدہ:۱۰۵﴾

اے ایمان والو! تم پر لازم ہے پہلے اپنے نفسوں کی اصلاح۔

میرا دل بن جائے۔

میری گفتار۔

میرا کردار۔

میری صورت۔

میری سیرت۔

میرا کھانا پینا۔

میرا سونا جاگنا۔

میرا چلنا پھرنا۔

میری عبادت اور اطوار۔

میری تہذیب اور تمدن۔

میری ثقافت اور کلچر۔

میرا اوڑھنا بچھونا۔

میری خوشی اور غم۔

میری شادی اور تجارت۔

میری معیشت اور معاشرت۔

میرے دن رات۔

میری خلوت جلوت۔

شریعت کے مطابق ہوجائے، پہلے یہ کوشش کرلیں، ہمارا المیہ یہ ہے،

ہماری پرابلم یہ ہے کہ اپنی اصلاح کیے بغیر اوروں کے مصلح بنتے ہیں تو بات بگڑ جاتی ہے، اسی لیے قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں جو اٹھائیسواں پارے، سورہ تحریم میں ہے، اللہ فرماتے ہیں :یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اے ایمان والو!

قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ۔ بچاؤ اپنے نفسوں کو، وَاَھْلِیْکُمْ ۔ پھر گھر والوں کو ،نَارًا ،اس آگ سے ۔

وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۔

جس کا ایندھن انسان اور پتھر بنیں گے۔

پہلے اپنی فکر۔
پھر گھر والوں کی فکر۔
پھر رشتہ داروں کی فکر۔
پھر گلی والوں کی فکر۔
پھر محلے والوں کی فکر۔
پھر شہر والوں کی فکر۔
پھر ملک والوں کی فکر۔
پھر سارے عالم کی فکر ۔

اور اسٹیپ بائے اسٹیپ ہم چلیں رسول اللہ ﷺ نے تو سب سے پہلے اپنی اصلاح کا حکم دیا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دعوت میں اثر ہونے کی وجہ

صحابہ کرام کی دعوت متاثر کن کیوں تھی؟ ان کی بات میں تاثیر کیوں تھی؟ کہ وہ خود اس سانچے میں ڈھل کر دعوت دیتے تھے، اور وہ یہ کہتے کہ

كُوْنُوْا مِثْلَنَا

ہماری طرح بن جاؤ، ہم کسی کو یہ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ ہماری طرح بن جاؤ۔

ایک غلطی اور اس کا ازالہ

اس کو پتا ہے کہ یہ مسلمان جب مسجد سے باہر نکلے گا، آنکھوں سے غلط دیکھے گا، کان سے غلط سنے گا، زبان سے غلط بولے گا، ہاتھ سے غلط پکڑے گا، پاؤں غلط جگہوں کی طرف لے کر جائے گا، دل دماغ سے غلط سوچے گا، یہ غلط کمائے گا، غلط طریقوں پر لگائے گا، کسی سے رشوت لے گا تو کسی کو سود پر پیسہ دے گا، کسی کو گالی دے گا تو کسی کو تھپڑ مارے گا، کسی کی گلی میں کچرا پھینکے گا، کسی کے گھر کے سامنے غلط گاڑی پارک کرے گا، کسی کا راستہ روکے گا، کسی کا پانی بند کرے گا، اس کو پتا ہے کہ اس مسلمان نے باہر جا کر یہ کام کرنا ہے، مسجد میں کچھ اور، مسجد سے باہر جا کر کچھ اور، یہ ہے یا نہیں؟ مسلمان مسجد کے اندر بھی مسلمان اور مسجد کے باہر بھی مسلمان، اسی لیے فرمایا:

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ

تم پر لازم ہے کہ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو، جب اپنی اصلاح ہو جائے، اس کے بعد معاشرے میں نکھار کیسے آئے گا؟ حسن اخلاق سے، اچھے برتاؤ سے، بہترین سلوک سے، بہترین انداز کلام سے، نرم گفتار سے اور مثالی کردار سے، رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز کیا، انتیسویں پارے سورہ قلم میں فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۞

آپ سب سے بہترین اخلاق کے حامل تھے۔

حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت

قرآن مجید میں اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں کہ لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ

لوگوں سے ملتے وقت پیشانی پر شکنیں نمودار نہ کرو۔

چہرے پر بارہ بج رہے ہوں اور تم لوگوں سے مل رہے ہو اور پوچھ رہے ہو کیا حال ہے؟

اندازِ ملاقات اور اندازِ گفتگو کیسا ہو؟

سب سے پہلے معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیے آپ کو فیس Expression کو اچھا کرنا پڑے گا، چہرے کے تأثرات کو اچھا کرنا ہوگا، چلنے کے انداز کو Polite کرنا ہوگا اور دوسرے نمبر پر:

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

لوگوں سے اچھی بات کرنی ہے۔

سب سے پہلے آپ جب کسی سے ملتے ہیں تو آپ کو اس کے تیور سے ہی پتہ چل جاتا ہے، کہ یہ کس موڈ میں ہے، پھر جب وہ بات کرتا ہے تو اس سے اور کنفرم ہوجاتا ہے کہ یہ محبت سے مل رہا ہے یا نفرت کے جذبات کو ظاہر کر رہا ہے، تو سب سے پہلے ملتے وقت مسکرا کر ملنا اور یہ مسکرا کر ملنا عبادت ہے، جیسے نماز عبادت ہے، روزہ عبادت ہے، زکوۃ عبادت ہے، حج عبادت ہے، عمرہ عبادت ہے، تبلیغ عبادت ہے، جہاد عبادت ہے، صدقہ اور خیرات

عبادت ہے، تہجد عبادت ہے، دعائیں مانگنا عبادت ہے، ذکر کرنا عبادت ہے، مسواک کرنا عبادت ہے، عمامہ پہننا عبادت ہے، اسی طرح مسکراتے چہرے سے ملنا بھی عبادت ہے، حدیث میں اس کو صدقہ فرمایا

اِنَّ مِنَ الصَّدَقَةِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ

یہ صدقہ ہے اپنے مسکراتے چہرے سے اپنے بھائی کا استقبال کرو، ملتے وقت خندہ پیشانی سے ملو۔

ہم دن میں کتنی نیکیاں کما سکتے ہیں

اب یہ کوئی مشکل کام ہے؟ ہم دن میں بھائی سو آدمیوں سے ملتے ہیں، دودھ والے سے، بیکری والوں سے، گاڑی والے سے، فیکٹری والے سے، دوستوں سے، ہوٹل والے سے، نان بائی سے، نمازیوں سے، اسکول، کالج، یونیورسٹی، مارکیٹ، دکان، دفتر کتنے لوگوں سے ملتے ہیں، اگر آج یہ نیت کرلیں کہ ہم مسکراتے چہرے سے ملیں گے اور میرے آقا ﷺ نے اس کو عبادت اور صدقہ قرار دیا ہے، آپ دن میں کتنی نیکیاں کما سکتے ہیں ،اور پتا چلے کہ سب سے تو مسکرا کر مل رہے ہیں حضرت صاحب لیکن اپنی گھر والی کو ہر وقت ڈانٹ رہے ہیں اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نوکروں والا گفتگو کا انداز ہوتا ہے جیسے وہ تمہارے نوکر ہوں یعنی میں اکثر یہ کہتا ہوں کہ ہفتہ میں کوئی ایک ماں یا باپ ضرور ہمارے پاس آتے ہیں، اپنے بچوں کی فریاد لے کر، کہ بیٹا پوچھتا نہیں ہے، بیٹا سیدھے منہ سے بات نہیں کرتا، بیٹا دوائی کے لیے پیسے نہیں دیتا، بیٹا علاج نہیں کرواتا، ہر ہفتہ میں کیس آتا ہے، بہت سے لوگ تو بتاتے ہی نہیں ہیں، آپ کو بھی پتا ہے تو ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

گھر والوں سے ہمارا رویہ کیسا ہو؟

یہاں بھی ابتداء گھر سے کرنی ہے، بعض لوگ باہر بہت نرم ہوتے ہیں، سافٹ ہوتے ہیں، ہماری طرح لیکچر دے رہے ہوتے ہیں لیکن ہم گھر میں کیسے ہیں؟ یہ تو اللہ کو پتا ہے یا ہمارے گھر والوں کو پتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔

وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي

میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔

یہ آپ ﷺ نے فرمایا اور ازواج مطہرات فرماتی ہیں کہ آپ گھر آتے تو ہم سے تھوڑی دل لگی کی باتیں بھی کرتے تھے، کیا حال ہے؟ کیا چل رہا ہے؟ کیا ہو رہا ہے؟ کبھی اپنا جوتا خود سی رہے ہیں، کبھی گھر والوں کے کام میں گھر والوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں، تو اس کا آغاز بھی گھر سے کرنا ہے، گھر والوں سے نرم بول سے بات کرنی ہے، سب سے بڑے پیر آپ کے اور میرے ماں باپ ہیں، پیروں کے پاؤں دبا رہے ہیں، پاؤں دھو کر اس کا پانی پی رہے ہیں اور گھر میں جو پیر ہیں، جو جنّت کے دروازے ہیں، جنّت جن کے قدموں تلے ہے، اللہ کی خوشی جن کی خوشی میں ہے، اللہ کی ناراضگی جن کی ناراضگی میں ہے وہ ہم سے ناراض ہیں آغاز گھر سے کرنا ہے، ماں باپ کے ساتھ، پھر بیوی کے ساتھ، پھر بچوں کے ساتھ، پھر بھائی کے ساتھ، پھر بہن کے ساتھ، پھر رشتے داروں میں چچا کے ساتھ، ماموں کے ساتھ، خالہ کے ساتھ، پھوپھی کے ساتھ،

ہمارے آقا ﷺ نے یہ سب کر کے دکھلایا، پریکٹیکل دکھلایا۔

نبی علیہ السلام کی اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت

آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي

فاطمہ یہ میرا ٹکڑا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

فَمَنْ اَغْضَبَهَا

جس نے میری بیٹی کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

آپ کی بیٹی آتی، آپ کھڑے ہوجاتے، آپ سینے سے لگاتے، بعض اوقات آپ اپنے ساتھ بٹھاتے۔

نبی علیہ السلام کی اپنے نواسوں سے محبت

اسی طرح آپ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جو آپ کے نواسے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں آپ بھی ان سے محبت کریں اور جوان سے محبت کرتا ہو اے اللہ! آپ بھی ان سے محبت کریں، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی محبت ہمارے دلوں میں ہے، اہل بیت بھی ہمارے ہیں، صحابہ بھی ہمارے ہیں لیکن محبت کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ آپ ﷺ ان کی تربیت بھی نہ کریں، لہٰذا آپ ﷺ تربیت بھی کرتے رہے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابھی بچے ہیں، صدقہ کی ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال دی، آپ ﷺ نے فرمایا: کِخْ کِخْ کہ اس کو منہ سے پھینک دو، اس لیے کہ یہ صدقہ ہے اور ہم آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔

آپ ﷺ کا اندازِ تربیت

ایک بچہ آپ کے ساتھ کھانے میں شریک ہے تو اس کا ہاتھ پلیٹ میں گھوم رہا ہے، بچہ ہے ناں کبھی اِدھر سے نوالہ لیتا ہے، کبھی اُدھر سے نوالہ لیتا ہے، آپ ﷺ نے پیار سے فرمایا:

يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ

اے لڑکے پہلے بسم اللہ پڑھ لے۔

وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ

پھر دائیں ہاتھ سے کھا۔

كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

پھر اپنے سامنے سے کھا پیار سے آپ نے ان کی تربیت کی۔

ہم بچوں کی کیسے حق تلفی کرتے ہیں؟

ایک دفعہ آپ ﷺ تشریف فرما ہیں، آپ کے دائیں طرف بچہ ہے اور آپ کے بائیں طرف بڑے بڑے بزرگ صحابہ ہیں، اب مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے پاس کھانے کی کوئی چیز آجائے تو آپ دائیں طرف والے کو پہلے دیں، کبھی کبھی ایسا ہوگا کہ آپ کے بائیں طرف جو لوگ ہیں وہ علم میں زیادہ ہیں ان کو بھی دے سکتے ہیں، لیکن عام مسئلہ یہ ہے کہ آپ کوئی کھانے کی چیز دیں تو اپنی دائیں طرف والے کو پہلے دیں تو آپ ﷺ کے دائیں طرف بچہ تھا، بائیں طرف بڑے بڑے صحابہ تھے، ہم جیسا کوئی ہوتا تو کہتا یہ بچہ تو ہے اس کو کون پوچھتا ہے، ہم تو بچوں کو ویلیو ہی نہیں دیتے بھائی، مثال کے طور پر ایک دکان میں دودھ کے لیے لوگوں نے لائن بنائی ہوئی ہے، اب نمبر بچہ کا آیا، پیچھے سے

آدمی ہاتھ بڑھا کر کہتا ہے پہلے مجھے دو، دکان دار بھی دے دیتا ہے، یہ بچے کا حق ہم نے مارا ہے، ہیئر ڈریسر نے بھی بچوں کو ہٹا کر آدمی کو بٹھا دیا، بچے بے چارے دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے آقا ﷺ نے اس بچہ سے پوچھا کہ اگر تم اجازت دو تو میں ان کو یہ چیز دے دوں۔

اِنْ تَأْذَنَ

اگر تم اجازت دو تو میں یہ چیز اس بزرگ کو دوں گا ورنہ نہیں دوں گا۔

دوسروں کے جذبات اور احساس کی قدر کریں

Felling، احساسات، شعور، ذمہ داری، یہ ہمارے آقا ﷺ کی تعلیمات ہے، بھائی ہم اپنے گھر میں فرض کرو، موبائل میں لگے ہوئے ہیں، ہمارا چار پانچ سال کا بچہ آتا ہے اور کاپی میں اس نے ٹیڑھی لکیریں کھینچی ہیں، کہتا ہے ابو! ابو! دیکھو میں نے گھڑی بنائی ہے، ہم موبائل میں دیکھ رہے ہیں، کہتے ہیں ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بس اچھی ہے، اچھی ہے، اب اس بچے کے سارے جذبات، اس کے Emotion آپ نے درہم برہم کر دیے، آپ اس موبائل کو رکھ کر اگر تھوڑا سا کہتے ہاں بیٹا! دکھاؤ، بہت اچھی بنائی ہے، Welldone شاباش اور محنت کرو، ہم اس کی Will power کو بڑھاتے، بچہ تو بچہ ہے میں اکثر مثال دیتا ہوں، ہم سارا دن باہر دوستوں میں رہتے ہیں، سارا دن ماں باپ کے چہرے کی زیارت نہیں کی، رات کو گھر گئے تو ماں باپ بھی انتظار میں ہیں کہ چلو بیٹا آئے گا، دو چار باتیں کرلیں گے، اب اس وقت بھی جا کر ہم موبائل اٹھا لیتے ہیں، ماں بات کر رہی ہے کہتا ہے اچھا، اچھا ٹھیک ہے، باپ بات کر رہا ہے کہتا ہے ہاں، ہاں سن لیا میں نے، بھائی یہ ہم کدھر جا رہے ہیں؟ یہ معاشرہ تو ہم سے ہی ٹھیک ہونا ہے اور ہم سے ہی خراب ہونا ہے، کہتے ہیں

زمانہ خراب ہے، تو معاشرہ زمانہ میری وجہ سے خراب ہے میں ٹھیک تو زمانہ ٹھیک۔

نبی کریم ﷺ کا انداز گفتگو

تو رسول اللہ ﷺ جب بات چیت کرتے تو جلدی جلدی بات نہیں کرتے تھے

یَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ

آپ ٹھہر ٹھہر کر بات سمجھاتے تھے اور بیچ میں توقف کرتے یاد کرنے والا اس کو یاد کر لیتا تھا۔

لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَوَحِّشًا

آپ بدگو اور ترش رو اور سخت زبانی کرنے والا نہیں تھے۔

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا

اللہ کریم نے موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کو جب فرعون کی طرف بھیجا، کون سا فرعون؟ اللہ کو پتا ہے اس کو ہدایت نہیں ملنی، کون سا فرعون؟ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى جس نے خدائی کا دعویٰ کیا، کون سا فرعون؟ جس نے بارہ ہزار معصوم بچوں کو قتل کروا دیا، کون سا فرعون؟ جس نے اللہ کے پیغمبر کو ستایا، کون سا فرعون؟ جس نے بنی اسرائیل کے مردوں کو اور عورتوں کو زبردستی اپنا غلام بنا یا، کون سا فرعون؟ جس نے لوگوں کی جائیدادوں پر قبضے کیے، مال ہڑپ کیا، اس بدبخت کے پاس جب وقت کے پیغمبروں کو بھیجا جا رہا ہے تو حکم کیا ہے کہ بات نرم کرنا تو یہ ہمارے آقا ﷺ کی تعلیمات اور سیرت کا پیغام ہے۔

پڑوسیوں کے حقوق

آقا ﷺ نے پڑوسیوں کے بارے میں فرمایا::

مَازَالَ جِبْرَائِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ

جبرئیل امین پڑوسیوں کے بارے میں اتنی بار آئے، اتنی تاکید کی کہ مجھے یوں لگا کہ پڑوسی کو وراثت میں حصہ دے دیا جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا کامل مومن نہیں بن سکتا جوخود پیٹ بھرا ہوا ہے اور اس کے پڑوس میں اس کا پڑوسی بھوکا سویا ہوا ہے فرمایاوہ کامل مومن نہیں ہوسکتا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے، اب ہمارے ہاتھوں سے کوئی بچ جاتا ہےتو زبان سے تو کوئی نہیں بچتا۔

نبی کریم ﷺ کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو اہم نصیحت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو آقا ﷺ نے فرمایا:

اِذَا طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَکْثِرْ

اے ابوذر! جب تو گھر میں ہانڈی پکائے تو اس کا شوربہ زیادہ بنانا اور اپنے پڑوسی کو دینا، اگر گوشت نہیں دے سکتے تو شوربا ہی دے دینا۔

بھائی کتنے لوگ ایسے کہ جن کو یاد ہی نہیں ہے کہ ہمارے گھر سے پڑوسی کے گھر میں کوئی کھانے کی چیز گئی ہو اور جو لوگ بھیجتے ہیں ناں وہ کہتے ہیں کہ جی شب براٗت آئے گی تو ہم حلوہ بنائیں گےتو بھیجیں گے حالانکہ اس دن یہ کرنا لازم سمجھنا یہ بدعت ہے، پورا سال آپ کرو، نہیں یہ نہیں کریں گے محرم میں حلیم

ہے تو شیعوں سے مشابہت میں بھجوادی، تو پورا سال حضرت صاحب کے گھر سے کچھ نہیں جاتا، اس دن دیگیں بڑی بن رہی ہیں، یہ تو دنیا کو دکھانا ہے، یہ تو رسومات ہیں، بدعات ہیں، خرافات ہیں، شریعت پر عمل کرنا اُس کا انداز ہی الگ ہوتا ہے تو فرمایا شوربا زیادہ بنانا اور اپنے پڑوسی کو دینا۔

اپنے ماتحت لوگوں کے حقوق

اور آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا نوکر ہے، اس نوکر نے تمہارے لیے کھانا بنایا، دو تین گھنٹے میں وہ سبزی خرید کر لایا، دو تین گھنٹے پھر پکانے میں لگے، پسینہ پسینہ ہوگیا، ڈر بھی رہا ہے کہ کوئی مرچ مصالحہ زیادہ نہ ہو جائے، بوس ڈانٹے گا، پانچ گھنٹے کی محنت کے بعد اس نے آپ کے سامنے کڑاہی لا کر رکھ دی اور آپ نے ساری ہڑپ کردی اور اس کے لیے دال چھوڑ دی یہ ظلم ہے، ہو سکے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھاؤ آقا ﷺ نے یہ فرمایا ہے:

فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ

اگر کھانے میں نہیں بٹھا رہے، تمہارے Status کا مسئلہ ہے تو ایک دو لقمہ یا تھوڑا سا اس سے نکال کر دے دو، بھائی جا کر آپ بھی کھالو، پروٹوکول میں حضرت صاحب جاتے ہیں، ہوٹل پہ گاڑی رکتی ہے، چار پانچ لوگ اندر چلے جاتے ہیں، پچاس ہزار کا بل بن جاتا ہے، جو سیکورٹی ہوتی ہے، جو پروٹوکول والے ہوتے ہیں، ڈرائیور ہوتے ہیں، جو گارڈز ہوتے ہیں، وہ وہاں پر بھوکے کھڑے ہوتے ہیں اور یہ حضرت صاحب مسلمان ہے، یہ نمازیں بھی پڑھ رہا ہے، روزے بھی رکھ رہا ہے، زکوٰۃ بھی دے رہا ہے، حج بھی کر رہا ہے، عمرہ بھی کر رہا ہے، تبلیغ میں بھی چلہ لگایا ہے، جہاد کا بھی دعویٰ

ہے، صدقہ خیرات بھی ہے تو یہ بڑا سخی نہیں ہے ؛یہ ہمارے آقا ﷺ کی تعلیمات نہیں ہیں۔

نبی علیہ السلام کا اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال اللہ کے رسول کی خدمت کی:

فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ

آپ نے کبھی اف تک نہیں کہا یہ نہیں فرمایا:

لِمَا صَنَعْتَ

یہ کیوں کیا؟

لَاْ صَنَعْتَ

یہ کیوں نہیں کیا

ایک موقع پر جب آپ ﷺ نے ایک صحابی کو ہلکی سی چھڑی ماردی وہ آقا ﷺ کے ساتھ غالباً اونٹی پر سوار تھے اس کے پاؤں آقا ﷺ کے پاؤں سے لگ گئے آقا ﷺ نے اس کو ایک چھڑی ماری، بعد میں آپ نے اس کو بلوایا کہا میں نے تمہیں چھڑی ماری تھی تم مجھ سے بدلہ لے لو یا مجھے معاف کردو۔

اپنے ماتحتوں سے کتنا درگزر کریں؟

اس لیے جب ایک صحابی غالباً حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا:

کَمْ اَعْفُ عَنِ الْخَادِمِ

میں اپنے خادم کو، اپنے نوکر، کو کتنی بار معاف کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

سَبْعِيْنَ

ستر مرتبہ دن میں معاف کرو۔

اور دوسری جگہ فرمایا: جتنا تم اپنے بارے میں پسند کرتے ہو کہ لوگ تمہیں معاف کردیں اتنا اوروں کے لیے پسند کرو، ہم جتنی بھی غلطی کرتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ! معاف کردے فرمایا اس طرح اوروں کو بھی معاف کرنے کا جذبہ رکھو۔

ایک صحابی اپنے غلام کو مار رہے تھے فرماتے ہیں میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی:

اَللّٰهُ اَقْدِرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْكَ

جتنا تو اس پر قادر ہے اس سے زیادہ اللہ تجھ پر قادر ہے۔

یہ دنیا میں تیرا غلام ہے لیکن تو دنیا اور آخرت میں اس کا غلام ہے، اس کے بارے میں تجھ سے پوچھنے والی ذات موجود ہے اگر تو نے زیادہ مارا زیادتی کی تو اس کا تجھ سے پوچھا جائے گا، بیوی کا بھائی مجھ سے نہیں پوچھ سکتا، ہم کہتے ہیں یہ کون ہوتا ہے مجھ سے پوچھنے والا؟ بھائی اس کا ربّ موجود ہے وہ پوچھے گا:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

اپنی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

غلطی ہو جائے تو معاف کردیا کرو اگر کبھی تم نے زیادہ ڈانٹ دیا تو بعد میں معافی مانگ لیا کرو موت کے وقت معافی کام نہیں آئے گی، مرتے وقت تو ہر آدمی کہتا ہے، جب موت سامنے نظر آئے، آنکھیں کترا جائیں، دل حلق کو

آ جائے، اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، پھر توبہ قبول نہیں ہوتی، توبہ یہ پہلے کرنے کا کام ہے۔ یہ سیرت کا پیغام ہے، کتنے ربیع الاول آئے اور گزر گئے اس کے مطابق ہم اپنے اندر کتنی چینجنگ لائے، مثبت تبدیلی کتنی لائے۔

نبی کریم ﷺ کے اخلاق عظیمہ

ایک غریب عورت کا انتقال ہوگیا، آقا ﷺ سوئے ہوئے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا زحمت ہوگی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو نہیں اٹھایا، غسل، کفن، تدفین، جنازہ سب کچھ ہوگیا، اگلے دن آپ ﷺ نے اس غریب عورت کے بارے میں پوچھا! صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے کہا مجھے نہیں بتایا، کہا کہ آپ سوئے ہوئے تھے ہم نے کہا آپ کے آرام میں خلل ہوگا، آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر اگلے دن اس کی قبر پر گئے اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کی۔

ایک پاگل عورت وہ آقا ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی:

اِنَّ لِیْ اِلَیْكَ حَاجَةٌ

آپ سے کوئی ضروری کام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَیِّ سُکَكِ شِئْتِ

جس گلی میں چاہے مجھے لے جاؤ وہ آقا ﷺ کو لے گئی اس کی جو ضرورت تھی آقا ﷺ نے پوری کی۔

ایک باندی آپ کے پاس آئی اس نے کہا میرا فلاں کام ہے آپ اس کے ساتھ گئے اور اس کے کام کو پورا کیا یہ ہمارے آقا ﷺ کی تعلیمات ہیں۔

آپ ﷺ تشریف فرما ہیں، ایک آدمی گزرا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا یہ کون ہے؟ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو، لوگوں نے کہا جی غریب

آدمی ہے، کہیں نکاح کا پیغام بھیجے گا تو منع ہو جائے گا، کسی کی سفارش کرے گا تو اس کی سفارش نہیں سنی جائے گی، یہ بات کرتا ہے تو لوگ توجہ نہیں دیتے ،آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے، تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا آدمی گزرا اسٹیٹس والا، ہائی پروفائل، آپ نے پوچھا اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کہا جی یہ تو امیر آدمی ہے، اسٹیٹس اچھا ہے، جہاں رشتہ بھیجے گا لوگ رشتہ دے دیں گے، جس کی سفارش کرے گا قبول ہو جائے گی، یہ بات کرے گا سب سنیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس جیسوں سے پوری زمین بھر جائے اس کا مقابلہ میں نہیں کرسکتا ، وہ غریب ہے لیکن اس کا دل اللہ کی محبت سے بھرا ہوا ہے، نبی کی محبت سے بھرا ہوا ہے، وہ ایک آدمی ان سب سے بھاری اور قیمتی ہے، بھائی یہاں غریب آدمی کا جنازہ ہوتا ہے تو کتنی صفیں ہوتی ہیں؟ وہ نیک بھی ہوتا ہے ،اور امیر آدمی کا جنازہ ہوتا ہے تو مسجد میں جگہ نہیں ہوتی، گلیاں بھر جاتی ہیں، غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں؟ غریب آدمی دعوت کرتا ہے، بلاتا ہے، یہ کہتا ہے کیا کرنا ہے جاکر، اور اگر امیر آدمی بلاتا ہے تو دوپہر سے لوگ تیار ہوکر جارہے ہوتے ہیں کہ آج دعوت مس نہیں کرنی ہے، یہ ہمارے اندر کیا ہے؟

نبی کریم ﷺ کا غرباء سے حسن سلوک

میرے آقا ﷺ نے غریبوں کے ساتھ حسن سلوک کیا، زاہر بن حرام ایک صحابی ہیں ،دیہات میں رہتے ہیں، شکل معمولی ہے۔ اسٹیٹس بالکل نہیں ہے، وہ جمعہ، جمعہ کو مسجد نبوی آتے ہیں، کچھ سبزیاں تھوڑی بہت لے آتے ہیں، جانے لگتے ہیں تو آقا ﷺ کچھ ضروری چیزیں دے دیتے ہیں ایک دن حضرت زاہر

بازار میں کھڑے ہیں، کسی چیز کو فروخت کر رہے ہیں، آقا ﷺ پیچھے سے آئے اس بھرے بازار میں اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر آپ نے مذاق کیا اور دنیا کو بتایا یہ تمہاری نظر میں معمولی ہے لیکن مجھے اس سے محبت ہے، آپ نے اپنے اور اس کے اسٹیٹس کو حائل ہونے نہیں دیا، اس نے آقا ﷺ کی آواز سنی اور آقا ﷺ فرمانے لگے اس کو کون خریدے گا؟ اس نے کہا میں تو بہت معمولی ہوں مجھے کون خریدے گا؟

جب بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تو نے خرید کر مجھے انمول کردیا

آقا ﷺ نے فرمایا:

لَسْتَ عِنْدَ اللهِ بِكَاسِدٍ

تو دنیا والوں کی نظر میں معمولی ہے، اللہ کی نظر میں تو معمولی نہیں ہے، اللہ کی نظر میں تیرا بہت بڑا مقام ہے۔

سفید ریش حضرات سے ہمارا رویّہ

بوڑھا ہے، بزرگ ہے، غریب ہے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ

کسی بوڑھے کو عزت دینا اللہ کی عزت کرنا ہے۔

اتنی بڑی بات ہے کہ جن سفید بالوں سے اللہ کو حیا آتی ہے ہمیں نہیں آتی ہے، اکثر جو ڈرائیور ہوتے ہیں یا گھروں میں جو چوکیدار ہوتے ہیں، وہ سفید ریش ہوتے ہیں، اگر آپ نے گاڑی کا ہارن بجایا اور دروازہ کھلنے میں ایک منٹ دیر ہوگئی، وہ نماز پڑھ رہا تھا یا تلاوت کر رہا تھا یا واش روم میں تھا آپ

سچ بتاؤ پھر اس کی عزت خاک میں نہیں ملاتے؟ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ بھی کسی کا باپ ہے، کسی کا شوہر ہے، سفید ڈاڑھی ہے، بیمار ہے، مجبوری میں رکشہ چلا رہا ہے، مجبوری میں ٹیکسی چلا رہا ہے، مجبوری میں سیکورٹی گارڈ بنا ہوا ہے، مجبوری میں چوکیدار بنا ہوا ہے، نہیں ہم نے تو فوراً بے عزت کرنا ہے، اور پھر کہتے ہیں میں نہیں چھوڑتا کسی کو، فخر بھی کرتے ہیں کہتے ہیں میں کوئی آسرا نہیں کرتا۔

موت ہر چیز کو زائل کر دیتی ہے

میرے بھائی! موت کی ایک چماٹ لگے گی، سارا نشہ اتر جائے گا، سارا تکبر خاک میں مل جائے گا، ساری چودھراہٹ ختم ہو جائے گی، آپ قبرستان جا کر دیکھو، ہم سے اچھے اسٹیٹس کے لوگ دنیا سے چلے گئے، آج ان کے کیا کام آ رہا ہے؟

واقعہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے بوڑھے باپ کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ

اپنے بوڑھے باپ کو یہاں میرے پاس لے آئے ہو، مجھے ان کے پاس لے جاتے، میں چلا جاتا، یہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں جو آج ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں سے حسنِ سلوک

عزیزانِ گرامی!

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سماجی تعلقات غیر مسلموں سے بھی رکھے،

آقا ﷺ دنیا سے پردہ فرماگئے، آپ ﷺ پر ایک یہودی کا قرض تھا، آپ ﷺ نے یہودی سے قرض لیا تھا، سماجی تعلقات قائم کیے تھے ،ایک یہودی لڑکا آپ ﷺ کی خدمت کرتا تھا، آپ ﷺ کو پتا چلا کہ وہ بیمار ہوگیا ہے آپ ﷺ اس کے گھر گئے، اس کی عیادت کی، اور آپ ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دی، اس نے باپ کی طرف دیکھا، باپ نے کہا تو نے اس نبی کی اتنی خدمت کی ہے، اتنا بڑا نبی چل کر تیرے پاس آیا ہے تو اس کی بات مان لے، چنانچہ وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا، یہ اسلام ایسے نہیں پھیلا ہے میرے اور آپ کی طرح کردار سے نہیں بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں، آقا ﷺ کی تعلیمات کو ورد جان بنایا ہے ،اس پر عمل کر کے دکھلایا ہے، اپنی خواہشات کا ،آرزوؤں کا، حسرتوں کا، ارمانوں کا خون کیا ہے، تب اللہ نے یہ مقام دیا ہے۔

اب تو اس دل کو تیرے قابل بنانا ہے مجھے

دل کیسے بنے گا؟

اور یہ دل بنانے کے لیے تھوڑا ٹائم مسجد کے لیے نکالنا ہوگا، مدرسہ کے لیے، تبلیغ کے لیے ،خانقاہ کے لیے ،علماء کے لیے ،کسی اللہ والے سے بیعت ہو جاؤ، ورنہ دل جب بگڑ جائے اس کی ہارٹ سرجری آسانی سے ہو جاتی ہے لیکن جب روحانی طور پر دل بگڑ جائے تو اس کو بنانا بہت مشکل کام ہے، یہ ہر ایک کا کام نہیں۔

نبی کریم ﷺ کے حسن سلوک سے کافر متاثر

تو میں عرض کر رہا تھا ہمارے آقا ﷺ نے غیر مسلموں کے ساتھ تعاون

کیا، ایک کافر آپ ﷺ کے پاس مہمان بن کر آیا، آپ ﷺ نے فرمایا بکری کا دودھ نکال کر لاؤ، اس زمانے میں تو فاقے ہوتے تھے، دودھ کبھی کبھی ملتا تھا، تو ایک بکری کا دودھ نکال کر لائے تو وہ کافر پی گیا، اس نے کہا اور؟ آپ ﷺ نے فرمایا دوسری بکری کا دودھ نکالو، سات بکریوں کا دودھ وہ پی گیا، اب وہ بھی دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ کیسا نبی ہے؟ یہ تو منع ہی نہیں کر رہا ہے میں مانگ رہا ہوں اور یہ اور لا رہا ہے وہ تو کافر بڑا متاثر ہوا اور ان اخلاق کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

میرے محترم دوستو!

یہودیوں کو جب خیبر میں ان کی آدھی کھجوریں دی گئی تو انہوں نے کہا کہ ہمارا حصہ کم بنتا ہے ہمیں زیادہ مل گئی ہیں، صحابی رسول نے فرمایا نہیں نہیں اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے کہ تمہیں آدھی ملیں گیں، وہ یہودی کہنے لگے یہ بالکل حق ہے۔

وَبِهٖ تَكُوْنُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

زمین اور آسمان کا نظام اسی حق کی وصیت سے چل رہا ہے۔

نیکی کی راہ میں آگے بڑھیں

آج ہم یہ عزم کر کے اٹھیں گے، کہ آج سے اپنی اصلاح، پھر اپنے گھر والوں کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، پڑوسیوں کے ساتھ، گلی والوں کے ساتھ، محلہ والوں کے ساتھ، دفتر والوں کے ساتھ، مارکیٹ والوں کے ساتھ، شہر والوں کے ساتھ، ملک والوں کے ساتھ، پھر پوری دنیا کے ساتھ، اپنوں کے ساتھ، بیگانوں کے ساتھ، مسلمانوں کے ساتھ، کافروں کے ساتھ، شریعت کے

دائرے میں رہتے ہوئے ہم نے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اجمالی عنوانات

- ......دو نعمتوں پر احسان جتلانا۔
- ......نسبتوں کی لاج رکھیں۔
- ......آقا ﷺ کی شان میں محبت بھرے اشعار۔
- ......آقا ﷺ مجموعۂ کمالاتِ عالیہ
- ......خوش قسمت ہستیاں۔
- ......اُمت کا غمخوار و وفادار نبی (ﷺ)
- ......حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم قرآنِ کریم کی روشنی میں۔
- ......حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا مقام و مرتبہ اور خصوصیات۔
- ......ہمارے لیے رول ماڈل کون؟
- ......آیتِ ختم نبوت کی جامع تفسیر۔
- ......قادیانیوں سے نفرت میں شدت کی وجہ۔
- ......تحفظِ ختم نبوّت کے لیے قربانیاں۔
- ......ہمارا پیغام پوری دنیا کے نام۔
- ......حقیقی مسلمان یا کاغذی مسلمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ○ وَهُمْ كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

﴿سورۃ آل عمران: ۱۶۴﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَبِخَفْضِ اٰخَرِيْنَ اَوْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
یہ زمین و آسماں تیرے یہ موجودو عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یاربّ
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف وکرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جو غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من تیرا
اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن

واجب الاحترام! قابل صد تکریم و تعظیم علمائے کرام اور میرے بزرگو' دوستو' بھائیو!

ہماری خوش قسمتی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی نسبت اور نام پر ہم جمع ہیں۔

عمل کی اپنی اساس کیا ہے
بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت
میرا تو بس یہی آسرا ہے

ان گنت نعمتیں

اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔
اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو شمار نہیں کر سکتے۔ وہ (Uncount able) ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ط ﴿سورۃ لقمان: ۲۷﴾

زمین کے سارے درخت قلم بن جائیں، سارے سمندر سیاہی بن جائیں، انسان و جنات تعریف لکھنے بیٹھ جائیں، یہ درختوں سے بننے والے قلم ختم ہوجائیں گے، یہ سمندروں سے بننے والی سیاہی خشک ہوجائے گی، یہ لکھنے والے جن و انس تھک جائیں گے، اللہ کی نعمتیں ختم نہیں ہوں گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○

تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

درختوں کے پتوں کو گننا ممکن۔

سمندر کے قطروں کو گننا ممکن۔

بارش کی بوندوں کو گننا ممکن۔

ریت کے ذرات کو گننا ممکن۔

آسمان کے ستاروں کو گننا ممکن۔

مخلوقات کو گننا ممکن۔

لیکن اللہ کی نعمتوں کو گننا ممکن نہیں۔

دو نعمتوں پر احسان جتلایا

لیکن دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جسے اللہ نے بطور احسان کے جتلایا ہے۔

(۱)......ایک ایمان کی نعمت۔ لَا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ ﴿سورۂ حجرات: ۱۷﴾

مجھ پر اپنے اسلام کو نہ جتلاؤ۔

بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ۔ ﴿سورۂ حجرات: ۱۷﴾

اللہ تم پر احسان جتلاتے ہیں کہ میں نے تمہیں ایمان کی دولت سے نوازا۔

اور دوسری نعمت جس کو اللہ نے بطور احسان جتلایا وہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب دو نعمتوں کو سوچتا ہوں' دو باتوں کو سوچتا ہوں تو خوشی سے ہواؤں میں اڑنے لگتا ہوں' میرے تلوے زمین سے اوپر کو اٹھ جاتے ہیں۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں؟

ایک یہ کہ اللہ نے ہم کو قرآن میں اپنا بندہ کہہ کر پکارا:

یَا عِبَادِیْ! ......اے میرے بندو!۔

اور صرف نیک لوگوں کو نہیں۔

صرف علماء کو نہیں کہا بلکہ گناہ گار۔

شراب پینے والا

زنا کرنے والا

قتل کرنے والا

رشوت لینے والا

سود کا لین دین کرنے والا
بدنظری کرنے والا
غیبت کرنے والا
میوزک سننے والا
جھوٹ بولنے والا
نمازیں چھوڑنے والا
تلاوت چھوڑنے والا
لوگوں کو تکلیف دینے والا
لوگوں کو ستانے والا
گناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا
معصیت کے سمندروں میں غوطہ زن
جس کے گناہوں سے زمین کی چھاتی بھر جائے
جس کے گناہوں سے آسمان کی نیلی چھت پناہ مانگے
اتنا بڑا گناہ گار لیکن اس گناہ گار کو اللہ نے قرآن میں کہا:

یَا عِبَادِیَ! ......اے میرے بندو!

اگر ملک کا پرائم منسٹر کسی بھرے مجمع میں آن کیمرہ کسی کا نام لے کر اسے Calloff کرے کہ یہ میرا بندہ ہے وہ کتنا (Proudy) ہوتا ہے وہ کتنا فخر کرتا ہے تو دونوں جہانوں کا بادشاہ مجھے اور آپ کو اپنا بندہ کہہ کر پکار رہے ہیں۔

یَا عِبَادِیَ! ......اے میرے بندو!۔

اس یائے نسبتی میں وہ مزہ ہے سمجھ میں آجائے ہماری (Tension

(release) ہو جائے۔

فرمایا!

قُلْ یَاعِبَادِیَ! ......اے نبی آپ کہہ دیجیے! اے میرے بندو!

الگ (Directly) خطاب فرما سکتے تھے'

یَاعِبَادِیَ! ......اے میرے بندو!

(Direct) خطاب نہیں (In direct) خطاب ہے۔

قُلْ یَاعِبَادِیَ! ......اے نبی آپ کہہ دیجیے! اے میرے بندو!

یہ اللہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہیں اور آقا رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ہیں۔

جب اللہ کی رحمت اور نبی کی رحمت ملے گی تو اس رحمت کے سمندر میں یہ گناہ گار ڈوبے گا تو اس کا بیڑہ پار ہو جائے گا۔

دوسری بات

ایک یہ بات اور دوسری بات جو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھے اور آپ کو اس نبی کا امتی بنایا' جس کے لیے ہم نے کوئی درخواست نہیں دی ہم نے کوئی (Application Forward) نہیں کی' ہمارے اندر Ability نہیں تھی' ہمارا کوئی (Character) نہیں تھا' طاقت میں قومیں ہم سے زیادہ تھیں' جن کا نعرہ تھا ''مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً '' کون ہے ہم سے زیادہ پاورفل؟

قارون کے پاس اتنا خزانہ! خزانے سمیت اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا' ہمارے پاس کچھ بھی نہیں لیکن پھر بھی ہمیں اس نبی کا امتی بنایا گیا' جس نبی کی امت میں آنے کے لیے انبیاء علیہم السلام نے بھی ہاتھ اٹھائے' اللہ نے

ہمیں اس نبی کا امتی بنایا۔

فرمایا! جب ان دونسبتوں کو سوچتا ہوں تو ساری ٹینشن ختم ہوجاتی ہے‘ سارے مسئلے حل ہوجاتے ہیں‘ سارے جھگڑے ختم ہوجاتے ہیں۔

ان نسبتوں کی لاج رکھیں

تو میرے محترم دوستو!

ہم ان نسبتوں کی لاج رکھنے والے بن جائیں‘ ہمیں اللہ نے کیسا نبی دیا‘ میرے نبی اس کائنات رنگ و بو میں مشک وعنبر کی طرح جلوہ افروز ہوئے‘ میرے نبی کی آمد کا نقشہ عجیب وغریب‘ اہل کہن کے لیے پیام رحیم تھا‘ جو بھی آیا جانے کے لیے آیا اور نبی جو آئے آتے چلے گئے، جب نبی کی آمد کا تذکرہ فانی بدیوانی کے سامنے ہوا تو آواز آئی

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اِک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

جب آقا ﷺ کی آمد کا تذکرہ ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہوا تو یوں گویا ہوئے۔

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں
نبی کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق پی کر جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والے

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہوا جس نے اٹھارہ سال روضہ رسول کے سامنے بیٹھ کر حدیث کا درس دیا تھا‘ آواز آئی

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو شوق ابوذر رضی اللہ عنہ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالی رضی اللہ عنہ

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ ماہر کے سامنے ہوا تو آواز آئی

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
وہ آئے جن کے قدموں کے لیے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کو ہم نے خلوت کی گود میں پالا تھا
وہ آئے جن کے نام سے عرش اعظم پہ اجالا تھا

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ شاعر کے سامنے ہوا تو آواز آئی

حضور آئے تو سِرِّ آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ گئی دنیا
ستے چہروں کا زنگ اترا بجھے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ عربی شاعر کے سامنے ہوا تو آواز آئی

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْأَنَامِ فَضِيْلَةٌ
وَ جُمْلَتُهَا مَجْمُوْعَةٌ لِمُحَمَّدٍ

مجموعہ کمالات

ہر نبی کو فضیلت ملی' مقام ملا' رتبہ ملا' حیثیت ملی' بلندی ملی' وقار ملا' خوش حالی ملی' کامیابی ملی' آسودگی ملی' سارے انبیاء کے فضائل کو' محامد کو' محاسن کو' خوبیوں کو' انعامات کو' عنایات کو' نوازشات کو' جس گل دستے میں جمع کر دو اس گل دستے کا نام آمنہ کا لعل' عبداللہ کا نورِ نظر' مکہ کا درِّ یتیم' سرورِ کائنات' شافع محشر' وجہ کائنات' افضل الرسل' سید الانبیاء' سید الاتقیاء' امام المجاہدین' امام المبلغین' دعلی' عالی' کمالی' جمالی' نوالی' عطائی' ثنائی' بیاضی' شافعی' قرآنی' منور' مطہر' معظم' اعلیٰ' ارفع' اکمل اور کامل نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن محرین عدنان بن ہائے بن عمیصہ بن سلامان بن عوف بن معز بن قنوان۔

ان تمام انبیا کے محاسن کو جس گل دستے میں جمع کر دیا اس گل دستے کا نام محمد الرسول ﷺ ہے۔

اور ہمارے نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہوا تو آواز آئی

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

جس نبی میں
آدم علیہ السلام کا خلق
شیس علیہ السلام کی معرفت

نوح علیہ السلام کا جوش تبلیغ

ابراہیم علیہ السلام کا ولولہ توحید

اسماعیل علیہ السلام کا ایثار

اسحق علیہ السلام کی رضا

صالح علیہ السلام کی فصاحت

لوط علیہ السلام کی حکمت

موسیٰ علیہ السلام کا جلال

ہارون علیہ السلام کا جمال

یعقوب علیہ السلام کی تسلیم و رضا

داود علیہ السلام کی آواز

ایوب علیہ السلام کا صبر

یونس علیہ السلام کی اطاعت

یوشع علیہ السلام کا جہاد

دانیال علیہ السلام کی محبت

الیاس علیہ السلام کا وقار

یوسف علیہ السلام کا حسن

یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی

عیسیٰ علیہ السلام کا زہد و تقویٰ

سلیمان علیہ السلام کی سیاحت

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

خوش قسمت ہستیاں

ہمیں اللہ نے ایسا نبی بن مانگے دیا، بغیر قابلیت کے دیا، ہمارے اندر کوئی قابلیت نہیں تھی' اللہ نے دیا' یہ جن اکابر کا میں نام لے رہا ہوں' قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ' حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ' اٹھارہ سال تک روضہ رسول کے سامنے بیٹھ کر حدیث کا درس دیا تھا' میں اور آپ حدیث پڑھتے ہیں' پڑھاتے ہیں' قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں' یہ وہ خوش قسمت ہستیاں تھیں' جو روضہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے کہتی تھیں' اس قبر والے نے یوں کہا' اس روضے والے نے یوں کہا۔

سنتِ رسول حرمتِ رسول پر قربان

ایک دن روضہ رسول کا دروازہ کھل گیا' اندر جانے کا موقع مل گیا' لوگ روضے کے فرش کو صاف کر رہے تھے' کوئی جھاڑو سے' کوئی اپنے کپڑے سے' کوئی ہاتھ سے' کوئی رومال سے' حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے روضے کے فرش کو اپنی ڈاڑھی سے صاف کرنے کی کوشش کی، کسی نے کہا: حضرت! یہ سنت کی بے حرمتی ہے، حضرت کا جواب سنیے گا، دل کے کانوں سے سنیے گا، طلب اور تڑپ سے سنیے گا، ذوق وشوق سے سنیے گا، محبت وعقیدت میں ڈوب کر سنیے گا، فرمایا جس کی سنت ہے اس کی حرمت پر قربان کر رہا ہوں۔

دستِ رسول کی لاج

ایک وہ زمانہ تھا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ، صحابی رسول ہیں، جب یہ بچے تھے ایک صحابی اذان دینے لگے، بچوں کی عادت ہوتی ہے نقلیں اتارنا، یہ نقل اتارنے لگے، آقا ﷺ نے فرمایا اس بچے کو لے آؤ، ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، چھوٹے سے ہیں، آپ نے پیشانی کے بالوں پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ یہ اذان ہے اس کا مذاق مت اُڑاؤ، اس کو یوں کہو چند کلمات آپ ﷺ نے دہرائے، ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بھی وہ کلمات کہنے لگے: فرماتے تھے میرے بالوں پر آقا ﷺ کا ہاتھ لگا اس لیے موت تک ان بالوں کو کاٹا نہیں۔

ہماری بدقسمتی

آج بدقسمتی ہے لوگ ہزاروں روپے دے کر سنت کے خلاف بال کٹواتے ہیں، ابوبکر، عمر، عثمان نام رکھ کر شراب پیتے ہیں، زنا کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں، رشوت لیتے ہیں، سود کا لین دین کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، بدنظری کرتے ہیں، فاطمہ، سمیّہ، عائشہ، پاکیزہ نام رکھ کر عورتیں بے حیائی کرتی ہیں، سنت کے خلاف لباس پہنتی ہیں، ارے مسلمانو! ہمیں اپنے نبی کی سنت کا مذاق اڑانے کی کیا ضرورت تھی، کافروں نے بہت مذاق اڑالیا، ہم بھی اپنے نبی کی سنتوں کا مذاق اُڑا رہے ہیں، آج ایک نوجوان کو کافر کے سامنے کھڑا کریں، دونوں کے اندر آپ فرق نہیں کرسکتے، ہیئر اسٹائل ایک جیسا، چہرہ ایک جیسا، لباس ایک جیسا، نماز دونوں نہیں پڑھتے، روزہ دونوں نہیں رکھتے، زکوۃ دونوں نہیں دیتے، حج و عمرے دونوں نہیں کرتے، تبلیغ میں دونوں نہیں جاتے، جہاد کے دونوں منکر ہیں، آنکھیں دونوں کی قابو میں نہیں ہیں، زبان دونوں کی جھوٹ

بولنے کی مشین بنی ہوئی ہے، کانوں سے دونوں غیبت سنتے ہیں، میوزک سنتے ہیں، شرم گاہ دونوں کی محفوظ نہیں، کون سا مسلمان، کہاں کا مسلمان، ایک مسلمان لڑکی کو کافر لڑکی کے سامنے کھڑا کر دو، ان کے لباس میں، ان کی صورت میں، سیرت میں، کردار میں، گفتار میں، عادت میں، تہذیب میں، تمدن میں، ثقافت میں، اوڑھنے میں، بچھونے میں، معاشرت میں، معیشت میں، چلنے میں، پھرنے میں، کوئی فرق نظر نہیں آتا، اقبال مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں پھر بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود
واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسمِ اذان، روح بلالی رضی اللہ عنہ نہ رہی
فلسفہ رہ گیا، تلقین غزالی نہ رہی
سنی نہ مصر و فلسطیں میں وہ اذاں میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی تھی
آج اس سجدے کو ترستے ہیں منبر و محراب

اُمت کا غمخوار وفادار نبی

آج ہم نے اس نبی کے ساتھ کتنی وفاداری کی ہے؟ اس نبی نے ہمارے ساتھ وفا کی ہے یا نہیں؟ تاریخ میں ایسی مثال نہیں ملتی اس آقا ﷺ سے بڑا وفادار کوئی نہیں ہے، امت کا غمخوار کوئی نہیں، اچھا کردار، بہترین گفتار، بڑا وفا شعار کوئی نہیں ہے، قیامت کا دن ہوگا، میدان محشر قائم ہوگا، زمین تانبے کی ہوگی، سورج سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا، انبیاء، اولیاء، اتقیاء، اصفیاء، سب پر لرزہ طاری، انسانیت بے لباس گناہوں کے پسینے میں ڈوبی ہوئی ہوگی، آدم علیہ السلام صفی اللہ، نوح علیہ السلام نجی اللہ، داؤد علیہ السلام خلیفہ اللہ، ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ، اسمٰعیل علیہ السلام ذبیح اللہ، موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ، عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ، سب کی زبان پر نفسی نفسی کی صدا ہوگی، اچانک ایک آواز اُٹھے گی، امتی امتی سب حیران ہوکر ادھر ادھر دیکھیں گے آج کون ہے؟ جو اپنے لیے نہیں مانگ رہا، امت کے لیے مانگ رہا ہے، ایک ہستی ہے، سجدے میں پڑی، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، ڈاڑھی مبارک آنسوؤں سے بھیگ چکی ہے، سینے سے ہانڈی کے ابلنے کی طرح آواز آرہی ہے، لب تھرتھرا رہے ہیں، اُمت کا غمخوار وہ آمنہ کا لعل ہوگا۔

کون سا اُمتی

کون سا امتی سود کے بغیر جس کی گاڑی نہیں چلتی،
کون سا امتی رشوت کے بغیر جس کی گاڑی نہیں چلتی،
کون سا امتی جو ہزاروں روپے دے کر غیروں کے طریقے پر بال کٹاتا ہے،
کون سا امتی جو اس پیاری سنت کو گندی نالی میں بہاتا ہے،

کون سا امتی جو اپنے نبی کی سنتوں کے جنازے اپنے گھروں سے نکالتا ہے

دکان سے نکالتا ہے، معاشرے سے نکالتا ہے،

میرا نبی یوں نہیں کہے گا، جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ، وہ کریم ہے، اللہ بھی کریم ہیں۔

يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿سورۂ انفطار:۶﴾

اے انسان! تجھ تیرے کریم رب سے کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا تھا

کریم کسے کہتے ہیں؟

إِذَا قَدَرَ عَفَى:

انتقام پر قادر ہو پھر بھی معاف کر دیتا ہے

إِذَا وَعَدَ وَفَى

وعدہ کرے وہ پورا کرتا ہے

إِذَا أَعْطَى زَادَ عَلَى مُنْتَهَى الرَّجَاءِ

دینے پر آئے تو امیدوں سے بڑھ کر دیتا ہے

وَلَا يُبَالِيْ كَمْ أَعْطَى وَلَا مَنْ أَعْطَى

کوئی پرواہ نہیں کرتا کسے دے رہا ہوں کتنا دے رہا ہوں اپنوں کو دینے والا، بیگانوں کو دینے والا، فرمانبرداروں کو دینے والا، نافرمانوں کو دینے والا

وَإِنْ رُفِعَتْ حَاجَةٌ إِلَى غَيْرِهِ لَا يَرْضَى

کسی اور کے پاس حاجت لے کر جاؤ گے تو وہ ناراض ہوگا وہ اللہ بھی کریم، آقا بھی کریم غور سے سنیے گا۔

يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿سورۂ انفطار:۶﴾

اللہ کی محبت کی مثال

اس سبق کو یوں سمجھیے گا، ایک بچہ گھر سے روٹھ کر چلا جاتا ہے، اسے فٹ پاتھ پر نیند بھی آجاتی ہے، وہ کسی برگر والے سے برگر لے کر پیٹ بھی بھر لیتا ہے، لیکن ماں کو ساری رات نیند نہیں آتی، باپ کروٹیں بدلتا ہے، اخبار میں دیتا ہے، ٹی وی پر سلائڈ چلواتا ہے اور کہتا ہے جس نے میرے بچے کے بارے میں اطلاع کی اسے منہ مانگا انعام دوں گا، اور نیچے یوں بھی لکھتا ہے کہ بچہ خود پڑھ رہا ہے تو گھر آجائے اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔

يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿سورۂ انفطار:۶﴾

سب نفسی نفسی کہیں گے، آقا ﷺ امتی امتی کہیں گے، گناہوں میں ڈوبی ہوئی امت، آقا ﷺ یوں نہیں کہیں گے جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔

نہ تم نے مجھے دیکھا نہ میرا گھر دیکھا،
نہ میرے پیٹ پر بندھے ہوئے پتھر دیکھے،
نہ شعب ابی طالب میں میرا پتے چبانا دیکھا،
نہ طائف میں پتھروں کی بارش میں میرا قرآن سنانا دیکھا،
نہ کربلا میں میری نسلوں کے نیزوں پر چڑھے ہوئے سر دیکھے،
نہ سجدے کی حالت میں میری پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی کو دیکھا،
نہ اُحد کے دامن میں چاند سے زیادہ حسین چہرے کو زخمی ہونا دیکھا،
نہ موتی سے زیادہ حسین دانتوں کو شہید ہوتے ہوئے دیکھا،
نہ تم نے میرے بلال رضی اللہ عنہ کو تپتی ہوئی ریت پر لیٹا ہوا دیکھا،

نہ خباب رضی اللہ عنہ کی کمر کی پگھلتی چربی سے آگ کے بجھتے انگارے دیکھے،
نہ سمیہ رضی اللہ عنہا کا دولخت ہونا دیکھا،
نہ زنیرہ رضی اللہ عنہا کو آنکھوں کے طعنے ملنا دیکھا
نہ ابو فکیہہ رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پسلیوں کو دیکھا،
نہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تڑپنے لہولہان ہوتے دیکھا،
نہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سورۃ الرحمٰن سناتے ہوئے مار کھانے کو دیکھا،
نہ خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر چڑھتے دیکھا،
نہ تم نے راتوں کو میرے رونے، تڑپنے، مچلنے کو دیکھا، تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا، جاؤ میری نظروں سے دور ہوجاؤ وہ نبی یوں نہیں کہے گا وہ کہے گا ربا! جیسے بھی ہیں میرے امتی ہیں، میرے اُمتی ہیں۔

آقا ﷺ کی رضا

اللہ کہے گا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (سورۃ ضحیٰ: ۵)

آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا آپ خوش ہوجائیں گے، فوراً آمنہ کا لعل کہے گا:

اِذًا لَّا اَرْضٰى وَمَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ

اس وقت راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی جہنم میں ہوگا، تو ہم نے آقا ﷺ کے ساتھ بے وفائی کی ہے اور آقا ﷺ نے وفا میں انتہاء کردی، کمال کردیا۔

ربّ کریم کی تسلیاں

کئی موقعوں پر اللہ کریم کو تسلی دینا پڑی، آپ پریشان نہ ہوں:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا

(سورۂ کہف:۶)

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ (سورۂ غاشیہ:۲۲)

وَمَا عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغ

ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

آپ زیادہ ٹینشن نہ لیں لیکن آقا ﷺ اس امت کی فکر میں تھے، میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام لیے ان صحابہ نے قربانیاں دیں، جانوں کے نذرانے پیش کیے۔

آقا ﷺ کے اشارہ آبرو پر سمندروں میں چھلانگیں لگانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آگ میں کودنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے سامنے اذانیں دینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے سامنے دعائیں مانگنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے ساتھ سفر پر جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے ساتھ تبلیغ کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے ساتھ تلوار چلانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے لیے تیر کھانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے لیے اپنے خاندانوں کو چھوڑنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے ساتھ روزے رکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے ہونٹوں پر زبان پھیرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

آقا ﷺ کے ساتھ ہجرت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم،

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، صحابہ رضی اللہ عنہم

اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ، صحابہ رضی اللہ عنہم

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ، صحابہ رضی اللہ عنہم

أُولٰئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ، صحابہ رضی اللہ عنہم

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا، صحابہ رضی اللہ عنہم

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ، صحابہ رضی اللہ عنہم

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، صحابہ رضی اللہ عنہم

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، صحابہ رضی اللہ عنہم

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ، صحابہ رضی اللہ عنہم

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، صحابہ رضی اللہ عنہم

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ، صحابہ رضی اللہ عنہم

وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ، صحابہ رضی اللہ عنہم

مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ، صحابہ رضی اللہ عنہم

وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا

سُبْحٰنَ اَ، صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ رضی اللہ عنہم، صحابہ رضی اللہ عنہم صحابہ رضی اللہ عنہم ان صحابہ نے جانوں کے نذرانے پیش کیے تھے، وفاداری کا حق ادا کردیا تھا۔

گستاخی رسول برداشت نہیں

اگر نبی کی ناموس پر آنچ آئے گی مسلمان برداشت نہیں کرے گا، ہم نماز چھوڑ سکتے ہیں، تلاوت میں سستی ہوسکتی ہے، تہجد پڑھنے میں سستی ہوسکتی ہے لیکن آقا ﷺ کی ناموس پر انگلی اُٹھے، آنچ آئے مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ہم دنیا کو پیغام دینا چاہتے ہیں۔

تم یہ چاہتے ہو کہ مساجد و مدارس کا تقدس پامال ہو، مسلمان خاموش رہیں،

کشمیر میں ماؤں، بہنوں کی عصمتیں لٹتی رہیں مسلمان خاموش رہیں،

بیت المقدس کو اسرائیل گندا اپنے ناپاک جوتوں سے روندتا رہے مسلمان خاموش رہیں،

افغانستان کی سنگلاخ چٹانوں پر بمباری ہوتی رہے مسلمان خاموش رہیں،

اراکان، روہنگیا، برما میں مسلمانوں کو زندہ جلایا جاتا رہے، مسلمان خاموش رہیں،

کوسلو اور صومالیہ میں مصائب وآلام کے پہاڑ توڑے جائیں، مسلمان خاموش رہیں،

صحابہ کے کردار پر کوئی انگلی اُٹھائے مسلمان خاموش رہیں،

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی عزت و پاکدامنی کو کوئی چیلنج کرے مسلمان خاموش

رہیں یہ ہو نہیں سکتا، ہم جان کے نذرانے پیش کرنے کے لیے تیار ہیں، صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت پر کٹنے کے لیے، فاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت پر کٹنے کے لیے، عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت پر کٹنے کے لیے، حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی شجاعت پر کٹنے کے لیے، امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفت اور پاکدامنی کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے لیے ہم تیار ہیں۔

جب پرچم لے کر نکلے ہیں یہ خاک نشیں مقتل مقتل
اس روز سے لے کر آج تلک جلاّد پر ہیبت طاری ہے

زخموں سے بدن گلزار سہی پر ان کے شکستہ تیر تو گن
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

مقام صدیق اکبر

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جسے جنت کے ہر دروازے سے صدا لگے گی' آیئے مجھ سے داخل ہو جائیں۔

وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے نبی کی دعوت پر لبیک کہنے والا
سب سے پہلے آپ کے قدموں پر مال نچھاور کرنے والا
سب سے پہلے آپ کو اپنی کنواری بیٹی نکاح میں دینے والا
سب سے پہلے آپ کے ساتھ سفر میں جانے والا
سب سے پہلے آپ کے ساتھ تلوار چلانے والا
سب سے پہلے آپ کے ساتھ غار میں جانے والا
سب سے پہلے آپ کے مصلے پر کھڑا ہونے والا
سب سے پہلے آپ کے منبر پر کھڑا ہونے والا

سب سے پہلے آپ کے عصاء کو اپنے ہاتھ میں لینے والا
سب سے پہلے آپ کی تصدیق کرنے والا
سب سے پہلے آپ کے لیے مار کھانے والا
سب سے پہلے اپنے پورے خاندان کو آپ کی خدمت پر لگانے والا
وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے والا

وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آقا ﷺ دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جوش میں آ کر کہتے ہیں اگر کوئی کہے آقا ﷺ ہم میں نہیں رہے تو اس کی گردن تن سے جدا کر دوں گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جوشیلے تھے' جب کلمہ پڑھا مسلمان ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟

کہا اذان: اذان کیا ہوتی ہے؟ نماز کی دعوت: نماز کیا ہوتی ہے؟ اللہ کی عبادت۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر کلمہ پڑھ لے، وحدانیت کا نعرہ چھپ کر ہو یہ ہو نہیں سکتا' تلوار ہاتھ میں لے کر کفار کے جھمگٹے میں جا کر اعلان کرتے ہیں' آج جس نے اپنے بچوں کو یتیم کرانا ہے' بیوی کو بیوہ کرانا ہے' آئے عمر رضی اللہ عنہ کا راستہ روک کر دکھائے' اس عمر رضی اللہ عنہ کے دل پہ یہ تبدیلی کیسے آئی؟ قرآن سن کر۔

طٰهٰ ۞ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۞ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۞

﴿سورۂ طٰہٰ: ۱، ۲، ۳﴾

قرآن سنتے چلے گئے' دل پگھلتا چلا گیا' دل پسیجتا چلا گیا' دل موم ہوتا چلا

گیا' دل نرم ہوتا چلا گیا' دل پر رقت طاری ہوتی چلی گئی' دل لرزہ براندام ہوتا چلا گیا' دل لرزتا چلا گیا' کہا مجھے محمد عربی کے قدموں میں لے جاؤ' وہاں جوش میں تھے تو یہاں میں بھی جوش میں کوئی یہ بات کہے گا میں گردن تن سے جدا کر دوں گا' صدیق اکبرؓ نے آ کر خطبہ دیا' لوگوں کو متوجہ کیا اور قرآن کی آیت کو پڑھا

اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا ؕ (سورۂ آل عمران: ۱۴۴)

فَاِنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ

وَاِنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ

اگر آقا ﷺ دنیا میں نہیں رہے تو تم الٹے قدموں دین سے پھر جاؤ گے' جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ سن لے کہ وہ اللہ کے پاس چلے گئے' جو اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے اس پر کبھی موت طاری نہیں ہو گی' منتشر صحابہ رضی اللہ عنہم کو' بکھرے ہوئے صحابہ کو ایک پلیٹ فارم پر لانے والا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھا۔

ہمارے لیے رول ماڈل کون؟

آقا ﷺ نے جس لشکر کو روانہ کیا تھا' اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا لشکر' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا حکومت (Establish) نہیں ہے' اگر لشکر وہاں جائے گا تو کوئی پیچھے سے حملہ کر دے گا' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا جس کی تشکیل رسول اللہ ﷺ نے کی ہو صدیق رضی اللہ عنہ اس کو کیسے روک سکتا ہے' یہ صدیق رضی اللہ عنہ کے کارنامے تھے' یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کارنامے تھے' یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی قربانیاں تھیں' حیدر

کرار رضی اللہ عنہ کی شجاعت تھی، ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے وفاداری کا حق ادا کیا تھا۔ آج میرے اور آپ کے لیے رول ماڈل صحابہ کو بنایا گیا۔

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ﴿سورۂ بقرہ: ۱۳۷﴾

اگر یہ ایمان لے آئے جیسا اے صحابہ تم ایمان لائے تو یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

ان کے لیے معیار، ان کے لیے پیمانہ، ان کے لیے رول ماڈل، ان کے لیے نمونہ، ان کے لیے Exampal ان کے لیے مشعل راہ، ان کے لیے جو بنیاد تھی وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان تھا، ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے کتنی قربانیاں دیں، ان صحابہ نے کتنی جانوں کے نذرانے پیش کیے، آج دین مجھے اور آپ کو پہنچ رہا ہے اگر ہم نے قربانیاں دیں تو ہمارا شمار ان قربانیاں دینے والوں کی لسٹ میں ہوگا، اس لیے ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صداقت پر، صحابہ کرام کی عفت و پاکدامنی پر، رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔

آج پختہ عزم کرلیں

آج عزم کریں! جلسے ہم نے بہت کیے، بہت سنے، ملک فیاض صاحب اور ان کے رفقاء کو اللہ بہت جزائے خیر دے، یہ اپنا بہت پیسہ خرچ کر کے، اپنا وقت نکال کر آپ حضرات کو جمع کرتے ہیں، پوسٹر لگاتے ہیں، پمفلٹ لگاتے ہیں، پوسٹیں چلاتے ہیں، ویڈیو وائرل کرتے ہیں، انتظامات کرتے ہیں یہ ہم اور ان سب کی نجات کا ذریعہ ہے لیکن تیس چالیس سالوں میں کتنے ربیع الاوّل کے پروگرام ہوئے، شب برأت میں پروگرام، شب معراج میں پروگرام، محرم میں پروگرام، ختم قرآن کے پروگرام، ستائیسویں شب کے پروگرام۔

میرے محترم دوستو!

ان پروگراموں کی چھاپ نظر نہیں آتی، نہ سر پر ٹوپی اور عمامہ آیا، نہ چہرے پر ڈاڑھی آئی، نہ بدن پر سنت لباس آیا، نہ آنکھوں میں حیاء والی پاکیزگی آئی، نہ کان غیبت و میوزک سے بچے، نہ زبان جھوٹ بولنے سے بچی، نہ ہاتھوں سے تکبر کی بیماری ختم ہوئی، گردن اکڑی ہوئی ہے، پیٹ غلاظت سے بھرا ہوا ہے، شرم گاہ محفوظ نہیں ہے وجہ کیا ہے؟ ارے ہم نے فیشن بنالیا ہے، فیشن نہ بنائیں آج عزم کریں ہم یہاں سے اُٹھنے سے پہلے عزم کریں۔

''غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے''

یہ نعرہ بعد میں لگائیں گے، موت بعد میں آتی ہے زندگی پہلے ہوتی ہے، غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے اور زندگی بھی قبول ہے۔

سیرت کا معنی کیا ہے؟

سیرت کا معنی سیر الابل، اونٹوں کی چال، پہلے زمانے میں اونٹوں کے قافلے چلا کرتے تھے، ایک اونٹ صحراء میں، ریگستان میں قدم رکھتا تھا، دوسرا اونٹ اس نشان پر قدم رکھتا تھا، تیسرا، چوتھا، پانچواں، چوتھے کے نشان پر قدم رکھتا تھا، سو اونٹ گزر جاتے، یوں لگتا جیسے ایک اونٹ گزرا ہے جیسا وہ قدم ایسا رکھتا ہے، ایسی Perfect Balancing ہوتی ہے ایسی Perfect Equancy ہوتی ہے کہ ذرہ برابر بھی فرق نہیں ہوتا، ہم بھی آمنہ کے لعل کی سنت پر، نقش قدم پر ایسا ہی چلیں۔

مومن جو فدا نقش کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنت نبوی کی پیروی کرے اُمت

طوفان سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ
نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

اگر تھوڑی دیر کے لیے ہم غور کریں صبح اٹھنے سے لے کر رات کو سونے تک، پیدا ہونے سے لے کر موت تک، بچپن سے لے کر لڑکپن تک، لڑکپن سے لے کر جوانی تک، جوانی سے لے کر بڑھاپے تک، شادی کے پہلے والی زندگی سے لے کر بعد والی زندگی تک، سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک، آقا ﷺ کو ہم نے کتنا ناراض کیا؟ سنتوں کے کتنے جنازے نکالے ہیں؟۔

یہ بھی قرآن کی گستاخی ہے

ہم کہتے ہیں کافر گستاخی کرتے ہیں، قرآن (Flash point) میں بہا کر وہ بھی گستاخی کرتا ہے، ہم دنیا کی کتاب کو قرآن پر ترجیح دیتے ہیں یہ بھی گستاخی ہے، ڈرامہ روز دیکھتے ہیں، فلم روز دیکھتے ہیں، میچ روز دیکھتے اور سنتے ہیں، بیالوجی، کیمسٹری، فزکس، ہسٹری کی کتابیں روز پڑھتے ہیں، اسکول و کالج، یونیورسٹی، دکان و مارکیٹ پر روز جاتے ہیں، اللہ کی کتاب پر پورا سال گزر جاتا ہے ہمیں پڑھنے کا موقعہ نہیں ملتا، آپ واٹس ایپ کو اٹھالیں، واٹس ایپ کے اوپر لکھا ہوگا last seen ہر ایک کا موبائل چیک کریں، mintes ago،5 ،10 منٹ پہلے یہ آن لائن تھے، 10 منٹ پہلے یہ آن لائن تھے، آپ قرآن کا آخری سین اُٹھا کر دیکھیں تو آخری رمضان نظر آئے گا، یہ قرآن کی توہین ہے، یہ محمد الرسول اللہ کی توہین ہے، یہ شریعت کی توہین ہے۔

میرے محترم دوستو!

ہم قرآن کریم کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں، ہم روزانہ کی بنیاد پر آقا ﷺ کی سنتوں کو نہ چھوڑیں، آقا ﷺ کی سنتوں کو نہ توڑیں، جان جاتی ہے تو چلی جائے۔

جان دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہو سکا

آقا ﷺ کی سنت نہیں چھوڑ سکتا

ایک صحابی رسول بڑے امراء و سلاطین کی دعوت میں (Boreaucrat) قسم کے لوگ ہیں،(Technocrat) قسم کے لوگ ہیں، بڑے بڑے منتر اس زمانے کے ہیں، کھانا لگا ہوا ہے ان کے ہاتھ سے لقمہ گر جاتا ہے، سنت یہ ہے لقمہ ہاتھ سے گرے، منہ سے گرے اور پاک جگہ پر گرے اس لقمہ کو اٹھا کر منہ میں ڈالو، انہوں نے سنت پر عمل کیا کسی نے کہنی ماردی کہ یہ لوگ اچھا نہیں سمجھتے یہ ہائی فائی لوگ ہیں، یہ(Advance Uptodate) لوگ ہیں، یہ اچھا نہیں سمجھتے انہوں نے کہا!

أأترُكُ سُنَّتَ حَبِيبِي لِهٰؤُلَاءِ الْحُمَقَاءِ

کیا میں ان احمقوں کی وجہ سے اپنے حبیب ﷺ کی سنت کو چھوڑ دوں یہ ہو نہیں سکتا!

وہ جان کے نذرانے پیش کرنے والے تھے، ہم نے آقا ﷺ کی کتنی سنتوں کو چھوڑا آج توبہ کریں۔

چھوڑ کے آپ کا دامن رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
کھو کے اپنی قدر و قیمت آقا ہم سے بھول ہوئی

دیکھ ہماری آنکھ بھولی اپنا سینہ اپنی گولی
بھول کہ تیرا درس اخوت آقا ہم سے بھول ہوئی
بن سیم و زر کے بندے، تن کے اجلے من کے گندے
لٹ گئی ہم سے فقر کی دولت آقا ہم سے بھول ہوئی
اور اب ساری دنیا کے ٹھکرائے ہوئے ہیں
تیری گلی میں آئے ہوئے ہیں
کھول دے اپنا باب رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
تجھ سے فریاد ہے اے گنبد خضریٰ والے
کعبے والوں کو ستاتے ہیں کلیسا والے

خاتم کا معنی کیا ہے؟

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ ﴿سورۂ احزاب:۴۰﴾

وہ آخری نبی ہیں

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ

میں نبیوں میں آخری، تم امتوں میں آخری۔

ساری نبیوں پر جنّت حرام جب تک آمنہ کا لعل جنّت میں نہ جائے،

ساری اُمتوں پر جنت حرام جب تک آمنہ کے لعل کی یہ اُمت جنت میں نہ جائے گی۔

ختم اور خاتم کا معنی مہر لگانا، سیل لگانا، سیل لگنے کے بعد نہ کوئی چیز اندر سے باہر آسکتی ہے نہ کوئی چیز باہر سے اندر آسکتی ہے نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا، قادیانی آقا ﷺ کی ختم نبوت کا منکر ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرتا ہے، وہ قرآن کی سو آیات اور، تقریباً دوسو احادیث کا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجماع، اُمت کے اجماع کا منکر ہے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قادیانیوں سے دیگر کفار سے زیادہ نفرت کیوں؟

لوگ ہم سے کہتے ہیں، آپ دوسرے کافروں سے اتنی نفرت نہیں کرتے ہیں جتنی قادیانیوں سے کرتے ہو وہ تو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، ہماری جواب یہ ہے کہ کافر وہ بھی ہیں، کافر قادیانی بھی ہیں، نفرت اُس سے بھی ہے، نفرت اس سے بھی ہے، ہاں اس سے نفرت زیادہ ہے کیوں؟ اصلی وجہ یہ ہے، وہ شراب بیچتا ہے یہ بھی شراب بیچتا ہے، وہ شراب پر شراب کا لیبل لگا کر بیچتا ہے، یہ شراب پر زمزم کا لیبل لگا کر بیچتا ہے، وہ بھی خنزیر بیچتا ہے، یہ بھی خنزیر بیچتا ہے وہ خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچتا ہے یہ خنزیر کو بکرے کا گوشت کہہ کر بیچتا ہے اس میں دجل ہے، اس میں مکر وفریب ہے، اس میں جھوٹ ہے، اس میں خیانت ہے۔

تحفظ ختم نبوت کے لیے قربانیاں

اور اس ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہمارے اکابر نے جان کے نذرانے

پیش کیے تھے، جب احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو برف کی سلوں میں رکھ دیا گیا اوپر بھی برف، نیچے بھی برف، جب کچھ گھنٹوں کے بعد نکالا جسم فریز ہو چکا تھا پوچھا! اب اپنے مشن سے باز آتا ہے یا نہیں؟ زبان نہیں بول پا رہی تھی، منجمد ہو چکی تھی، انگلی کے اشارہ سے کہا کہ تو جسم کو ٹھنڈا کر سکتا ہے، اس میں دوڑنے والا لہو ٹھنڈا نہیں کر سکتا۔

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
دبی ہے آگ جگر کی مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میداں مگر جھکی تو نہیں

وہ غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ تھا جس نے راجپال کو واصل جہنم کر دیا تھا، تو میرے نبی کی شان میں گستاخی کرے گا، تجھے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں، امام مالک نے لکھا تھا:

مَابَقَآءُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ شَفَعَ نَبِيِّهَا

جب کسی اُمت کے سامنے اس کے نبی کی گستاخی ہو، گستاخ زندہ رہے تو اُمت کو جینے کا کوئی حق نہیں،

انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے قربانی دی، عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جوشیلی تقریر کی، ایک ترکھان کا لڑکا، ایک عام نوجوان غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کھڑا ہوتا ہے اور جا کر اس راجپال کی گردن کو تن سے جدا کرتا ہے سیالکوٹ کے رہنے والو! اقبال کیا کہتا ہے؟ اقبال کہتا ہے۔

''اساں دیکھتے ہی رہ گئے ترکھان کا منڈا بازی لے گیا'' جان کا نذرانہ پیش

کردیا تھا

ہمارا پیغام پوری دنیا کے نام

ہم پوری دنیا کو بتانا چاہتے ہیں، ہمیں گالی دو ہم برداشت کریں گے، ہماری ماں ہمارے باپ کی توہین کرو ہم برداشت کریں گے، ہم پی جائیں گے، ہمیں مالی نقصان پہنچاؤ ہم برداشت کریں گے، خدائے پاک کی قسم! نبی کی ناموس پر انگلی اُٹھے تو ہم خاموش نہیں رہیں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم کے کردار پر بات ہوگی تو ہم اپنی جان کی پرواہ نہیں کریں گے، جنہوں نے اپنی اولادوں کو قربان کرکے ہم تک دین پہنچایا تھا ہم اپنی جان اور اپنی اولادوں کو ان کے نام پر قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔

اپنے لہو سے روشن کردیں گلیاں اس ویرانے کی
اگرچہ تنگ تھیں بہت راہیں شہر وفا کو جانے کی
ایک جان تھی سووہ بھی دے دی پھر بھی رہے شرمندہ سے
دل والے خود ہی لکھ لیں گے کہانی اس افسانے کی

حقیقی مسلمان یا کاغذی مسلمان

انشاء اللہ ان باتوں پر عمل کریں گے، میں شروع میں عرض کرچکا ہوں آپ نے اس سے پہلے بھی بہت تقریریں سنیں، اس کے بعد بھی زندگی نے ساتھ دیا بہت سی سنیں گے لیکن:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ایک مجلس تھی اس میں ، یہودی، عیسائی، مسلمان، مشرک جمع تھے۔ یہودیوں نے کہا: ہمارے پیغمبر حضرت موسیٰ اور ان پر نازل ہونے والی کتاب پہلے ہے، لہٰذا جنت میں پہلے ہم جائیں گے، عیسائی نے کہا: ہمارے نبی عیسیٰ کلمۃ اللہ وروحہ اور ہماری کتاب انجیل قرآن سے پہلے، جنت کے وارث تو ہم ہیں۔

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ (سورۂ بقرہ: ۱۱۱)

ہم جہنم میں نہیں جائیں گے اگر چلے بھی گئے تو

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ (سورۂ بقرہ: ۸۰)

مسلمان بھلا کیوں خاموش رہتے، کہنے لگے ہمارے آقا اور ان پر نازل ہونے والی کتاب آئی تو بعد میں لیکن سردار بن کر، امام بن کر، مقتدیٰ بن کر، پیشوا بن کر، رہنما بن کر، لیڈر بن کر آئی ہے لہٰذا جنت میں ہم جائیں گے، رب نے قرآن کی آیتوں کو اتارا:

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ (سورۂ نساء: ۱۲۳)

تمہارے دعوؤں سے، تمہاری آرزوؤں سے، تمہاری خواہشات سے، تمہارے نعروں سے، تمہارے سلوگن سے، تمہارے چیخنے چلانے سے کچھ نہیں ہونے والا۔

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ (سورۂ نساء: ۱۲۳)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ہم عمل کی نیت سے اُٹھیں گے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے کردار کو سامنے رکھ کر

اٹھیں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم کے واقعات کو پڑھتے رہیں گے، اپنے بچوں کو پڑھاتے رہیں گے، نبی ﷺ کی سیرت کو سنتے رہیں گے، سناتے رہیں گے، دینی پروگرام کرتے رہیں گے، کراتے رہیں گے، ان سے تعاون کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ کل قیامت کے دن اللہ کے حضور سرخرو ہو کر جائیں گے، جان کا نذرانہ پیش کریں گے، مال کا نذرانہ پیش کریں گے، اولاد کا نذرانہ پیش کریں گے، وقت کا نذرانہ پیش کریں گے تو اللہ راضی ہوگا، آپ کی اس خوبصورت محفل کی نظر آخری شعر

آتی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو
گلشن تیری یادوں کا مہکتا رہے گا

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ختم نبوت اور دفاع پاکستان

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی   ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ...... دو اہم دن اور مومن کا فریضہ۔
- ...... دشمنان خدا کا طرزِ زندگی کا وبال۔
- ...... اتباعِ نبی کی ضرورت واہمیت اور محاسبہ کی ضرورت۔
- ...... دفاعِ اسلام کے تین دائرے۔
- ...... ۷؍ستمبر یوم ختم نبوت اور قادیانی نظریات۔
- ...... قادیانیوں اور دوسرے کافروں کا فرق۔
- ...... دفاع پاکستان کے پانچ اہم طریقے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ حَمۡداً کَثِیۡرًا کَمَا اَمَرَ○ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ فِی الۡخَلۡقِ وَالۡاَمۡرِ○ اِرۡغَامًا لِّمَنۡ جَحَدَ بِهٖ وَ کَفَرَ○ وَنَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ ○ اَلۡمَبۡعُوۡثُ اِلَی الۡاَسۡوَدِ وَالۡاَحۡمَرِ لِتَتۡمِیۡمِ مَکَارِمِ الۡاَخۡلَاقِ ○ لَا یُخۡلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوۡلٌ بَّعۡدَهٗ○ وَلَا اُمَّةَ بَعۡدَ اُمَّتِهٖ وَلَا شَرِیۡعَةَ بَعۡدَ شَرِیۡعَتِهٖ وَلَا کِتَابَ بَعۡدَ کِتَابِهٖ○ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهِ الَّذِیۡنَ هُمۡ خُلَاصَةُ الۡعَرَبِ الۡعَرۡبَآءِ وَخَیۡرُ الۡخَلَآئِقِ بَعۡدَ الۡاَنۡبِیَآءِ○ وَهُمۡ کَالنُّجُوۡمِ فِی السَّمَآءِ لِلۡاِهۡتِدَاءِ وَالۡاِقۡتِدَاءِ ○ وَهُمۡ مَفَاتِیۡحُ الرَّحۡمَةِ وَمَصَابِیۡحُ الۡغُرَرِ○

اَمَّا بَعۡدُ!

فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ

(سورۃ مائدہ: ۵۱)

وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ وَ قَالَ فِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ اُمراں کے درو دیوار ہلا دو
گرماؤ غلاموں کا لہو سوزِ یقیں سے
کنجشک کے فرومایہ کو شاہین سے لڑادو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

واجب الاحترام عزیزانِ گرامی!

آپ کے سامنے قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کی چند آیات تلاوت کیں اور سرکارِ دو عالم، تاجدارِ مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ پیش کی ہے۔

دو اہم دن

ستمبر کا مہینہ شروع ہو چکا ہے اس مہینے کے اوائل، ابتداء میں دو اہم دن ہیں ایک: 6 ستمبر کا دن (Defencc Day) جو یومِ دفاع کا دن ہے۔ ہمارے ملک کی سالمیت کا ایک اہم نشان اور یادگار ہے۔

اور دوسرا: 7 ستمبر جو دفاع ختمِ نبوت کے حوالے سے یادگار اور اہم دن ہے، ملک کا دفاع اور وطن کی حفاظت یہ بھی مؤمن کا فریضہ ہے اور ختمِ نبوت کی سالمیت اور اس کی حفاظت یہ بھی مؤمنوں کا شعار ہے۔

کافر سے قلبی محبت

قرآنِ کریم کی اس آیت میں اللہ کریم فرماتے ہیں:

لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (سورۂ ممتحنہ:۱)

کہ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔

ایک اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو اللہ کا دشمن ہوگا وہ مسلمانوں کا بھی دشمن ہوگا۔ دوسری آیت میں واضح طور پر فرمایا:

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصٰرٰى أَوْلِيَاءَ (سورۂ مائدہ:۵۱)

یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔

تیسری آیت میں فرمایا:

لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا (سورۂ مائدہ:۵۷)

ان کو دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا لیا ہے۔

جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ''اِنَّا مَعَكُمْ'' ہم تو تمہارے ساتھ ہیں جب اپنی برادری میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو مسلمانوں سے مذاق کر رہے تھے، اسی طرح ایک آیت میں یوں فرمایا: کہ ان کو اپنا راز دار نہ بناؤ، اپنی پوشیدہ باتیں اُنہیں نہ بتاؤ، اپنی مخصوص باتیں ان کے سامنے ظاہر نہ کرو یہ تمہاری باتوں میں خیانت کر کے آگے پہنچائیں گے، تمہارے راز کو فاش کریں گے، تمہاری کمزوریوں کی نشاندہی دشمن کو کریں گے، اسی لیے کافروں سے معاملات تو بعض صورتوں میں جائز ہیں، لین دین بھی بعض صورتوں میں جائز ہے سوائے قادیانیوں کے کہ قادیانی ایسا کافر ہے کہ اس سے لین دین اور معاملات بھی جائز نہیں وہ کیوں؟ اس کی تفصیل میں آگے بیان کروں گا، لیکن قلبی محبت، دلی محبت کسی کافر سے جائز نہیں ہے، یہ مؤمن مؤمن سے کرے گا، مسلمان مسلمان سے کرے گا۔

اللہ کا دشمن ہمارا دشمن

ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (الزّواجر) میں لکھا ہے: کہ اللہ کریم نے اپنے کسی ایک نبی کو وحی بھیجی:

قُلْ لِقَوْمِكَ:

کہ اپنی قوم سے کہہ دو

لَا يَدْخُلُوا مَدَاخِلَ أَعْدَائِي

میرے دشمنوں کے پاس آنا جانا نہیں کرو،

وَلَا يَلْبَسُوا مَلَابِسَ أَعْدَائِي

میرے دشمنوں کی طرح لباس نہ پہنو

وَلَا يَرْكَبُوا مَرَاكِبَ أَعْدَائِي

میرے دشمنوں کی طرح سواریاں نہ کرو

وَلَا يَطْعَمُوا مَطَاعِمَ أَعْدَائِي

میرے دشمنوں کی طرح کھانا پینا نہ کرو

فَتَكُونُوا أَعْدَائِي كَمَا هُمْ أَعْدَائِي

اگر تم ان کے طریقے پر چلو گے، سواری کرو گے، لباس پہنو گے، کھانا کھاؤ گے تو تم بھی میرے دشمن بن جاؤ گے، دشمن کی وردی پہن کر آنے والا اس کو دشمن سمجھا جاتا ہے، اس کو ہلاک کر دیا جاتا ہے کیوں کہ وردی اس کی دشمنوں والی تھی، پاکستان کا دشمن ہندوستان ہے، ایک آدمی ہندوستان کی آرمی کی وردی پہن کر پاکستان کی سرحد پر آجائے تو دور سے پاکستانی جانباز اسے مار دیں گے بعد میں کوئی کہے گا بھائی یہ تو پاکستانی تھا، جواب دیا جائے گا وردی دشمن والی تھی وردی کو دیکھ کر گولی چلتی ہے۔

یہ کیسا مسلمان ہے؟

آج مسلمان یہود کی وردی پہن کر کہتا ہے.لباس سے کیا ہوتا ہے؟ان کی طرح چہرہ بنا کر کہتا ہے ڈاڑھی سے کیا ہوتا ہے؟ ان کی طرح بال بنا کر کہتا ہے بالوں سے کیا ہوتا ہے؟ ان کے طریقے پر شادی کر کے کہتا ہے خوشی ہے خوشی میں سب جائز ہے،ان کے طریقے پر کاروبار کر کے کہتا ہے سود کے بغیر پیہ نہیں چلتا، رشوت کے بغیر گاڑی نہیں چلتی ،ملاوٹ کے بغیر گزرا نہیں ہوتا، جھوٹ کے بغیر مال فروخت نہیں ہوتا یہ مؤمن کہہ رہا ہے اب یہ کیسا مؤمن ہے؟ اس کا ایمان کس درجہ کا ہے؟ اللہ کی نظر میں اس کی کیا حیثیت ہے؟ یہ پتہ تو بعد میں چلے گا اللہ سے محبت کرنے والے اس حلیہ میں آئیں گے جو اللہ کو پسند ہے، نبی ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والے نبی ﷺ کی ایک ایک سنت پر کٹ مریں گے۔

اندر کا معاملہ خراب ہے

یہ جو ڈاڑھی ہے بعض لوگ پوچھتے ہیں یہ فرض ہے، واجب ہے،سنت ہے قرآن میں کہاں ڈاڑھی کا حکم ہے؟ بھائی :تہجد اللہ کے نبی پر فرض تھی تو فرمایا تمہارے اوپر فرض نہیں ہے ،اتنی ضروری نہیں ہے،تراویح آقا ﷺ نے تین دن پڑھائی اس کے بعد نہیں پڑھائی،فرمایا: کہ مجھے ڈر ہے کہ امت پر فرض نہ ہوجائے،مسواک کے بارے میں آقا ﷺ نے فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ امت پر فرض نہ ہوجائے اور پڑوسی کے حقوق کی رعایت کے بارے میں فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تم پر اس کو میراث میں حصہ دینا لازم نہ ہو جائے،یعنی اتنی ضروری نہیں، لیکن ڈاڑھی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں ایک نبی ایسا

نہیں جو بغیر ڈاڑھی والا ہو، ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ ایسا نہیں جو بغیر ڈاڑھی والا ہو، تابعین اور تبع تابعین، اسلاف، مفسرّین؛ محدّثین، مؤرخین، مبلّغین، مصنّفین، منصفین، محسنین، متقین؛ ایک ایسا نہیں جو بغیر ڈاڑھی والا ہو اور پھر بھی حضرت صاحب دلائل ڈھونڈتے پھر رہے ہیں اندر معاملہ خراب ہے، اندر گند بھرا ہوا ہے اسی لیے یہ بہانے ڈھونڈ رہا ہے، پرکھ رہا ہے، جس کے دل میں محبت موجزن ہو، محبت کے شعلے بھڑک رہے ہوں، محبت کی موجیں ٹھاٹیں مار رہی ہو، محبت کے سمندر میں طلاطم ہو، دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جھوم رہا ہو اس کے لیے اتنا کافی ہے کہ کائنات کے سب سے حسین انسان، کائنات میں اللہ کے بعد قیمتی ترین ذات کے چہرے پر ڈاڑھی تھی یہ میرے لیے کافی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاء

اسی لیے قرآنِ کریم میں اللہ کریم فرماتے ہیں:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ (سورۂ حشر: ۷)

جو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں لے لو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ دیا پہن لو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی کا حکم دیا رکھ لو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موچھوں کو کاٹنے کا حکم دیا کاٹ لو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کری کر لو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ دیا لگا لو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت لباس دیا پہن لو

رسول اللہ ﷺ نے عورت کو پردے کی چادر دی اوڑھ لو

رسول اللہ ﷺ نے نماز دی پڑھ لو

زکوٰۃ دی دے دو، ادا کرلو

تبلیغ دی لے لو

جہاد دیا لے لو

صدقہ اور خیرات دیا دے دو

تہجد دی لے لو

روزہ دیا لے لو

حج اور عمرہ دیا لے لو

سنت کی شادی بتلائی لے لو

عورت کو مہر دیا دے دو

بہن بیٹی کو میراث میں حصہ دیا دے دو

پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا کرلو

نظریں نیچی کرنے کا کہا کرلو

بات دھیمے انداز سے کہنے کو کہا دھیمے سے کہو

گالم گلوچ سے بچنے کا حکم دیا بچ جاؤ

جمعہ کا تحفہ دیا جمعہ میں آجاؤ

عید کی نعمت دی اس میں شرکت کرلو

جو حکم اللہ نے دیا اللہ کے رسول ﷺ نے دیا لے لو

یہ مکمل مسلمان ہے، یہ اسلام کی مشق ہے

نبی ﷺ کی نافرمانی سے باز آجاؤ

وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سورۂ حشر:۷)

اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

یہ ایک آیت بھی سمجھنے کے لیے کافی ہے ایک آیت۔

غیر کے طرح بال بنانے سے منع کیا رُک جاؤ،

ڈاڑھی منڈوانے سے روکا رُک جاؤ،

دانتوں میں مصنوعی خلا پیدا کرنے سے روکا رُک جاؤ،

غیر کا لباس پہننے سے روکا رُک جاؤ،

جھوٹ سے روکا رُک جاؤ،

شراب سے روکا رُک جاؤ،

زنیٰ سے روکا رُک جاؤ،

قتل سے روکا رُک جاؤ،

رشوت سے روکا رُک جاؤ،

سود سے روکا رُک جاؤ،

ملاوٹ کرنے سے روکا رُک جاؤ،

غصب کرنے سے روکا رُک جاؤ،

یتیم کا مال کھانے سے روکا رُک جاؤ،

مہر میں ڈنڈی مارنے سے روکا رُک جاؤ،

میراث میں بہانے کرنے سے روکا رُک جاؤ،

بے پردہ عورت کو نکلنے سے روکا رُک جاؤ،

مرد وعورت کے اختلاط سے روکا رُک جاؤ،
غیر کے طریقہ پر شادیوں سے روکا رُک جاؤ۔

کہیں ہم تو اس کا مصداق نہیں

ایک آیت پر عمل کرلو بات ختم۔اسی لیے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر یوں بھی فرمایا:

لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ ﴿سورۂ توبہ: ۲۳﴾

اے ایمان والو!اپنے باپ کو اپنے بھائی کو اپنا دوست نہ بنانا اگر وہ اسلام پر کفر کو ترجیح دیں،اگر وہ کافروں سے محبت کرتا ہے پھر باپ باپ نہیں رہتا حسنِ سلوک کرنا ہے لیکن کفر والی بات نہیں ماننی ۔ایک آیت میں سورۃ التوبۃ پارہ دس قُلْ،اے نبی جی کہہ دیجیے،بات صاف کر دیجیے،دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیجیے،سورج کی طرح اپنا موقف واضح کر دیجیے،دوٹوک موقف پیش کر دیجیے

''اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ '' ﴿سورۂ توبہ: ۲۴﴾ تمہارے باپ اور بیٹے ''وَاِخْوَانُكُمْ '' : تمہارے بھائی۔''وَاَزْوَاجُكُمْ '' : تمہاری بیویاں یا شوہر۔ ''وَعَشِيْرَتُكُمْ '' اور خاندان۔''وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا '' اور تمہارا کمایا ہوا مال ''وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا''تجارت۔'' وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ'' گھر، گاؤں۔ ''اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ '' اگر یہ چیزیں زیادہ پسند ہیں اللہ اور اس کے رسول سے۔''وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ '' جہاد فی سبیل اللہ سے۔''فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ ''پھر اللہ کے عذاب اور حکم کا انتظار کرو۔

یہ آیت ہم سناتے بھی ہیں سنتے بھی ہیں، پڑھتے بھی ہیں پڑھاتے بھی ہیں اور گزر جاتے ہیں، ہم کہتے ہیں یہ تو کافروں کے لیے تھا، تھوڑا سا رُکیے، ٹھہریئے، گریباں میں جھانکیے، غور کیجیے، تصور کیجیے، اپنا محاسبہ کیجیے اپنی عادات کو پرکھ لیجیے، اپنے عقیدہ کو جانچیے، اپنے نظریئے پر تھوڑی سی نظر جمائے، کہ کہیں میں تو اس کا مصداق نہیں ہوں، دوکان کی وجہ سے فرض نماز گئی، کاروبار کی وجہ سے درس گیا، بیوی بچوں کی وجہ سے جمعہ گیا، دوست کی محبت میں ڈاڑھی گئی، سسرال والوں کے کہنے پر شادی میں ڈھول، باجے، ناچ کیے، غیر کی تعلیم میں لگ کر قرآن وسنت کو بھول گئے اپنے گھر بنانے میں ایسے لگے آخرت کا گھر بنانا بھول گئے، اپنے گھروں میں ایسا مگن رہے کہ اللہ کے گھر کو بھول گئے، اپنے گھر کی ضروریات پوری کرتے کرتے خود پورے ہوگئے، دنیا سے چلے گئے، اللہ کا گھر مقروض رہا، ایک اللہ کروڑوں انسانوں کو کھلاتا ہے، ایک مسجد کے اطراف میں رہنے والے ۵۰ ہزار مسلمان بھی اگر اللہ کے گھر کو نہ سنبھال سکیں، اپنے مال سے آباد نہ کرسکیں، اپنے وقت سے آباد نہ کرسکیں، اپنے جسم سے آباد نہ کرسکیں، اپنی دعاؤں سے آباد نہ کرسکیں، اپنی تلاوت سے آباد نہ کرسکیں، اپنی تہجد سے آباد نہ کرسکیں، اللہ کا گھر مقروض ہے اور حضرت صاحب پکے مسلمان ہیں یہ باتیں بہت تلخ ہیں، دل پر جاکے آپ کو ضرور لگیں گے۔

اللہ سے میرا تعلق کیسا ہے؟

میرے محترم دوستو!

اللہ سے میرا تعلق کیسا ہے، اگر یہ دیکھنا ہے تو دیکھ لو اللہ کے گھر سے میرا تعلق کتنا ہے؟ چوبیس گھنٹوں میں میرے کتنے گھنٹے مسجد میں گذرتے ہیں، ایسے

بد قسمت بھی ہیں کہ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس منٹ بھی مسجد میں نہیں گزارتے، جماعت کھڑی ہوئی بھاگ کر آیا سلام پھیرا بھاگ کر گیا، ہر نماز میں پانچ، سات منٹ لگاتا ہے اور جو مسجد میں آتے بھی ہیں آداب سے آتے بھی ہیں یا نہیں؟ دل کا پیالہ خالی کر کے آتے ہیں یا نہیں؟ طلب اور تڑپ کا توشہ لے کر آتے ہیں یا نہیں؟ آ کر اللہ کو مناتے ہیں یا نہیں؟ آ کر عبادت کرتے ہیں یا نہیں؟ یا آئے مسجد میں اور جو آدھا گھنٹہ گزرا وہ بھی باتوں میں، وہ بھی غیبت میں، وہ بھی حسد، کینہ بغض دلوں میں لے کر یہی تو وجہ ہے حدیث میں آیا: قیامت کے قریب ایک زمانہ ایسا آئے گا مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی دل ایمان سے خالی ہوگا۔

دفاعِ اسلام کے تین دائرے

میرے محترم دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ 6 ستمبر کو یومِ دفاع ہے یہ ملک بھی اسلام کے نام پر بنا، اس ملک میں اسلام کے نفاذ کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں دو چیزیں آپ کو بتاؤں گا ایک ہے دفاعِ اسلام کا دائرہ کہ ہم نے اسلام کا دفاع کیسے کرنا ہے، دفاعِ اسلام کے تین دائرے ہیں۔

پہلا دائرہ ذاتی دائرہ

میں اپنے بدن پر اسلام کو نافذ کر دوں، حکومت سے لائسنس لینے کی ضرورت ہے؟ حکومت سے اجازت نامہ لینے کی ضرورت ہے؟ کوئی خرچہ ہوتا ہے؟ کوئی رکاوٹ ہے؟ کچھ بھی نہیں، آپ سنت کے مطابق بال رکھو، ڈاڑھی رکھو، موچھیں تراشو، کرتا پہنو، نظریں جھکاؤ سب سے پہلا کام یہ کرو، یہ بہانہ ہے کہ اسلامی حکومت آجائے تو مزا آجائے گا یعنی اپنے بدن پر اسلام نافذ کرو یہ

اسلام کا دائرہ ہے۔

دوسرا دائرہ قومی دائرہ

اپنے گھر اور سوسائٹی میں اسلام کو نافذ کرو۔کس کس کے گھر میں حکومت نے ٹی وی اور ڈش کی تار زبردستی لگوائی ہے کوئی ہاتھ اٹھائے ہوسکتا ہے ایسا ہو کہ حکومت نے کہا ہو کہ اگر ڈش نہیں لگاؤ گے تو نظر بند کر دیں گے،قتل کر دینگے ،جیل میں ڈال دیں گے،جرمانہ لگے گا۔کوئی ایک تو ہوگا شاید اوپر کوئی بیٹھا ہوایک بھی نہیں !۔ اپنے گھر میں اسلام نافذ کرو ،اپنی دوکان میں اسلام نافذ کرو، اپنی گلی میں اسلام نافذ کرو،اپنی شادی بیاہ میں اسلام نافذ کرو یہ دوسرا دائرہ ہے۔

تیسرا دائرہ عالمی دائرہ

پوری دنیا میں اسلام کے خلاف جو پروپیگنڈہ ہو رہا ہے، جومنفی نظریات پھیلائے جا رہے ہیں،جو اسلام کے خلاف زہر اُگلا جا رہا ہے،منفی سوچ بڑھائی جا رہی ہے اسکے خلاف ہم مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔بھائی ہمارا آپس میں چھوٹا موٹا فروعی اختلاف تو ہوسکتا ہے لیکن اللہ کی توحید پر ہم متفق ہیں، نبی کی رسالت پر ہم متفق ہیں،ختمِ نبوّت کے عقیدہ پر ہم متفق ہیں۔

قادیانی بدترین کافر ہیں

اسلام کی رو سے بھی، قرآن کی رو سے بھی،حدیث کی رو سے بھی اور پاکستان کے آئین کی رو سے بھی7 ستمبر 1974ءکوپاکستانی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھااور میرے خیال میں دنیا میں یہ واحد ملک ہے جس نے سب سے پہلے قانونی طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا،یہ اس ملک کے

علماء اور اکابر کی محنت ہے چالیس پچاس سال قربانیاں دیں، جیلوں میں گئے قتل ہوئے، دھمکیاں ملیں، ذہنی دباؤ ڈالا گیا، مال ضبط کیے گئے، اولادوں سے دور کیا گیا، لیکن علماء نے اس تحریک کو جاری رکھا اور الحمد للہ! وہ کافر قرار دیئے گئے لیکن ابھی خفیہ طور پر وہ اپنے پر تول رہے ہیں۔ کبھی حکمرانوں کی آڑ لے کر عہدوں پر آ گئے ہیں، ملک کے اہم عہدوں پر قابض ہیں۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کوئی بھی حکومت ہو کسی ناپاک قادیانی کو اس پاک ملک میں کوئی عہدہ نہ دیا جائے جن کے پاس ہے وہ لے لیا جائے۔ قادیانیوں کو اس ملک میں اپنی مسجد اور عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہیں ہے، وہ اذان نہیں دے سکتے، وہ ہمارے نبی ﷺ کی ختمِ نبوّت کے منکر ہیں۔ وہ بد بخت کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ کانا تھا، جس کی موت بیت الخلاء میں ہوئی نعوذباللہ! اس کذّاب کو آخری نبی مانتے ہیں کبھی کہتے ہیں، نبی دو دفعہ مبعوث ہوا پہلی بار مکہ میں دوسری بار قادیان میں، کبھی کہتے ہیں وہ مسیح موعود غلام احمد قادیانی ہیں جو قیامت کے قریب آئیں گے یہ قرآن کریم کی سوؐ سے زائد آیات، دوسو سے زائد احادیث اور اجماعِ امت کے منکر ہیں اور دوسرے کافروں سے لین دین اور کاروبار کر سکتے ہو قادیانی سے لین دین اور کاروبار نہیں کر سکتے۔

قادیانی اور دیگر کافروں میں فرق

کوئی پوچھے گا کیوں؟ وہ بھی کافر یہ بھی کافر، وہ کھلا کافر ہے، پکا کافر ہے، اپنے آپ کو کوئی کافر مسلمان نہیں کہتا، اپنے آپکو محمدی نہیں کہتا، وہ نماز نہیں پڑھتا، وہ اذان نہیں دیتا اس کی بات تو الگ ہے اور یہ بدبخت قادیانی اپنے

آپ کو مسلمان کہتا ہے لیکن ہے غلیظ کافر بھائی! ایک آدمی شراب بیچتا ہے اور لیبل بھی اس پر شراب کا ہے اور بیچ رہا ہے یہ بھی غلط کام ہے اور ایک آدمی شراب بیچتا ہے لیکن لیبل اس پر زمزم کا لگاتا ہے یہ بہت بڑا مجرم ہے کہ لیبل زمزم کا لگایا ہوا ہے۔

ایک آدمی خنزیر کا گوشت بتا کے بیچتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے اور دوسرا آدمی خنزیر کا گوشت بیچتا ہے لیکن کہتا ہے کہ یہ بکرے کا گوشت ہے، اسی لیے قادیانی اور دوسرے کافر میں فرق ہے؛ یہ قادیانی کفر بھی کرتا ہے، منافقت بھی کرتا ہے یہ مرتد ہے ارتداد بھی کرتا ہے، یہ دجّال ہے دجل بھی کرتا ہے، ملمع سازی کرتا ہے، زندیق ہے اسی لیے قادیانی کافر ہیں ان سے لین دین نا جائز ہے اور وہ اسلام کا بھی دشمن پاکستان کا بھی دشمن۔

کئی دفعہ قادیانیوں کا وفد یورپ جاتا ہے، امریکہ جاتا ہے ، برطانیہ جاتا ہے، انڈیا جاتا ہے اور وہاں پر پاکستان کے خلاف، پاکستانی علماء اور مدارس کے خلاف ہرزا سرائی کرتا ہے تو یہ اسلام کا بھی دشمن پاکستان کا بھی دشمن، مسلمان کا بھی دشمن ،اللہ کا بھی دشمن، رسول اللہ کا بھی دشمن، کتاب اللہ کا بھی دشمن، رجال اللہ کا بھی دشمن، اولیا اللہ کا بھی دشمن ہے، اس دشمن کا تعاقب کرتے رہیں گے اور ان شاء اللہ صفحۂ ہستی سے بھی ان کا گند، ناپاک وجود ختم ہوگا تو یہ 7 ستمبر ہمیں وہ دن یاد دلاتا ہے۔

ملک کے دفاع کے پانچ اہم طریقہ کار

اور 6 ستمبر میں ہم دفاعِ وطن کی بات کرتے ہیں تو اس ملک کے دفاع کے پانچ دائرے ہیں۔

پہلا دائرہ

کہ ہم اس ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کریں گے کوئی کافر اس ملک کی سرحد میں آئے گا اس کو ختم کر دیا جائے گا ان شاء اللہ۔ دوسرا اس ملک کا

سیاسی دائرہ

آج عالمی سیاست کے اثرات اس ملک پر گہرے ہو رہے ہیں، عالمی یہود و نصاریٰ سارے اس وطن عزیز پر گہرے ہو رہے ہیں، ہم نے سیاسی پارٹیوں میں دیکھنا ہے کہ اس ملک کی دشمن کون سی پارٹی ہے، اسلام کی دشمن کون سی پارٹی ہے، بیرونی فنڈ سے چلنے والی کون سی پارٹی ہے ہم نے اس کی پشت پناہی (سپورٹ) نہیں کرنی ہے، جب الیکشن آتا ہے تو ہر آدمی رنگ برنگ کے جھنڈے لے کر گلیوں میں گھوم رہا ہوتا ہے، اسلام کو سمجھو اور

تیسرا دائرہ فکری اور نظریاتی دائرہ

اسلام کی نظریاتی سرحد کی حفاظت علماء کریں گے، قادیانی کون ہے؟ یہودی کون ہے؟ عیسائی کون ہے؟ مرتد کون ہے ملحد کون ہے؟ زندیق کون ہے؟ منکرِ حدیث کون ہے؟ پرویزیت کا فتنہ کیا ہے؟ غامدیت کا فتنہ کیا ہے؟ یہ علماء آپ کو بتائیں گے لیکن آپ سننے کے لیے علماء کے پاس جائیں گے۔ اب

چوتھا دائرہ

تہذیبی اور ثقافتی دائرہ: اس ملک کو سیکولر بنانے کی کوشش ہو رہی ہے، اس ملک کو آزادانہ بنانے کی کوشش ہو رہی ہے، اس ملک میں مشرقی اقدار اور روایات کو پامال کیا جا رہا ہے، مغربی اقدار کو اور مغربی کلچر کو لایا جا رہا ہے۔ اس

پر بھی ہم نے نظر رکھنی ہے اور

پانچواں دائرہ

اس ملک کا معاشی دائرہ ہے: باطل جب کسی پر حملہ کرتا ہے تو پہلے اس کی تہذیب پر حملہ کرتا ہے، پھر اس کی تعلیم پر حملہ کرتا ہے، پھر اس کی معیشت پر حملہ کرتا ہے اور جب معیشت کمزور ہوتی ہے تو لوگ با ہم دست و گریباں ہوتے ہیں اور اسلحہ اور جدید اشیاء خریدنے کے پیسے نہیں ہوتے، سول نافرمانی ہوتی ہے، اندرونی بغاوت ہوتی ہے اور پھر دشمن حملہ کرتا ہے، آج ہمارے اس ملک کی معیشت آئی، ایم، ایف اور ورلڈ بینک کے رحم و کرم پر ہے۔

سوئس بینک کے افسر کا بیان

۱۰ دسمبر 2011ء روزنامہ پاکستان لاہور سے چھپتا ہے اس میں ایک سُوئس جو بینک ہے اس کے افسر کا بیان آیا کہ سوئس بینکوں میں پاکستانی حکمرانوں کا، اربابِ اختیار کا اتنا پیسہ پڑا ہوا ہے کہ اگر وہ پیسہ پاکستان میں واپس آجائے تو تیس سال تک جزیہ (ٹیکس) فری ہو جائے گا، دوسرا بیان دیا کہ اتنا پیسہ ہے کہ اگر ہر پاکستانی کو بیس ہزار روپے بانٹ دیئے جائیں تو ساٹھ سال تک یہ ختم نہیں ہوں گے، ہمیں کچھ بتایا ہی نہیں جاتا ہے دو تین موٹی موٹی باتیں بتا کر چلو بھائی! جان بھی قربان ہے، بدن بھی قربان ہے، مال بھی قربان ہے۔ اپنے آپ کو آگاہ کرو۔

آج اپنا محاسبہ کریں

قرآن میں ساری چیزوں کی رہنمائی موجود ہے، حدیث میں موجود ہے

لیکن مسلمان کے پاس وقت بچے گا تو مسجد میں آئے گا، درس میں بیٹھے گا، خَرَّلَنُ فقیر، کم از کم دن میں تین چار گھنٹے فیس بک دیکھتا ہے میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں۔ ہر آدمی دیکھے کہ میں دن میں کتنا موبائل استعمال کرتا ہوں پتہ چل جائے گا، اپنے ایمان کا درجہ معلوم ہوجائے گا، آنکھیں کھل جائیں گی، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، آج ہر آدمی نے گھر جا کر محاسبہ کرنا ہے کہ میں چوبیس گھنٹوں میں مسجد میں کتنا گزارتا ہوں، فیس بک پر کتنا گزارتا ہوں، یوٹیوب پر کتنا گزارتا ہوں، واٹس ایپ پر کتنا گزارتا ہوں، کال پیکجز پر کتنا گزارتا ہوں، میسجز پر کتنا گزارتا ہوں، ٹی وی کے سامنے کتنا گزارتا ہوں، ہوٹلوں میں کتنا گزارتا ہوں، دوکان میں کتنا گزارتا ہوں دوستوں کی محفل میں کتنا گزارتا ہوں۔ وہ مسلمان جو قرآن پڑھ کر سوتا تھا اور اٹھ کر قرآن پڑھا کرتا تھا آج موبائل دیکھتے ہوئے سوتا ہے اور اٹھ کر موبائل دیکھتا ہے اور باہر آکر کہتا ہے: (ہم شما دیگرے نیست) ہمارے جیسا کوئی نہیں۔

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

نعرے بازی نہ کرو حقیقتِ حال کو دیکھو، ہر آدمی اپنا محاسبہ کرے، قرآن سے تعلق مضبوط کرے، مسجد میں وقت زیادہ گزارے، علماء سے قربت اور تعلق پیدا کرے، درسوں میں بیٹھے، بیانات میں بیٹھے، دینی مستند کتابوں کا مطالعہ کرے، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو! آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

شانِ نبوت

اور آئینِ پاکستان

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی
ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروقؓ

اجمالی عنوانات

- ...... حضور نبی کریم ﷺ کا آداب۔
- ...... گستاخِ رسول ﷺ کی سزا اور انجام۔
- ...... آئینِ پاکستان اور اُس کا تقاضا۔
- ...... آقا کی عظمت اور ہماری غفلت۔
- ...... ادب کی انتہا، اکابر اُمت کا طرزِ عمل۔
- ...... استعماری قوتوں کے بتدریج حملے۔
- ...... باطل کا حربہ اور حکومت کی سوچ۔
- ...... دنیاوی ترقی کے مقابلے میں دینی ترقی کی فکر کیجیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ ○ وَهُمْ كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ①

﴿سورۃ الحجرات:۱﴾

وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

مومن جو فدا نقش کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ

گر سنت نبوی کی کرے پیروی امت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
ہو اگر اس میں کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم کے چھبیسویں پارے کی سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 1 تلاوت کی اور غالباً ترتیب کے اعتبار سے اس سورۃ کا نمبر 49 ہے اور سرکارِ دو عالمؐ تاجدار مدینہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی گئی۔

آج کا موضوع

اس سورۃ میں مجلس نبوی کے آداب بتائے گئے ہیں کہ آقا ﷺ کی مجلس میں حاضر ہونے کے بیٹھنے کے آقا ﷺ سے گفتگو کرنے کے کیا آداب ہیں؟ آج کی تقریر کا جو موضوع اور جو فوکس ہے وہ شان نبوت اور آئین پاکستان کا تقاضا نبی کی محبت اور نبی کا ادب ہے یہ قرآن کریم کا تقاضا بھی ہے اور پاکستان کے آئین کا تقاضا بھی ہے۔

نبی علیہ السلام کا ادب

اس آیت کریمہ میں یہ حکم دیا گیا۔

اے ایمان والو!

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (سورۃ الحجرات:۱)

اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو

مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ حکم مطلق ہے' نہ کھانے پینے میں آگے بڑھو، نہ چلنے میں آگے بڑھو' نہ گفتگو میں آگے بڑھو' بلکہ نبی کو آگے کرو۔

مفسرین نے یہ بھی لکھا کہ یہ ہی حکم مشائخ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں' اکابر کے بارے میں اور اسلاف کے بارے میں اور اپنے بڑوں کے بارے میں بھی ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آگے چل رہے تھے' انہیں تنبیہ کی گئی کہ پیچھے چلو' انبیاء کے بعد جن چیزوں پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے' اس میں صدیق سے افضل کوئی نہیں تو حکم دیا گیا کہ چلنے میں' کھانے میں' گفتگو کرنے میں' اللہ کا اور اس کے رسول کا' صحابہ کا' مشائخ کا' ادب ملحوظ نظر رکھو۔

''باادب بانصیب' بے ادب بے نصیب''

دوسرا ادب

قرآن کی اس سورۃ کی دوسری آیت ہے۔

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (سورۂ حجرات:۲)

اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ (سورۂ حجرات:۲)

آقا ﷺ کے سامنے زور زور سے باتیں نہ کرو ورنہ خطرہ کیا ہے

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (سورۂ حجرات:۲)

تمہارے سارے عمل رائیگاں ہوجائیں گے

اکارت ہوجائیں گے' ضائع ہوجائیں گے' اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔

زبان کی حفاظت

حدیث پاک کا مفہوم ہے: کہ انسان زبان سے چھوٹا سا کلمہ نکالتا ہے' جس کو بہت معمولی سمجھتا ہے' ہلکا لے لیتا ہے' لیکن اس کی وجہ سے یہ جہنم کی گہرائی میں جا گرتا ہے' اسی لیے اس زبان کو اللہ نے بتیس تالے دانتوں کی صورت میں اور دو دروازے ہونٹوں کی صورت میں لگا رکھے ہیں' اس زبان میں ہڈی نہیں جیسے یہ نرم ہے' اس سے نکلنے والے بول بھی نرم ہونے چاہیے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن کی طرف جاتے وقت آقا ﷺ سے فرمایا

وصیت کیجیے' نصیحت فرمادیجیے

آقا کریم ﷺ فرمانے لگے' زبان پکڑ کر بولے

اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ

اے معاذ! اپنی زبان کو قابو میں رکھنا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سمجھے یہ تو عام سی بات ہے' فرمایا کچھ اور ارشاد فرمائیں۔

آقا ﷺ فرمانے لگے' معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے' اسی زبان کی وجہ سے تو لوگ جہنم میں گریں گے' آنکھ کا غلط استعمال دل کو پتھر بنا دیتا ہے تو زبان کا غلط استعمال خاندان کا شیرازہ بکھیر دیتا ہے' معاشرے کا امن داؤ پر لگ

جاتا ہے' ایک ملعونہ نے زبان ہی تو غلط استعمال کی تھی' سارے ملک کے امن کو اس نے خطرے میں ڈال دیا' ساری حکومت کی مشینری کو ہلا کر رکھ دیا' پوری دنیا کے مسلمانوں کے دل پر ایک کاری ضرب اس نے لگائی' مسلمانوں کے کلیجے چھلنی کر دیئے اور اس کی حمایت میں اس کے Favour میں بولنے والوں نے' لکھنے والوں نے' فیصلہ کرنے والوں نے اس زخم پر گویا کہ تیل چھڑکا' جلتی پر تیل کا کام کیا۔

انتہا پسندی

ساری دنیائے کفر اس ایک ملعونہ کی حمایت میں بول پڑی' لکھنے لگی' اپنا Protest ریکارڈ کروایا' مختلف ممالک سے آفر ہو رہی ہے کہ ہم اس کو پناہ دیں گے' ہم اس کو Facicitate کریں گے' یورپی پارلیمنٹ میں اس کو بلوایا جارہا ہے' وہ انتہا پسندی نہیں ہے کہ ساری دنیا کے کالے گورے ایک ہو گئے' ایک عورت کے غلط کام کو Defend کرنے کے لیے' یہ انتہا پسندی نہیں ہے کہ تمہارا اس عورت سے کیا لینا دینا' دنیا میں اور ظلم کیا کم ہو رہا ہے؟ لیکن جب مسلمان اپنے آقا ﷺ کی محبت میں ڈوب کر احتجاج کرے' نعرہ لگائے' آواز بلند کرے' تحریر لکھ دے' سوشل میڈیا پر پوسٹ کوئی شائع کرے تو پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ مسلمان کتنا انتہا پسند ہے' مسلمان میں Tolerance نہیں ہے' مسلمان کا Tolerance لیول زیرو ہو گیا' مسلمان تحمل اور بردباری کا مظاہرہ نہیں کر رہا۔

غیرتِ ایمانی کی ضرورت:

اور ہمیں سبق دیا جارہا ہے کہ جی! اسلام تو درس دیتا ہے صبر کا' تحمل کا'

بردباری کا' یاد رکھیں اسلام بالکل صبر کا درس دیتا ہے' لیکن جب معاملہ آپ کی میری ذات کا ہو' لیکن جب معاملہ آمنہ کے لعل' عبداللہ کے نور نظر' مکہ کے درِ یتیم' سرور کائنات' شافع محشر' وجہ کائنات' افضل الرسل' سید الانبیاء' سید الاتقیاء، امام المجاہدین' امام المبلغین' علی الہ، کمالہ، جمالہ، نوالہ، عطائہ، بیانہ، قرآنہ، شانہ محمد ﷺ' منور' مطہر' معزز' اعلیٰ' ارفع' کامل نبی آپ پر ہمارے ماں باپ قربان' آپ پر ہمارا ملک قربان' آپ پر ہمارا آئین قربان! پاک رب کی قسم! جب بات نبوت کی ہوگی تو پھر صبر کا وقت نہیں غیرت ایمانی دکھانے کا وقت ہے۔

معافی کا اعلان کس کے لیے؟

میری جذباتی تقریر کو جذبات کا رنگ نہ دیں' خود سرکار دو عالم ﷺ نے مکہ کو فتح کیا' آج یہ پوسٹ بھی چلائی جارہی ہے کہ آقا نے تو فتح مکہ میں عام معافی کا اعلان کر دیا تھا۔

کچھ لوگ نادانی میں یہ بات کہہ رہے ہیں کہ اور کچھ لوگ اپنے لیڈر کی محبت میں اور اس کے ڈیفنس میں یہ بات کہہ رہے ہیں اس کا ڈیفنس کر رہے ہیں تو اس کا جواب بھی سن لو' فتح مکہ کے موقع پر آقا ﷺ نے معافی کا اعلان کیا تھا' ہم مانتے ہیں آپ مانتے ہو' بالکل کیا تھا' کیا فرمایا:

مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ کَانَ اٰمِنًا

جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے اس کو امن ہے

مَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا

جو بیت اللہ میں آجائے خاموشی سے بیٹھ جائے اس کو امن اور پناہ ہے'

جو اپنے گھر کے دروازے بند کر کے بیٹھ جائے اس کو امن اور پناہ ہے' جو توبہ کرے اس کو پناہ ہے۔

گستاخِ رسول کے لیے کوئی معافی نہیں

لیکن جن لوگوں نے آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی' کرتے رہے' مسلمانوں کے دل کو تکلیف پہنچاتے رہے' ان کو معافی نہیں دی گئی' ان کے نام لکھے گئے' لسٹڈ کیا گیا' وہ لسٹ صحابہ کو دی گئی' انہیں ڈھونڈ کر ایک ایک کو چن چن کر قتل کر دو' تا کہ دھرتی کے سینے پر کسی کو جرات نہ ہو کہ وہ میرے آمنہ کے لعل کی شان میں گستاخی کرے' ان کو قتل کیا گیا ہے۔

گستاخ عورت کا انجام

ایک عورت تھی' پتہ چلا کہ آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کر دی' ایک صحابی تھے جو آنکھوں سے نابینا تھے' انہیں پتہ چلا کہ یہ تو میرے آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کرتی ہے' تو انہوں نے کسی طرح کسی کو کہا یار یہ رہتی کہاں ہے؟ وہاں پر ہے' وہاں پر پہنچے، رات کا وقت ہے' تلوار یا خنجر اپنے پاس سے لے کر گئے' آواز دی اس عورت نے جواب دیا' اس کو ٹٹولا جب قریب گئے یقین ہو گیا وہی عورت ہے تو خنجر اس کے سینے میں گھونپ دیا' میرے آقا کو پتہ چلا تو یہ نہیں فرمایا کہ یہ تو بڑا ظلم ہو گیا عورت کو مارا ہے' آقا ﷺ نے خوشی کا اظہار کیا' کیا تم کہتے ہو یہ نابینا ہے' یہ تو بینا ہے' اس نے تو وہ کام کیا ہے' جو دیکھنے والے نہیں کر سکے۔

اسی فتح کے موقع پر ابن خطل ایک گستاخ تھا' صحابہ نے تلاش کیا' پتہ چلا کہ وہ بیت اللہ میں ہے' آقا ﷺ کو کہا گیا وہ تو بیت اللہ میں ہے' بیت اللہ

میں قتل و قتال حرام ہے' کیا کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہاں سے نکال کر قتل کرو' اگر نہیں نکلتا وہیں پر قتل کرو۔

پُر امن احتجاج

میں سوال پوچھتا ہوں آپ لوگوں سے جو یہ کہتے ہیں' احتجاج نہ کرو' ہاں اتنی بات ہم کہتے ہیں' ٹائر نہ جلاؤ' دکانیں نہ توڑو' املاک کو نقصان نہ پہنچاؤ' یہ بالکل ہم کہتے ہیں' یہ ملک ہمارا ہے' یہ روڈ ہمارے ہیں' سب کچھ ہمارا ہے' پر امن احتجاج' اور ہم کیوں کریں گے؟ آپ کے سامنے ہم آپ کے والد کو گالی دیں گے' آپ ذرا صبر کر کے دکھاؤ نا' اس وقت تو آپ کا صبر رفو چکر ہو جائے گا' لیکن جب غیرت ایمانی کم ہوتی ہے' تو پھر آقا ﷺ کی گستاخی برداشت ہو جاتی ہے' بہر حال میں عرض کر رہا تھا کہ اسی صورت کی دوسری آیت میں فرمایا:

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ

اپنی آواز نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو

ادب کی انتہا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیت سنی تو اس کے بعد سے آقا ﷺ کے سامنے اتنا آہستہ بولتے کہ گویا سرگوشی کر رہے ہوں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آقا ﷺ کے سامنے اپنی آواز کو اتنا پست کر لیا کہ دوبارہ پوچھنا پڑتا ''عمر! تم نے کیا کہا'' ثابت ابن قیس رضی اللہ عنہ کی آواز قدرتی اور فطری تھوڑی تیز تھی' تیز آواز تھی تو وہ اپنی آواز کو گھٹانے کی کوشش کرتے رہتے' اور بڑی مشکل سے اپنی آواز کو کم کیا کہ انجانے میں بھی آقا ﷺ کے سامنے کہیں میری آواز بلند نہ ہو جائے تو جس آقا ﷺ نے میرے اور آپ کے لیے قربانیاں دیں اُن کے

سامنے زور سے بات کرنا جائز نہیں۔

چلنے میں، کھانے، پینے میں، بولنے میں، ان سے آگے بڑھنا جائز نہیں اور ان کی گستاخی کو برداشت کرنا بھی جائز نہیں۔

آئینِ پاکستان کا تقاضا

اور میں نے عرض کیا یہ آئین پاکستان کا تقاضا بھی ہے، پاکستان کے آئین کو مانتے ہیں، پاکستان کے آئین میں (C-295) شق بھی موجود ہے، گستاخ رسول کو قتل کیا جائے گا، پھانسی پر لٹکایا جائے گا، سولی پر چڑھایا جائے گا، ہم تو یہ کہتے ہیں، آئین پاکستان کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اس ملعونہ کو پھانسی دی جائے، رہا بھی کر دیا اور بعض اطلاعات کے مطابق بیرون ملک بھجوانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ووٹ دینے والا بھی شریک

لیکن ایک بات میں نے پہلے بھی کہی تھی اور آج بھی کہہ رہا ہوں، اس کو رہا کروانے میں، بیرون ملک فرار کروانے میں جس کا ہاتھ ہے، وہ عدالت ہو، وہ حکومت ہو، جس طرح وہ گناہ گار ہیں، ان کو ووٹ دینے والے بھی گناہ گار ہیں، علماء سے فتویٰ لے لو، جو جس کو ووٹ دیتا ہے، اس کے نیک کاموں میں بھی یہ شریک ہے، اس کے برے کاموں میں بھی یہ شریک ہے، لیکن ہمیں علماء کی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں، ہم تو وہ ناپاک قوم ہیں کہ سو سال بھی ہمیں ڈسا جائے ہم پھر بھی سبق حاصل نہیں کرتے، عبرت نہیں پکڑتے۔

آقا ﷺ کی عظمت

علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم جس طرح

ان کی حیات میں لازم تھی، اسی طرح آقا ﷺ کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی تعظیم واجب ہے، کیسے روضہ رسول ﷺ پر جاؤ گے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے، وہاں تو بایزید اور جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ بھی جب جاتے تو تھر تھر کانپنے لگتے تھے۔

ہماری غفلت

اور ہم تو باب السلام سے داخل ہوتے ہی موبائل سنبھال لیتے ہیں، اور سیلفی بنانا، ویڈیو بنانا شروع کر دیتے ہیں، جہاں پر سانسوں کا شور بھی گستاخی ہے، وہاں پر موبائل کی آوازیں آتی ہیں، تصویریں بنائی جاتی ہیں، پھر روضہ رسول ﷺ پر جا کر خدا کی قسم! اس بدقسمت دل میں یہ نہیں آتا کہ میں کہاں کھڑا ہوں؟ میرے قریب کون سی ہستی آرام فرما رہی ہے؟

اُمّت کے لیے قربانیوں کی داستان

وجہ کائنات ہے، صرف جنت نہیں پوری کائنات کو جس کی وجہ سے بنایا اور سجایا گیا، میرے لیے یہ ہستی تریسٹھ سال روئی ہے۔فرش پر، عرش پر اس امت کو یاد رکھنے والا، طائف کی گلیوں میں پتھر کھانے والا، شعب ابی طالب میں پتے چبانے والا، سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی برداشت کرنے والا، موتی سے حسین دانت شہید کروانے والا، چاند سے حسین چہرہ زخمی کروانے والا، کئی کئی دن کے فاقے برداشت کرنے والا، اپنے جاں نثاروں کو تڑپتا ہوا دیکھ کر رونے والا۔

محروم القسمت انسان

میں کہاں کھڑا ہوں؟ اس ذات کی قربانیاں کیا ہیں؟ احساس ہی نہیں ہے،

پھر اپنی پیٹھ آقا ﷺ کی طرف کر کے تصویر بنواتا ہے' اس سے بڑا بدبخت بھی آپ کو کوئی ملے گا؟ جو آقا ﷺ کی طرف پیٹھ کر کے سیلفیوں میں لگا ہوا ہے' حجر اسود کا طواف ہو رہا ہے' حضرت سیلفی بنا رہے ہیں' خدا کی قسم! بیت اللہ پہنچ گئے' شیطان سے پیچھا نہیں چھڑا سکے' روضہ رسول ﷺ پر کھڑے ہیں' کام شیطانوں والے کر رہے ہیں' خوش اس کو کر رہے ہیں' روضہ رسول ﷺ پر جا کر بھی آقا ﷺ کو دکھ دینے والا' بتاؤ اس سے بڑی بدقسمتی کیا ہوگی؟

ارے مسلمان! تو کتنا بے وقوف ہے؟ ہوش کے ناخن لے' میں عرض کر رہا تھا کہ روضہ رسول ﷺ پر جاؤ تو ادب موبائل نہیں ہو' ہمیں پتا ہی نہیں ہم کون ہیں' کہاں ہیں' ہماری کیفیت تبدیل ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ کا طواف

ایک لڑکی بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی' اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں عشقیہ اشعار پڑھ رہی تھی تو جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا' اے لڑکی! بیت اللہ کے سامنے تیرے ایسے اشعار مناسب نہیں، تو وہ کہنے لگی' جنید! تو کس کا طواف کر رہا ہے؟ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے اس گھر کا' وہ کہنے لگی' ہائے بدقسمت! میں تو گھر والے کا طواف کر رہی ہوں' یہ تو میرا اللہ ہے' یہ تو میرے اللہ کا گھر ہے' انوارات و تجلیات کی بارش برس رہی ہے' اللہ کی ایک سو بیس نعمتیں ہر وقت نازل ہو رہی ہیں۔ اس کو دیکھ کر تو دل کو سکون ملتا ہے' آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے' کلیجہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے' ٹینشن ختم ہوجاتی ہے' تو یہ کیفیت ہو جب ہم روضہ رسول ﷺ پر جائیں' منہ پر درود ہو' آنکھوں میں آنسو ہوں' دل پر کپکپی طاری ہو' قدم لڑکھڑا رہے ہوں' اے اللہ! میں اس قابل نہیں' تو

نے اپنے در بلایا، میں تو اس قابل نہ تھا، تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا۔

تو عزیزان گرامی روضہ رسول ﷺ پر جا کر بھی ادب ہو اور جب میرے نبی ﷺ کی بات ہو، حدیث پیش کی جائے، اس کو ادب سے سنا جائے۔

امامِ مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول ﷺ

امامِ مالک رحمۃ اللہ علیہ کو جب باندی آ کر کہتی کوئی آیا ہے، کس لیے آیا ہے، جی زیارت کرنے آیا ہے، ویسے ہی ملاقات کے لیے آیا ہے، آپ جس حالت میں ہوتے اٹھ کر چلے جاتے، اس کی بات سنتے جب باندی آ کر کہتی کوئی حدیث سننے آیا ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کوشش کرتے غسل کرتے، نیا لباس پہنتے، سرمہ لگاتے، خوشبو لگاتے، مسواک کرتے، عمامہ باندھتے، ادب سے چل کر آتے، یہ میرے آقا ﷺ کی حدیث سننے آیا ہے۔

حدیث کی قدر اور اخلاص

ایک تابعی اللہ والے کو پتا چلا کہ فلاں جگہ پر ایک شخص ہے جس کے پاس آقا ﷺ کی ایک حدیث ہے، اور سند کے ساتھ، وہ حدیث روایت کرتا ہے، تین مہینہ کا سفر تھا، سواری لی تین مہینہ سفر کیا، اس علاقہ میں پہنچے، علاقے کے گورنر کو پتہ چلا کہ فلاں اللہ والا تین مہینہ کا سفر کر کے ہمارے شہر آیا ہے، وہ استقبال کے لیے آیا، حضرت! آیئے ہمارے پاس ہم آپ کا اکرام کرتے ہیں، آپ آرام کریں، حضرت فرمانے لگے میں تو حدیث سننے آیا ہوں، فلاں شخص سے ملنا ہے، کہا آرام کر لیں پھر مل لینا، کہنے لگے نہیں! ڈائریکٹ وہاں گئے، اس شخص سے ملے، آقا کی حدیث سنی، واپس آنے لگے تو لوگوں نے کہا حضرت

تین مہینہ کا سفر کیا ہے، کچھ دن آرام تو کر لیں، حدیث بھی آپ کو مل گئی فرمانے لگے میرا یہ سفر فقط حدیث کو سننے کا تھا، فوراً واپسی کا راستہ اختیار کیا، تین مہینہ جانے کے، تین مہینے آنے کے، چھ مہینہ دھوپ اور گرمی کو برداشت کیا، فاقہ کو برداشت کیا، ان کے دل میں نبی ﷺ کی حدیث کی قدر تھی، ادھر نبی ﷺ کی حدیث پڑھی جاتی ہے، ادھر موبائل میں لگتے ہوتے ہیں، ادھر باتوں میں لگے ہوئے ہیں، ادھر ہماری توجہ بٹ رہی ہے، یہ سب بے ادبی کے زمرے میں آتا ہے۔

اعمال ضائع ہونے کا مطلب

قرآن کریم نے کہا آقا کے سامنے زور سے باتیں نہ کرو۔اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ۔تمہارے سارے اعمال ضائع ہوجائیں گے۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ اعمال ضائع ہونا اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ وہ کافر ہوجائے گا، کیونکہ ادب نہ کرنا، نبی ﷺ کی بات غور سے نہ سننا، نبی ﷺ سے آگے بڑھنا، اللہ والوں سے آگے بڑھنا، نبی ﷺ کے سامنے آواز کو بلند کرنا، روضہ رسول ﷺ پر بھی بے ادبی فرمایا، اعمال ضائع ہوجائیں گے چونکہ اس میں گستاخی اور ایذائے رسول کا عنصر شامل ہے، کافر ہونے کا ڈر ہے۔

آئین کا تقاضا

اسی لیے میں نے جیسے عرض کیا تھا۔آئین پاکستان کا تقاضا یہ ہے کہ پاکستان کے آئین یہ بات مینشن ہے، حاکمیت صرف اللہ کی ہوگی، بالادستی صرف قرآن وسنت کی ہوگی، قرآن وسنت کے منافی، متصادم کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا، تو ہم کہتے ہیں اس قانون پر عمل کیا جائے، اس گستاخ کو، اس

ملعونہ کو عبرت ناک سزا دی جائے' چوک چوراہے پر لٹکایا جائے تاکہ پھر قیامت تک کسی کو جرات نہ ہو کہ مسلمانوں کے ملک میں وہ گستاخی کرے۔

استعماری قوتوں کے بتدریج حملے

استعمار جب حملہ کرتا ہے تو سب سے پہلے وہ اس ملک کے مالی وسائل کو چوستا ہے' معاشی طور پر اسے کمزور کرتا ہے' آئی ایم ایف کے قرضوں میں جکڑ دیتا ہے' ورلڈ بینک کی زنجیریں پہنا دیتا ہے' اشیائے خورونوش کو مہنگا کر دیتا ہے' جب مالی طور پر وہ ملک کمزور ہوجاتا ہے پھر اس کی تہذیب پر حملہ کر دیتا ہے' فحاشی اور عریانیت کو پروموٹ کرتا ہے اور اس کے بعد پھر ڈائریکٹ وہ اس پر قابض ہوجاتا ہے۔

باطل کا حربہ اور حکومت کی سوچ

جہاں بھی استعماری کفریہ اور طاغوتی طاقتوں نے حملہ کیا یہ ان کی ترتیب ہے سب سے پہلے مالی وسائل چوستا ہے' آپ کے مالی وسائل معدنیات پر ان کا قبضہ ہے' آپ ان کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور دن بدن جکڑے جارہے ہیں۔

ہر حکومت والے سے پوچھا جائے کہ آپ نے آئی ایم ایف ورلڈ بینک سے اتنا قرضہ لیا' یہ کون ادا کرے گا؟ اور کیسے ادا کرو گے؟ وہ پتہ ہے اندر اندر یہ سوچتا ہے کہ یہ ہم نے تھوڑی لوٹانا ہے' یہ تو بعد والی حکومت کا کام ہے' ہم نے تو اپنے پانچ سال پورے کرنے ہیں' اور ہر نئی حکومت نے آکر ڈھنڈورا پیٹنا ہے' ہم آئے تو خزانہ خالی تھا۔

شروع میں الیکشن سے ملے وہ کسی نے کہا کہ الیکشن اور شادی سے پہلے

کے وعدے ایک جیسے ہوتے ہیں' لیکن ہمیں کون سمجھائے گا' صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں؟۔

کفر کی محنت

عزیزانِ گرامی!

کفر مسلمانوں کے اندر روگ تلاش کرتا ہے' کہ کلمہ بھی پڑھے شکل بھی مسلمانوں والی ہو' لیکن اللہ سے بہت دور ہو۔ آپ تھوڑا سا اللہ والوں کی محبت میں رہیں تو آپ کو سورج کی روشنی اور دن کے اجالے کی طرح نظر آئے گا کہ یہ نام کا تو مسلمان ہے لیکن یہ کفر کا ایجنٹ ہے' آپ کی ایمانی قوت ختم کرنے کے لیے اندر روگ تلاش کرتا ہے' آپ کی جہادی قوت کو ختم کرنے کے لیے اپنے ایجنٹوں کو چھوڑا ہوا ہے' جہاد کو بدنام کرو' مسلمانوں کی ڈکشنری سے مسلمانوں کی ہسٹری سے' مسلمان کی میموری سے' مسلمان کے معاشرے سے' مسلمانوں کے سلیبس سے، جہاد کا نام ہی مٹ جائے۔ اتنا جہاد کو بدنام کرو، کتنا بڑا ظلم ہوگا' یہ ان کے ایجنٹ کرواتے ہیں' جہاد میرا یا کسی مولوی کا حکم نہیں' اللہ کا حکم ہے' رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے' قرآن کی بیسیوں' سینکڑوں آیات اس پر شاہد ہیں اور فرمایا یہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

خدارا! کفر کا آلہ مت بنو

اس لیے خدارا اس زبان سے' گندی زبان سے گندے الفاظ استعمال کرکے آپ کفر کی سرحد میں داخل ہو رہے ہو۔ علماء کے خلاف مدارس کے خلاف' مساجد کے خلاف' جہاد کے خلاف' پروپیگنڈے کا حصہ نہ بنیں' ہماری

باتیں کل یاد آئیں گی' جب دھوکہ والی آنکھ بند اور حقیقی آنکھ کھلے گی' قبر کی اندھیری کوٹھری میں ایک آپ ہوں گے' ایک منکر نکیر ہوں گے' جب میدان محشر کی رسوائی آپ دیکھو گے' جب موت کو آنکھوں کے سامنے' عزرائیل علیہ السلام کو دیکھو گے۔

كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿سورۂ انفال:۶﴾

پل صراط پر جب اندھیرا ہوگا' قدم پھسل رہے ہوں گے' اس وقت آپ کو یہ باتیں یاد آئیں گی۔

انہوں نے اپنے ایجنٹ چھوڑے ہوئے ہیں اسی لیے علماء سے اپنا تعلق مضبوط کرو' میڈیا پر بھی بہت کچھ مل جاتا ہے' صحیح کم ملتا ہے غلط زیادہ ملتا ہے' آپ کا میڈیا 80 فیصد اس وقت اغیار کے ہاتھ میں ہے' وہ پرنٹ میڈیا ہو' وہ سوشل میڈیا ہو' وہ الیکٹرانک میڈیا ہو۔

مستند علماء سے رابطہ میں رہنے کی ضرورت ہے

آخرت کی طرف متوجہ ہوجاؤ' علماء سے ایسا تعلق ہو کہ ہر موقعہ پر عالم سے مشورلیا جائے' یہ صورت حال ہے اس میں صحیح کیا غلط کیا ہے؟ میں کس کو کیا جواب دوں؟ یہ مستند علماء کو پتا ہوگا لیکن ضروری ہے کہ آپ وقت دیں' اکثریت آپ کو پتا ہے کہ جمعہ میں کتنے لوگ آتے ہیں' آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جمعہ میں 80 فیصد لوگ آتے ہیں نہیں' نہیں' نہیں' 20 سے 25 فیصد مسلمان جمعہ پڑھتے ہیں' میری یہ بات غور سے سنو 20 سے 25 فیصد لوگ جمعہ پڑھتے ہیں' ابھی بھی آپ جائیں ہوٹلوں میں' بازاروں میں' سینما ہال میں' کرکٹ کے میدانوں میں' گھروں میں جو مسلمان ہیں وہ آدھے سے زیادہ ہیں' آپ سے

تین گنا زیادہ ہیں۔ 25 فیصد لوگ جمعہ پڑھتے ہیں۔

جمعہ کے اہتمام میں سستی

عام نمازیں تو 15 فیصد لوگ پڑھتے ہیں' اور فجر تو میرا خیال ہے 5 فیصد لوگ بھی نہیں پڑھتے' اور ایک جمعہ کا دن ہوتا ہے کہ عالم قرآن و سنت کی روشنی میں ان کی ٹیوننگ کرے' ان کی بیٹری کو چارج کرے لیکن تقریر کے دوران کتنے آتے ہیں' اس 25 فیصد میں بھی 5 فیصد تک تقریر کے لیے آتے ہیں' باقی جب دوسری اذان ہوتی ہے' عربی خطبہ ہوتا ہے' بال گیلے ہیں' بھاگتے ہوئے آرہے ہیں' کوئی بچے کو بھی ساتھ اٹھا کر لا رہا ہے۔اور پھر کوئی سیڑھیوں میں' کوئی وضو خانے میں' وہ کہاں نماز پڑھے گا' وہ نماز ختم ہوئی بھاگنا ہے اور ریڑھی والے کے پاس جانا ہے' فٹ پاتھ پر کھڑے رہنا ہے لیکن مسجد میں اس کا دل تنگ ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ حدیث کہہ رہی ہے کہ منافق کی نشانی ہے' فاسق کی نشانی ہے' وہ مسجد میں ایسے بے چین ہوتا ہے' جیسے مچھلی پانی کے بغیر۔

سکون کا ماحول

مفتی محمد تقی عثانی صاحب نے ایک دعا بتائی کہ یہ دعا مانگو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ وَلِيْجَةً عِنْدَكَ

اے اللہ! مجھے ولیجہ بنا۔ ولیجہ وہ جس کا گھر میں کثرت سے آنا جانا لگا رہے۔

اللہ کے گھر میں کثرت سے ہم آنے جانے والے بن جائیں' مسجد میں آئیں تو سکون مل جائے' جیسے مچھلی پانی میں خوش ہوتی ہے' جمعہ کے بیان سنو' کسی بھی مسجد میں جاؤ' درسوں میں بیٹھو' تعلیم کے حلقوں میں بیٹھو' اجتماعات میں

شرکت کرو، خانقاہوں میں جاؤ، خدا کی قسم اللہ والوں سے تعلق ہوگا تو زندگی میں بھی سکون ہوگا، مرنے کے بعد بھی ورنہ دنیا میں بھی ٹینشن ہوگی، کہتے ہیں اتنا مال، اتنی پراپرٹی، اتنی جائیداد، ہر وقت بے چارہ ٹینشن میں ہے۔

غریبی کا مزہ

ایک گاؤں میں ایک غریب سا نائی رہتا تھا، درخت کے نیچے کرسی لگا کر لوگوں کے بال سیٹ کرتا تھا، ایک اس کے پاس چادر تھی ایک تکیہ تھا، بس رات کو وہیں فٹ پاتھ پر ہی چادر بچھا کر سو جاتا تھا، اس گاؤں میں سیلاب آ گیا، جب سیلاب آیا تو وہاں ایک اسکول بنا ہوا تھا وہ جو اسکول کی ٹنکی پر چڑھا اور لیٹ گیا اور گاؤں والوں کو دیکھ رہا ہے، کوئی سونا کوئی چاندی، کوئی فرنیچر لے کر کوئی گاڑی لے کر کوئی سامان لے کر ادھر بھاگ رہا ہے، کوئی ادھر بھاگ رہا ہے، اتنا سامان لوگوں نے جمع کیا ہے، یہ آرام سے سویا ہوا ہے، ایک آدمی نے بھاگتے ہوئے اس کو آواز لگائی، کہا سب افراتفری میں ہیں، میدان حشر کا گویا منظر ہے، تو مزے سے لیٹا ہوا ہے، اس نے کہا'' غریبی کا مزہ تو میں نے آج چکھا ہے'' میرے پاس ہے ہی کچھ نہیں، ٹینشن ہی کچھ نہیں، ارے قیامت کے دن بھی یہ غریب امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے، اور وہاں کا ایک دن دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔اور دوسری آیت میں:

كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿سورۂ معارج: ۴﴾

وہاں کا ایک دن دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، یہ غریب چاہے تھوڑا سا کھانا پینا، تھوڑے سے مال کا حساب دیا اور جنّت میں چلے گئے، وہ مال دار جو نیک ہوگا، وہ بھی حساب دیتے دیتے 500 سال بعد جائے گا، یہ

فیکٹریوں کا حساب' یہ بنگلوں کا حساب' یہ سونے کا حساب' یہ چاندی کا حساب' یہ کرسی کا' یہ نوکروں کا' خدا کی قسم! اس وقت آپ کو غریبی کا مزہ آئے گا' اس لیے تو آمنہ کے لعل نے دعا کی۔

اے اللہ! مجھے زندہ رکھ غریبی کی حالت میں' مجھے موت دے غریبی کی حالت میں۔

وَاحْشُرْنِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ

آخرت میں غریبوں کے ساتھ میرا حشر فرما۔

بوجھ سے بچیے

ارے ہم اپنے وزن کیوں بڑھا رہے ہیں' ایک کھائی ہے جس سے آپ نے چھلانگ لگانی ہے' جو جتنا ہلکا وزن ہو وہ چھلانگ لگا لے گا' اب اگر کسی کے پاس بیگ بھی لٹکا ہوا ہے' اور ہاتھ میں صندوق بھی ہے' وہ اس کو لے کر پار کر سکتا ہے' آخرت کی گھاٹی وہ پار کرے گا جو حساب میں، لین دین میں، معاملات میں، ہلکا ہوگا۔

ہماری مثال

میرے محترم دوستو! بھائیو! بزرگو!

ایک بادشاہ نے ایک غریب شخص کو بلایا اور اس کو کہا کہ سورج طلوع ہوا ہے ابھی دن چڑھا ہے تو گھوم جتنے دائرے سے تو گھومے گا نا جیسے یہاں سے تو نے شروع کیا ہے گھومتے گھومتے واپس یہاں آکر جتنا دائرہ تو بنائے گا ساری تیری ملکیت ہوگی جا مزے کر' اب اگر وہ ایک دو گھنٹے بھی گھومتا تو پتا نہیں کئی ایکڑ' اگر گھوڑے میں گھومتا تو وہ اس کے ہوجاتے' لیکن وہ جب تھوڑا گھومتا کہتا

واپس چلنا چاہیے' پھر سوچتا یار یہ ایک موقعہ ملا ہے پتا نہیں دوبارہ یہ چانس ملے یا نہیں' گولڈن چانس ہے اس کو اویل کرو تو وہ جاتا رہا' جاتا رہا' اتنی پیاس لگی کہ بڑی مشکلوں سے واپس آنے لگا' کہ مغرب سے پہلے پہلے اسی جگہ پہنچوں گا تو ساری میری ملکیت ہوگی' گرتے پڑتے راستے میں اس کا انتقال ہو گیا' یہی ہماری مثال ہے۔

دنیاوی ترقی کی مسلسل فکر

کہتے ہیں دکان کرائے کی ہے' اپنی ہوجائے ناں پھر بیٹھ کر اللہ اللہ کریں گے،دکان اپنی ہوجائے بولا یار یہ ساتھ والی بک رہی ہے' یہ اپنی ہوجائے نا ٹینشن ہی کوئی نہیں' پھر کہتے ہیں لیاری میں دکان ہے' بولٹن میں ہوجائے' بولٹن سے کہتا ہے صدر میں ہوجائے' پھر کہتا ہے ڈیفنس میں ہوجائے' یہی مثال گھر کی ہے' گھر کرائے کا ہے' اپنا ہوجائے اپنا ہے ڈیفنس چلے جائیں' پھر کہتے ہیں بحریہ ٹاؤن' اسلام آباد میں بھی ہو' وہاں جانا ہے ایک گاؤں میں بھی ہو' گاڑی ہے دوسری ہوجائے' دو ہیں' تیسری ہوجائے' بیوی ہے دوسری ہوجائے' تیسری ہوجائے' اولاد زیادہ ہے فیکٹریاں دو ہیں' ارے فیکٹریاں بناؤ بڑھاؤ کرتے کرتے وقت پورا ہوجاتا ہے۔

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ ﴿سورۂ تکاثر: ۱-۲﴾

مال اور اولاد کی کثرت نے تمہیں غافل کیا' قبر کے کنارے پہنچے' موت کی ایک چماٹ لگے گی' سارا نشہ ہرن ہو کر اتر جائے گا' سارا نشہ ہرن ہوجائے گا۔

دینی ترقی کی فکر کیجیے

اس لیے میرے دوستو! مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کریں، ضرورت کے مطابق دنیا کمائیں، دنیا کمانے میں اور لگانے میں، خیال رکھیں حرام اور حلال کا، جائز او ناجائز کا، زکوٰۃ کے علاوہ صدقہ پورا سال دیتے رہیں، خیرات کرتے رہیں، سماجی فلاحی کاموں میں اپنا حصہ ملاتے رہیں، اللہ والوں کی جوتیاں سیدھی کریں، ان کے ساتھ اپنی محبت کا دورانہ بڑھائیں۔

اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انسائیکلوپیڈیا

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی۔

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اجمالی عنوانات

۞...... کائنات کی سب سے بڑی رحمت و بہار۔

۞...... اُمّتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں۔

۞...... اخلاق کی اقسام۔

۞...... قرآن کریم کے کمالات و اوصاف۔

۞...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام۔

۞...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوش قسمتی اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات۔

۞...... دعوے دار اور وفادار میں فرق۔

۞...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات۔

۞...... مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا شَرِیْعَةَ بَعْدَ شَرِیْعَتِهٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِهٖ ○ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ ○ وَهُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَكِيْمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶ ﴿سورۃ ممتحنہ:۶﴾

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ.

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا. ﴿سورۃ فتح:۲۹﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِرَفْعِ قَوْمٍ وَخَفْضِ اٰخَرِيْنَ.

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ۝

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ۝

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

ثنا گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود وعدم تیرا

جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

قابل صد تکریم و تعظیم بزرگو اور میرے دوستو! آپ کے سامنے قرآن مجید، فرقان حمید کی چند آیات کریمہ تلاوت کی ہیں اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

کائنات کی بہار

رسول اللہ ﷺ کی اس کائنات رنگ بو میں جو آمد ہوئی وہ ساری انسانیت، ساری کائنات کے لیے رحمت و بہار بن کر آئے، ربیع الاوّل، ربیع عربی میں بہار کو کہتے ہیں، چونکہ ہمارے آقا ﷺ بہار بن کر تشریف لائے، اس وقت دنیائے کفر رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخیاں کررہا ہے، کارٹون آمیز خاکے شائع کروارہا ہے اس کے مقابلے میں ہمیں کیا کرنا ہے؟

امّت مسلمہ کی ذمہ داریاں

ایک تو رسول اللہ ﷺ کا حقیقی تعارف کروانا ہے اور دوسرا آپ ﷺ کے معجزات دنیا کو بتانے ہیں اور تیسرا آپ ﷺ کی اتباع کی نیت کرنی ہے، ان

تین طریقوں سے ہم دنیائے کفر کا مقابلہ بھی کر پائیں گے اور انہیں اپنا میسج بھی پہنچا دیں گے۔

رسول اللہ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ

رسول اللہ ﷺ کے معجزات کیا تھے؟ سب سے بڑا معجزہ قرآن کا تھا، ایک قرآن ہے اور ایک صاحب قرآن ہے، ایک ساکت قرآن ہے اور ایک بولنے والا قرآن ہے، ایک کتابی شکل میں ہمارے پاس ہے، ایک انسانی شکل میں ہمارے پاس ہے۔

جب امی عائشہ ؓ سے پوچھا گیا کہ آپ کے اخلاق کیسے تھے؟ آپ فرمانے لگیں؛ کیا تم لوگوں نے قرآن نہیں پڑھا، جو قرآن ہے وہی من وعن سرکار دو عالم ﷺ کے اخلاق ہیں۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۞ آپ Subscribe Character کے حامل تھے، آپ ﷺ اخلاق عظیمہ کے درجے پر فائز تھے۔

اخلاق کی اقسام

اخلاق کی تین قسمیں ہیں: ایک اخلاق حسنہ ہے کہ کسی نے آپ کو ایک تھپڑ مارا آپ نے بدلے میں ایک ہی مارا، دو نہیں مارے یہ بھی اخلاق ہے۔

اور ایک اخلاق کریمانہ کہ کسی نے آپ کو تھپڑ مارا، آپ نے بدلہ ہی نہیں لیا اس کو معاف کر دیا یہ اعلیٰ درجہ ہے۔

تیسرا اخلاق عظیمہ کہ کسی نے آپ کو تھپڑ مارا اور آپ نے اسے تھپڑ بھی نہیں مارا بلکہ آپ نے اسے معاف بھی کر دیا اور آپ نے اس کے لیے حسن سلوک کے دروازے کھول دیئے۔

سلام اس پر جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر جس نے سختیاں سہہ کر دعائیں دیں

سلام اس پر جس نے دشمن کو حیات جاوداں دیدی
سلام اس پر جس نے ابوسفیان کو امان دیدی

سلام اس پر جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر جس نے بُروں سے فرمایا یہ میرے ہیں

سلام اس پر فضا جس نے زمانے کی بدل ڈالی
سلام اس پر جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی
سلام اے آمنہ کے لعل اے محبوب سبحانی
سلام اے فخرے موجودات، اے فخر نوع انسانی

یہ اخلاق عظیمہ ہیں کہ جب طائف کی سرزمین میں تین سرداروں نے آپ کی دعوت کو ٹھکرایا اور آپکے پیچھے اوباش لڑکوں کو لگایا اور پتھروں کی بارش میں آپ نے قرآن سنایا، ایک باغ میں پناہ لی اور اس موقع پر فرشتے آئے آپ اجازت دیں ان کو کچل کر رکھ دیا جائے، اس موقع پر جناب رحمۃ للعالمین نے ہنس کر فرمایا۔

میں اس دہر میں قہر و غضب بن کر نہیں آیا
اگر آج کچھ لوگ اسلام پر ایمان نہیں لاتے
خدائے پاک کے دامن وحدت میں نہیں آتے
مگر نسلیں ضرور ان کی اسے پہچان جائیں گی

اور درِ اسلام پر ایک روز آ کر سر جھکائیں گی
میں ان کے حق میں قہرِ الٰہی کی دعا کیوں مانگو؟
بشر ہیں یہ بے خبر ہیں میں تباہی کی دعا کیوں مانگو
دعا مانگی، الٰہی قوم کو چشم بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان پر، انہیں نور ہدایت دے
الٰہی فضل کر کو ہسارِ طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسادے پتھروں والی زمینوں پر

قرآن کریم کے اوصاف و کمالات

تو آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کا ہے، اس قرآن کے بارے میں کیا کہا؟

فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ.......... پہلے والوں کی خبریں
وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ........ بعد والوں کے حالات
وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ........ درمیان والوں کے فیصلے
اَلْقَوْلُ الْفَصْلُ.......... یہ فیصلہ کرنے والی کتاب ہے۔
لَيْسَ بِالْهَزْلِ.......... یہ مذاق نہیں ہے۔
مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ.......... جو متکبر اس کو چھوڑ دے گا۔
قَسَمَهُ اللهُ.......... اللہ اس کو ہلاک کر دیں گے۔

فَمَنِ ابْتَغَى الْهِدَايَةَ فِي غَيْرِهِ...... قران سے ہٹ کر، ہدایت، سکون، اطمیان تلاش کرو گے۔ اَضَلَّهُ اللهُ۔ اللہ گمراہ کر دیں گے۔

حَبْلُ اللهِ الْمَتِيْنُ، اَلذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ، لَا تُزِيْغُ بِهِ

الْأَهْوَاءُ، لَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ، لَا يَجْمَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، لَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَهُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذَا سَمِعَتْهُ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝١ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ،

یہ قرآن ذکر حکیم ہے، صراط مستقیم ہے، اس کے پیچھے چلنے والوں کی خواہشات میں کجی پیدا نہیں ہوتی زبانوں میں اشتباہ پیدا نہیں ہوتا، علماء کو اس سے سیری نہیں ہوتی، طبیعت بار بار پڑھنے سے اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتی یہ قرآن ہے اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، جب جنات نے اس کو سنا، بے ساختہ پکار اٹھے، ہم نے ایسا عجیب قرآن سنا جو روشنی کی طرف، ہدایت کی طرف، سکون کی طرف، اطمینان کی طرف، کامیابی کی طرف، خوشحالی کی طرف، آسودگی کی طرف، جنت کی طرف، حوروں کی طرف، نہروں کی طرف، فرشتوں کی طرف، رب کے دیدار کی طرف لے جاتا ہے، ہم اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ۔

جو قرآن کی بولی بولے گا، سچ بولے گا۔

مَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ

جو قرآن کے مطابق فیصلے کرے گا وہ عدل کرے گا۔

مَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

جو قرآن کی دعوت دے گا وہ صراط مستقیم کی دعوت دے گا، تو آپ کا سب سے بڑا معجزہ کیا تھا؟ قرآن۔

میں کیسے مسلمان ہوئی

مالیا کی ایک غیر مسلم ہے پھر وہ مسلمان ہوتی ہیں، اپنے مسلمان ہونے کا ریزن بتاتی ہیں کہ میں میوزک میں پی ایچ ڈی کر رہی تھی، میں مراکش کے

ریڈیو پر کچھ سونگ سن رہی تھی اچانک Frequency چینج ہوئی اور ایک مانوس سی قرآن کی آواز میرے کانوں میں پڑی، مجھے بڑا مزہ آیا، میں عربی نہیں جانتی تھی لیکن اس آواز میں Attraction تھی، ایک جاذبیت تھی میں سنتی چلی گئی، پتا کیا یہ کون سی زبان ہے؟ کون سی کتاب ہے؟ کس کی کتاب ہے؟ جواب ملا، یہ عربی زبان ہے یہ قرآن ہے، عربی زبان میں ہے، رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی ہے تو میں نے یہ کہا، اس کی آواز میں اتنی Attraction ہے اس کی Meaning میں سمجھ لوں اس میں کیا مزہ آئے گا تو میں نے اور یجنل عربی سیکھی، عربی سیکھنے کے بعد میں نے قرآن کو اسٹڈی کیا، میں اسٹڈی کرتی گئی اور قرآن دل کی دنیا کو تبدیل کرتا گیا اور میں مسلمان ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں بھی تو قرآن اترا تھا۔

قرآن کریم کی برکت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ میں تلوار لیے چراغ نبوت کو گل کرنے کے ارادے سے جارہے ہیں، پتا چلا کہ آپکی بہن اور بہنوئی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوچکے ہیں، رخ تبدیل کیا بہن کے گھر گئے، دروازہ لوک تھا، دروازہ کھلنے پر بہن، بہنوئی کو مارنا شروع کیا، بہن مار کھاتی رہی، آخر میں کہنے لگی تو خطاب کا بیٹا ہے، میں بھی خطاب کی بیٹی ہوں، ٹکڑے ٹکڑے کردے، دامن مصطفی چھوٹ نہیں سکتا۔

عمر پریشان ہوکر۔

حیران ہوکر۔

ششدر ہوکر۔

ورطہ حیرت میں ڈوب کر۔

حیرت واستعجاب کے سمندر میں مبتلا ہو کر صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ کی تسبیح پڑھ کر کنفیوز ہو کر یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ ایک عورت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑے ہوگئی، کون سی طاقت ہے کہ لاتو سہی، دکھلاتو سہی، بتلاتو سہی، سنوا تو سہی، پڑھوا تو سہی وہ کون سی کتاب ہے، کتاب کھلتی ہے، قرآن کھلتا ہے:

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾

(سورۂ طٰہٰ: ۱، ۴)

عمر قرآن سنتا چلا گیا، دل پسیجتا چلا گیا، دل پگھلتا چلا گیا، دل نرم ہوتا چلا گیا، دل پر رقت طاری ہوئی چلی گئی، دل لرزہ براندام ہوتا چلا گیا، کہا مجھے محمد عربی کے قدموں میں لے چلو، جو چراغ نبوت کو گل کرنے کے ارادے نے نکلا تھا، پکے ہوئے پھل کی طرح دامن مصطفیٰ میں آ گیا۔ یہ کس کی برکت تھی؟ قرآن کی اور صاحب قرآن کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوش قسمتی

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ جب خیبر کا قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا تو رسول ﷺ نے فرمایا:

لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ۔ کل میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے، ہر صحابی کے دل کی تمنا جاگ اٹھی کہ کاش! ہماری قسمت کا ستارہ چمک جائے۔

قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذروں کو
ابھی تک وہ چمکتے میں ستاروں کی جبینوں پر

لیکن آج جس کو عروج ملنا تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضور ﷺ کے معجزات

(۱)...... پہلا معجزہ

آقا ﷺ نے صبح بلوایا آشوب چشم تھا، آنکھوں میں تکلیف تھی آپ نے:

فَبَسَطَ فِیْ عَیْنَیْهِ وَدَعَالَهٗ

آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں ملا دعادی فرمایا آنکھیں ایسی ہوگئیں گویا کہ کبھی بیماری ہی نہیں تھی پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئیں یہ آقا ﷺ کا معجزہ تھا۔

(۲)...... دوسرا معجزہ

حضرت برّاء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابو رافع یہودی شانِ اقدس میں گستاخی کیا کرتا تھا، عبداللہ ابن عتیق رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا، جا کر اس کی گردن کاٹ کر آجاؤ وہ قلعہ میں گئے (پورا واقعہ ہے) گردن کاٹی واپس آنے لگے، سیڑھیوں سے گر گئے، پنڈلی ٹوٹ گئی، آقا ﷺ کے پاس لائے گئے فرمایا:

اُبْسُطْ رِجْلَكَ: اپنا پاؤں آگے کرو۔ ''فَبَسَطْتُ رِجْلِیْ۔ میں نے اپنا پاؤں آگے کیا۔ ''فَمَسَحَهَا''

آقا ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا، پنڈلی ٹھیک ہوگئی، کوئی پلستر نہیں، کوئی (Joints) نہیں، کوئی راڈ نہیں ڈالا گیا، کوئی آپریشن نہیں ہوا۔ یہ آقا ﷺ کا معجزہ تھا۔

(۳)...... تیسرا معجزہ

حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں: رات کو مدینہ میں آواز لگ گئی، دشمن نے حملہ کردیا ہے، خوف کی کیفیت تھی جب ہم کچھ لوگ ہمت کرکے نکلے، سردیوں کی رات تھی، سناٹے کا سماں تھا، ہم آگے گئے تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر، بغیر زین والے گھوڑے پر آپ چکر لگا کر واپس آرہے تھے فرمایا کوئی ٹینشن کی بات نہیں، آپ اتنے بہادر تھے اور آپ نے فرمایا:

وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اِنَّهُ لَبَحْرٌ

یہ گھوڑا تو سمندر ہے فرمایا کہ اس دن کے بعد سے اس گھوڑے کا مقابلہ کوئی گھوڑا نہ کرسکا۔

(۴)...... چوتھا معجزہ:

ایک اونٹنی سست رفتار تھی۔

فَنَاوَلَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ كَالْمُعْتَمَرِ عَلَيْهِ

آقا ﷺ نے اس کی لگام کو پکڑا، آقا ﷺ کے ہاتھ لگنے سے وہ اونٹنی سے براق بن گئی، پھر کائنات میں کوئی اس کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

(۵)...... پانچواں معجزہ

یہ آقا ﷺ کی برکت تھی جس عصا کو پکڑ کر خطبہ دیا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ کے لیے ایک منبر بنایا گیا آپ اس منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے ہیں، آج اس عصا کو ہاتھ میں نہیں لیا، اچانک اس سے رونے کی آواز آئی

۔الیئی الصبی ۔جیسے بچہ بلک بلک کر روتا ہے ۔کَسُوطِ الْعِشَاطِ ۔جیسے گابھن اونٹنی دردزہ کے وقت روتی ہے، صحابہ حیران ہوکر اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں، میرے آقا ﷺ منبر سے اترے اس عصا کو ضمہ الیہ اپنے سینے سے لگایا جیسے بچہ پرسکون ہوجاتا ہے آہستہ آہستہ وہ عصا بھی پرسکون ہوگیا۔

میرے دوستو! ایک بے جان چیز آقا ﷺ کی جدائی میں روپڑی ہم جاندار ہوکر آقا ﷺ کی سنت سے دور ہیں۔

(٦)...... چھٹا معجزہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آقا ﷺ فرمانے لگے،

اِنِّی لَاَعْرِفُ حَجَرًا۔

میں اس پتھر کو مکے میں جانتا ہوں۔

یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ تَبْعَثُ

جو بعثت سے بھی پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔

یہ کیسی محبت ہے؟

پتھر، حجر آپ کی جدائی پر رو پڑیں اونٹنی، گدھا اور گھوڑا آپ کی جدائی کو برداشت نہ کرسکے، صحابہ دھاڑیں مار مار کر مدینے کی گلیوں میں آجائیں اور ہمیں آقا کی سنتیں اپنانا مشکل لگ رہا ہے یہ کیسی محبت ہے؟ غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے' یہ نعرہ ہم لگاتے ہیں' موت بعد میں آتی ہے زندگی پہلے آتی ہے' زندگی سنت کے مطابق نہیں' آج ایک نوجوان کو غیر مسلم کے ساتھ کھڑا کر دیں' ایک مسلمان لڑکی کو ایک غیر مسلم لڑکی کے ساتھ کھڑا کر دیں' سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک کوئی فرق نظر نہیں آتا' ہیئر اسٹائل' چہرہ'

گیٹ اپ، کھانا پینا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، عادت و اطوار، تہذیب و تمدن، ثقافت و کلچر، معاشرت، معیشت، صورت، سیرت، دن رات، صبح شام، بچپن پچپن، پیدائش موت، انفرادی اجتماعی ساری چیزیں سنت کے خلاف ہیں اور نعرہ لگ رہا ہے غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔

ہو گئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے تھے بھی کہیں مسلم موجود

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود
واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی، شعلہ بیانی نہ رہی
رہ گئی رسم آذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
سنی نہ میں نے مصر و فلسطین میں وہ آذاں
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ جس سے روح زمیں کانپ جاتی تھی
آج اس سجدے کو ترستے ہیں منبر و محراب

دعویدار یا وفادار

رونے کا مقام ہے، افسوس کا مقام ہے کہ ہم اپنے آقا کی محبت میں دعویدار تو نکلے وفادار نہ نکلے، ایک وہ لوگ تھے، مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا آقا ﷺ کا نام پوری زندگی بغیر وضو کے نہیں لیا، سمجھ میں نہیں آتا؟ پوری زندگی آقا ﷺ کا نام بغیر وضو نہیں لیا ایک شاعر نے کہا

ہزار بار از دہن مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن بے ادبی است

میں اپنے منہ کو ہزار مرتبہ مشک و عنبر سے دھو ڈالوں پھر بھی آقا ﷺ کا نام لینا بے ادبی نظر آتا ہے:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
وَلٰکِنْ مَدَحْتُ بِمَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

ہم آقا ﷺ کا نام اس لیے نہیں لیتے کہ خدانخواستہ آقا ﷺ کی فضیلت کم ہے آپ کی فضیلت تو بڑھی ہوئی ہے۔وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ۔آپ ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند کر دیا' ہم آقا ﷺ کا نام اس لیے لیتے ہیں کہ ہماری بات میں وزن آجائے' ہماری بات خوب صورت ہوجائے تو یہ آقا ﷺ کے معجزات تھے۔

محبت اس کو کہتے ہیں

اور آقا ﷺ کی اتباع کا جذبہ' ایک وہ صحابی ہیں جن کا نام ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ہے، چھوٹے بچے ہیں اذان ہورہی ہے یہ بھی نقل اتارنے لگے،آپ ﷺ نے بلوایا، پیار سے سمجھایا آپ ﷺ نے ان کی پیشانی کے بالوں پر ہاتھ رکھا اور آذان سکھائی' وہ صحابی کیا فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ نے میری پیشانی کے بالوں پر ہاتھ رکھا' میں نے موت تک ان بالوں کو کاٹا نہیں محبت اس کو کہتے ہیں اور ہم ہزار روپے دیکر انگریز کے طریقے پر بال کٹاتے ہیں' غلط تو نہیں کہہ رہا؟

علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول

علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے مفسر، محدث، مبلغ، مؤرخ خطیب گزرے ہیں، کسی نے پوچھا کہ قیامت کے دن آپ کو بلا کر پوچھا جائے کہ آپ کیا لائے ہیں؟ وہ فرمانے لگے میں تو ایک جملہ کہوں گا۔

یاربّ تیرے حبیب کی شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کر آیا ہوں

حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول ﷺ

حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اٹھارہ سال تک روضہ رسول ﷺ کے سامنے بیٹھ کر حدیث کا درس دیا، ایک مرتبہ روضے کا دروازہ کھل گیا اندر جانے کا موقع مل گیا، اس وقت اتنی سختی نہیں تھی، اتنا رش اور ہجوم نہیں ہوتا تھا جب یہ اندر گئے تو دیکھا روضے کے فرش کو کوئی جھاڑو سے صاف کر رہا ہے، کوئی رومال سے صاف کر رہا ہے، کوئی ہاتھ سے صاف کر رہا ہے، یہ اپنی ڈاڑھی سے روضے کے فرش کو صاف کرنے لگے، کسی نے کہہ دیا کہ یہ سنت کی بے حرمتی ہے تو جواب سنیے، دل کے کانوں سے سنیے، فرمایا جس کی سنت ہے اس کی حرمت پر قربان کر رہا ہوں۔

نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ

ہمارے آقا ﷺ کا حقیقی تعارف دنیا کو بتانا ہے کہ وہ پیغمبر رحمت تھے، وہ رحمت للعالمین تھے، میرے نبی کی آمد کا نقشہ عجیب وغریب کے لیے پیغام رحیم تھا، میرے نبی اس کائنات رنگ و بو میں مشک وعنبر کی طرح جلوہ افروز

ہوئے' جب نبی کی آمد کا تذکرہ فانی بدیوانی کے سامنے ہوا آواز آئی۔

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر

ایک خاک سی اڑی سارے چمن میں تھی

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ ظفر علی خاں کے سامنے ہوا تو آواز آئی۔

دیار یثرب میں گھومتا ہوں' نبی کی دہلیز چومتا ہوں

شراب عشق پی کر جھومتا ہوں' رہے سلامت پلانے والا

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ ماہر کے سامنے ہوا تو آواز آئی

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی

وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحاء

وہ آئے جن کے قدموں کے لیے کعبہ ترستا تھا

وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا

وہ آئے جن کو حق نے خلوت کی گود میں پالا تھا

وہ آئے جن کے نام سے عرش اعظم پہ اُجالا تھا

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ شاعر کے سامنے ہوا تو آواز آئی

حضور آئے تو آفرینش پا گئی دنیا

اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ گئی دنیا

ستے چہروں کا زنگ اترا بجھے چہروں پہ نور آیا

حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہوا تو آواز

آئی۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہوا تو آواز آئی

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابو رضی اللہ عنہ ذر
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالی رضی اللہ عنہ

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ عربی شاعر کے سامنے ہوا تو آواز آئی

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْأَنَامِ فَضِيلَةٌ
وَ جُمْلَتُهَا مَجْمُوعَةٌ لِمُحَمَّدٍ

نبی ﷺ کا تعارف

ہر نبی کو فضیلت ملی' مقام ملا' رتبہ ملا' حیثیت ملی' بلندی، وقار ملا' خوش حالی ملی' کامیابی ملی' آسودگی ملی' Prosperity ملی' اسٹیٹس ملا' سارے انبیاء کے حسن کو' محاسن کو' خوبیوں کو' انعامات کو' عنایات کو' نوازشات کو جس گل دستے میں جمع کر دیا جائے اس گل دستے کا نام ہے آمنہ کا لعل' عبداللہ کا نور نظر' مکہ کا در یتیم' سرور کائنات' شافع محشر' وجہ کائنات' افضل الرسل، سیّد الانبیاء' سیّد الاتقیاء، امام المجاہدین، امام المبلغین وعلیٰ' عالہٖ' کمالہٖ' جمالہٖ' نوالہٖ' عطائہٖ' ثنائہٖ' بیاضہٖ' شافہٖ قرآنہٖ محمد' منور، مطہر' معظم' اعلیٰ' ارفع' اکرم اور تاج النبی وہ نبی جس میں۔

حضرت آدم علیہ السلام کا خلق

حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت

حضرت نوح علیہ السلام کا جوش تبلیغ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ولولہ توحید

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ایثار

حضرت اسحٰق علیہ السلام کی رضا

حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت

حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جلال

حضرت ہارون علیہ السلام کا جمال

حضرت یعقوب علیہ السلام کی تسلیم و رضا

حضرت داود علیہ السلام کی آواز

حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر

حضرت یونس علیہ السلام کی اطاعت

حضرت یوشع علیہ السلام کا جہاد

حضرت دانیال علیہ السلام کی محبت

حضرت الیاس علیہ السلام کا وقار

حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پاک دامنی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زہد و تقویٰ

حضرت سلیمان علیہ السلام کی سیاحت

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝۴

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں

تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

یہ ہمارے نبی ﷺ کا تعارف ہے، یہ ہماری نبی ﷺ کی برکت ہے، یہ ہماری نبی ﷺ کی خوشبوؤں سے معطر کائنات ہے، ہم دنیائے انسانیت کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں، کہ ہم جتنے بھی گناہ گار اور کمزور ہیں ہم سب کچھ برداشت کر لیں گےلیکن ہم اپنے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے۔

ہماری جانیں قربان

ہماری اولادیں قربان

ہمارا مال قربان

ہمارے عہدے قربان

ہماری ڈگریاں قربان

ناموس رسالت پر سمجھوتا نہیں ہوگا

مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم

یہ سب کچھ ملا صحابہ کی برکت

قرآن ملا صحابہ کی برکت

حدیث ملی صحابہ کی برکت

شریعت ملی صحابہ کی برکت

علماء ملے صحابہ کی برکت

مساجد ملیں صحابہ کی برکت

مدرسے ملے صحابہ کی برکت

تبلیغ ملی صحابہ کی برکت

خانقاہیں ملیں صحابہ کی برکت

جہاد ملا صحابہ کی برکت

عمامے ملے صحابہ کی برکت

ڈاڑھیاں ملیں صحابہ کی برکت

کرتے ملے صحابہ کی برکت

مسواک ملی صحابہ کی برکت

تلوار ملی صحابہ کی برکت

عمرے ملے صحابہ کی برکت

حج ملا صحابہ کی برکت

طواف ملا صحابہ کی برکت

سعی ملی صحابہ کی برکت

مقام ابراہیم ملا صحابہ کی برکت

زم زم کا پانی ملا صحابہ کی برکت

وہ صحابہ نبی کے پیچھے نماز پڑھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

نبی ﷺ کے سامنے اذانیں دینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

نبی ﷺ کے ساتھ قرآن پڑھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

نبی ﷺ کے ساتھ مساجد میں جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

نبی ﷺ کے ساتھ تبلیغ میں جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم
نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم
نبی ﷺ سے اپنا نکاح پڑھوانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم
نبی ﷺ کے ساتھ جنازوں میں شرکت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم
نبی ﷺ کے نکاح میں بیٹیاں دینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم
نبی ﷺ پر مال نچھاور کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم
نبی ﷺ کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑے ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم
نبی ﷺ کے اشارے پر آگ میں کودنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم
کنوئیں میں کودنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم
سمندروں میں چھلانگیں لگانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

نبی ﷺ کی سیرت سے بے وفائی

تو کوشش کریں گے اتباع کی' کئی ربیع الاول ہماری زندگی میں آئے اور چلے گئے' کئی جلسوں میں ہم نے شرکت کی، بیانات سنے، اور چلے گئے۔

چہرے پر ڈاڑھی نہیں آئی
سر پر عمامہ نہیں آیا
گھر سے ٹی وی نہیں گیا
رشوت اور سود سے توبہ نہیں کی
آنکھیں بدنظری کی مشین

کان غیبت سننے کے عادی
زبان جھوٹ بولتے ہوئے نہیں تھکتی
دل و دماغ گناہوں کا پروڈیکٹر بنا ہوا
اپنے آقا سے اور کتنی بے وفائی کریں گے۔

ہماری شقاوت اور نبی کی شفاعت

ارے میدان محشر ہوگا' زمین تانبے کی ہوگی' سورج سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا' انبیا' اولیاء' اتقیا' اذکیا' سب پر لرزہ طاری' انسانیت بے لباس' گناہوں کے پسینے میں ڈوبی ہوئی' ہر ایک کی زبان پر نفسی نفسی۔

آدم صفی اللہ' نوح نجی اللہ' داود خلیفۃ اللہ' ابراہیم خلیل اللہ' اسماعیل ذبیح اللہ' موسیٰ کلیم اللہ' عیسیٰ روح اللہ' سب کی زبان پر نفسی نفسی۔ اچانک ایک آواز گونجے گی امتی امتی۔ سب حیران ہو کر دیکھیں گے آج کون ہے جو اُمت کے لیے مانگ رہا ہے' ایک ہستی ہے سجدے میں پڑی ہوئی ہے' آنکھوں سے آنسو جاری ہیں' ڈاڑھی مبارک بھیگ چکی ہے' آواز بھرائی ہوئی ہے' بدن پر کپکپی طاری ہے' سینے سے ہانڈی ابلنے کی طرح آواز آرہی ہے' وہ آمنہ کا لعل سجدے میں ہوگا' وہ امتی امتی کی صدا لگائے گا' کون سا امتی؟ شراب پینے والا' زنا کرنے والے' قتل کرنے والا' سود کا لین دین کرنے والا' نمازیں چھوڑنے والا، تلاوت سے دور رہنے والا' ظلم کرنے والا' چوری کرنے والا' مسلمان کو قتل کرنے والا، آمنہ کا لعل یوں نہیں کہے گا، جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ

نہ تم نے مجھے دیکھا
نہ میرا گھر دیکھا

نہ میرے پیٹ پر بندھے ہوئے پتھر دیکھے
نہ شعب ابی طالب میں میرا پتے چبانا دیکھا
نہ سمیہ رضی اللہ عنہا کا دولخت ہونا دیکھا
نہ زنیرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں کے ڈھیلے ملنا دیکھا
نہ ابوفکیہہ رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پسلیوں کو دیکھا
نہ بلال کو تپتی ہوئی ریت پر لیٹا ہوا دیکھا
نہ خطاب کی کمر کی چربی سے آگ کے بجھتے انگاروں کو دیکھا
نہ صدیق رضی اللہ عنہ کا تڑپنا دیکھا
نہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا پٹنا دیکھا
نہ ہجرت کا سفر دیکھا
نہ کربلا میں میری نسلوں کو نیزوں پر چڑھے ہوئے دیکھا
نہ میری پھول سی بیٹوں کو طلاقیں دلوانا دیکھا
نہ سجدے کی حالت میں مجھ پر اونٹ کی اوجھڑی کو دیکھا
نہ اُحد کے دامن میں چاند سے زیادہ حسین چہرے کو زخمی ہوتے دیکھا
نہ موتی سے زیادہ حسین دانت شہید ہوئے ہوئے دیکھا

تم نے کچھ نہیں دیکھا، جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ' وہ آمنہ کا لعل یوں نہیں کہے گا وہ یوں کہے گا ربا جیسے بھی ہیں میرے امتی ہیں اللہ فرمائیں گے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝

عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

فوراً آمنہ کا لعل کہے گا:

إِذَنْ لَا أَرْضَىٰ فَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ

آقا ﷺ کو کیسے منہ دکھائیں گے

لیکن اس نبی کو صلے میں ہم نے کیا دیا؟
آج شادی غیروں کے طریقے پر
کاروبار غیروں کے طریقے پر
لباس غیروں کے طریقے پر
چہرہ غیروں کے طریقہ پر
بال غیروں کے طریقہ پر
کھانا غیروں کے طریقے پر
کیا منہ دکھائیں گے آج توبہ کریں۔

پیران پیر کیا کہتے ہیں؟

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پھولوں سے زیادہ پاکیزہ زندگی گزارنے والے بیت اللہ میں جا کر کیا دعا مانگی تھی؟

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو محابینی حسابم باگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اے اللہ! آپ دونوں جہانوں کے بادشاہ ہیں، میں بڑا فقیر، روز محشر مجھے رسوا نہ کرنا، اے اللہ! میرا حساب نہ لینا، میں حساب دینے کے قابل نہیں، میں مصطفیٰ کریم سے نگاہیں ملانے کے قابل نہیں، اگر حساب لینا ہی ہے تو نگاہ مصطفیٰ

کریم سے اوجھل کر کے لینا، وہ لوگ اپنا خوب صورت نامہ اعمال لے کر حاضر ہوں گے میں اور آپ اپنے گناہوں کا انبار لے کر آقا ﷺ کے سامنے کیسے جائیں گے؟ آج توبہ کریں۔

چھوڑ کے آپ کا دامنِ رحمت
آقا ہم سے بھول ہوئی
کھودی اپنی قدر و قیمت
آقا ہم سے بھول ہوئی
دیکھو ہماری آنکھ مچولی
اپنا سینہ اپنی گولی
بھول گئے آپ کا درس اخوت
آقا ہم سے بھول ہوئی
بن گئے سیم و زر کے بندے
تن اجلے من کے گندے
لٹ گئی ہم سے فقر کی دولت
آقا ہم سے بھول ہوئی
تجھ سے فریاد ہے اے گنبدِ خضرا ی والے
کعبے والوں کو ستاتے ہیں کلیسا والے

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمارے مولانا حافظ اشفاق احمد صاحب نے اس گل دستے کو جو سجایا' ان کے ساتھ جو ان کی ٹیم تھی منتظمین کی' معاونین کی' مقتدی حضرات کی' سب اہل

محلہ کو میں مبارک باد دیتا ہوں' آپ کی یہ کوششیں' کاوشیں ان شاء اللہ میدان محشر میں آقائے کریم ﷺ کی شفاعت کا ضرور سبب بنیں گی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور عصر حاضر میں
میڈیا کی اہمیت وضرورت

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اجمالی عنوانات

- ۞...... نبی ﷺ کے ساتھ اظہارِ محبت۔
- ۞...... تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا مجموعہ۔
- ۞...... عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم۔
- ۞...... دورِ حاضر میں میڈیا کی ضرورت و اہمیت۔
- ۞...... ادب کی اہمیت وضرورت۔
- ۞...... موجودہ دور کے چیلنجز۔
- ۞...... اسلام بطورِ مذہب اور بطور نظام۔
- ۞...... جہاں بھی جائیں اپنی تہذیب اِسلامی پر قائم رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخر:

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَ بِخَفْضِ اٰخَرِیْنَ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسمان تیرے یہ موجو و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یا رب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اوّل ہے
اور اگر اس میں ہو کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

واجب الاحترام' قابل صد تکریم و تعظیم' بزرگان عظام' عزیز طلبہ!
میری خوش قسمتی ہے کہ اکابر کے مسکن اور مادر علمی میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

میرے سامنے دو موضوعات ہیں' جن پر میں لب کشائی کرنا چاہتا ہوں ایک تو ربیع الاول کی مناسبت سے سیرت النبی ﷺ پر کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا اور دوسرا عصر حاضر میں میڈیا کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالنا چاہوں گا۔
میرے نبی ﷺ بہار بن کر آئے' ربیع عربی میں بہار کو کہتے ہیں' رسول

اللہ ﷺ اس مہینہ میں بہار بن کر تشریف لائے میرے نبی ﷺ اس دنیا میں مشک و عنبر کی طرح جلوہ افروز ہوئے نبی ﷺ کی آمد کا نقشہ عجیب و غریب اعظہ کوہن کے لیے پیام رحیم تھا۔

نبی ﷺ کی آمد کا نقشہ اپنے اپنے انداز میں

جب میرے نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ فانی بدایونی کے سامنے ہوا تو آواز آئی:

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اِک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہوا تو یوں گویا ہوئے:

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں
نبی کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق پی کر جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والے

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ ماہر کے سامنے ہوا تو آواز آئی:

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
وہ آئے جن کے قدموں کے لیے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا

وہ آئے جن کو حق نے خلوت کی گود میں پالا تھا

وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پہ اُجالا تھا

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ شاعر کے سامنے ہوا آواز آئی:

حضور آئے تو آفرینش پا گئی دنیا

اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ گئی دنیا

ستے چہروں کا زنگ اترا بجھے چہروں پہ نور آیا

حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

جب نبی ﷺ کی آمد کا تذکرہ عربی شاعر کے سامنے ہوا تو آواز آئی

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْاَنَامِ فَضِيْلَةٌ

وَ جُمْلَتُهَا مَجْمُوْعَةٌ لِمُحَمَّدٍ

کامل نبی

ہر نبی کو فضیلت ملی' مقام ملا' رتبہ ملا' حیثیت ملی' بلندی ملی' وقار ملا' خوش حالی ملی' کامیابی ملی' آسودگی ملی' Prosperity ملی' اسٹیٹس ملا' سارے انبیاء کے فضائل کو' محاسن کو' محامد کو' خوبیوں کو' الہامات کو' عنایات کو، نوازشات کو' جس گل دستے میں جمع کر دیا گیا اس گل دستے کا نام آمنہ کا لعل' عبداللہ کا نور نظر' مکہ کا دُرِّ یتیم' سرور کائنات' شافع محشر' وجہ کائنات' افضل الرسل' سیّدالانبیاء' سیّد الاتقیاء' امام المجاہدین' امام المبلّغین و اعلیٰ' آلہٗ کمالہٗ جمالہٗ نوالہٗ عطاہٗ' بیانہٗ' شانہٗ قرآن مجید' منور' مطہر' معزز' اعلیٰ' ارفع' اکمل اور کامل نبی محمد الرسول ﷺ

اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

وہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

مجموعہ کمالات

ہمارے نبی ﷺ میں اللہ کریم نے سارے انبیاء کے فضائل کو جمع کر دیا'

جس نبی میں آدم علیہ السلام کا خلق

شیث علیہ السلام کی معرفت

نوح علیہ السلام کا جوش تبلیغ

ابراہیم علیہ السلام کا ولولہ توحید

اسماعیل علیہ السلام کا ایثار

اسحق علیہ السلام کی رضا

صالح علیہ السلام کی فصاحت

لوط علیہ السلام کی حکمت

موسیٰ علیہ السلام کا جلال

ہارون علیہ السلام کا جمال

یعقوب علیہ السلام کی تسلیم و رضا

داود علیہ السلام کی آواز

ایوب علیہ السلام کا صبر

یونس علیہ السلام کی اطاعت

یوشع علیہ السلام کا جہاد

دانیال علیہ السلام کی محبت

الیاس علیہ السلام کا وقار

یوسف علیہ السلام کا حسن

یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی

عیسیٰ علیہ السلام کا زہد و تقویٰ

سلیمان علیہ السلام کی سیاحت

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں

تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

مدح باقی ہے

ایک عربی شاعر نے سیرت پر ایک ''منظوم'' کتاب لکھی غالباً سات' آٹھ سو سال پہلے لکھی' چالیس ہزار اشعار عربی میں نبی ﷺ کی سیرت پر لکھ ڈالے چالیس ہزار اشعار میں نبی ﷺ کی سیرت بیان کرنے کے بعد جو آخری شعر لکھا اس کا ترجمہ یوں بنتا ہے:

تھکی ہے فکر رسا مدح باقی ہے

قلم ہے آبلاپا مدح باقی ہے

تمام عمر لکھا مدح باقی ہے

ورق تمام ہوا مدح باقی ہے

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مَا إِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي

وَلٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ

محسن انسانیت کون؟

ہمیں ایسا نبی ﷺ ملا جو کے نہ عرش پر جا کر بھی اپنی امت کو نہ بھولا' نہ

فرش پر اپنی اُمت کو بھولا' یہ نبی فرشی بھی ہے' یہ نبی عرشی بھی ہے' فرش پر تھے تو عرش والوں کے لیے تڑپے' معراج میں عرش پہ گئے تو فرش والوں کے لیے تڑپے بات سمجھ میں آ رہی ہے؟

اور اس نبی ﷺ کا پیغام ہم سب تک کس نے پہنچایا؟ صحابہ نے، وہ صحابہ میرے اور آپ کے سب سے بڑے محسن ہیں' اگر وہ قربانیاں نہ دیتے تو آج دین ہم تک اس شکل میں نہ پہنچتا' جب کسی ہائی پروفائل آدمی کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے' جیسے بدبختوں نے ہم سب کے قائد، فرزند انجمن، شیخ سلیم اللہ خان رحمہ اللہ کے بیٹے، ''ڈاکٹر عادل خان شہید رحمہ اللہ'' کو بے دردی کے ساتھ شہید کیا، جو دفاع صحابہ کی ایک توانا آواز تھے' جرأت و استقلال کا پیکر تھے' علماء دیوبند کے درخشندہ ستارہ تھے۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب کسی ہائی پروفائل آدمی کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے تو پہلے اس کے گارڈ کو نشانہ بنایا جاتا ہے' اس کے ڈرائیور کو ہدف بنایا جاتا ہے' تب اس تک پہنچنا آسان ہوتا ہے۔

عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

تو رسول اللہ ﷺ کے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم'

وفادار صحابہ رضی اللہ عنہم

وفا شعار صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ پر جان چھڑکنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کی دعوت پر کلمہ پڑھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کی آواز پر لبیک کہنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے سامنے اذانیں دینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے ہاتھوں سے تلوار لینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے لیے نیزے برداشت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ پر اولادیں قربان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ سے قرآن سیکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے ساتھ حج وعمرہ کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے ساتھ طواف کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے ساتھ سعی کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے ساتھ زم زم پینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کا جھوٹا پینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے ساتھ ہاتھ ملانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے ساتھ گلے ملنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کو اپنے نکاح میں دعوت دینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ سے اپنے جنازے پڑھانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے عقد میں اپنی بیٹیاں دینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

أُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ:.................. صحابہ رضی اللہ عنہم

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ:.................. صحابہ رضی اللہ عنہم

أُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ:.................. صحابہ رضی اللہ عنہم

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
وَكُلًّا وَّعَدَ اللهُ الْحُسْنٰى:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ صحابہ رضی اللہ عنہم
فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ:................ صحابہ رضی اللہ عنہم
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ:................ صحابہ رضی اللہ عنہم

ہماری سعادت

وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے' آج ان کے کرداروں کو مشکوک بنایا جارہا ہے' آج ان کی تقدیس پر کیچڑ اچھالی جارہی ہے' آج ان کی ناموس پر انگلیاں اٹھائی جارہی ہیں' مسلمان کبھی بھی اس کو برداشت نہیں کرسکتا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ہماری جانیں بھی قربان ہیں۔

الحمدللہ آپ حضرات کی دعاؤں کی برکت سے ہم نے ہر پلیٹ فارم پر' ہر فارم پر کھل کر عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیان کیا ہے' کراچی کے حالات آپ کے سامنے ہیں' لیکن ہمارے لیے سب سے بڑے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں' اگر ان کی

ناموس پر ہم کٹ مرجائیں تو یہ ہمارے لیے سعادت ہے۔

یہ مرتبہ بلند ملا جسے مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دادو رسد کہاں

بات سمجھ میں آرہی ہے۔

دورِ حاضر میں میڈیا کی اہمیت

یہ آج کا دور ہے اس میں میڈیا کی اہمیت کیا ہے؟ سنو میری بات! کسی بھی سلطنت کو چلانے کے لیے پہلے چار چیزیں ضروری تھیں۔

1)...... **پہلی چیز:** پارلیمنٹ (Parliament) اس کو عربی میں ''مُقَنِّنَة'' قانون ساز ادارہ کہا جاتا ہے' یہ قانون بناتا ہے۔

2)...... **دوسری چیز:** اسٹیبلشمنٹ (Establishment) جس کو انتظامیہ کہا جاتا ہے' وہ ان بنے ہوئے قوانین کو نافذ کرتا ہے امپلمنٹ کرتا ہے۔

3)...... **تیسری چیز:** جسٹس جسے عدلیہ کہتے ہیں اگر پارلیمنٹ اور اسٹیبلشمنٹ میں ٹکراؤ ہو تو سُلِ Distribute کے لیے، تصفیہ کے لیے، عدلیہ اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

4)...... **چوتھی چیز:** ملٹری ''اَلْقُمَّتَةُ الْعَسْكَرِيَه'' کسی بھی ملک کی فورس' فوج' اگر پارلیمنٹ اور اسٹیبلشمنٹ (Establishment) کا جھگڑا ہو جائے، عدلیہ فیصلہ کرے اور ان میں سے کوئی عدلیہ کی بات نہ مانے تو ملٹری بائے فورس' بزور بازو اپنے فیصلے کو منواتی ہے۔

تو پہلے زمانے میں ان چاروں چیزوں میں سب سے پاور فل چیز تھی ملٹری' لیکن اب یہ معاملہ بدل گیا ہے' اب پانچویں چیز جو چاروں سے زیادہ

پاور فل ہے وہ میڈیا ہے

"اَلصُّمْتَۃُ الْاِطْلَاعِیَّۃُ"

اب جو یہ Fifth Generation وار ہوگی وہ میڈیا کی جنگ ہوگی سوشل میڈیا' الیکٹرانک میڈیا' پرنٹ میڈیا' براڈ کاسٹنگ(Broad casting) میڈیا جیسے مین اسٹرنگ (String) میڈیا کہتے ہیں اس کے ذریعے سے سونے کو مٹی اور مٹی کو سونا بنا کر پیش کیا جائے گا اور اس میدان میں ہم بدقسمتی سے بہت پیچھے ہیں' بات سمجھ میں آ رہی ہے؟

آج ہم ظلم کی چکی میں کیوں پس رہے ہیں؟

الحمدللہ! سب سے زیادہ محدثین ہمارے پاس

سب سے زیادہ مفسرین ہمارے پاس

سب سے بڑا تبلیغی نیٹ ورک ہمارے پاس

سب سے بڑا جہادی نیٹ ورک ہمارے پاس

سب سے مضبوط درس نظامی کا سسٹم ہمارے پاس

سب سے زیادہ حافظ ہمارے

سب سے زیادہ ڈاکٹرز ہمارے

سب سے زیادہ انجینئر ہمارے

سب سے زیادہ ماسٹر آف کمپیوٹر کے ڈپلومہ ہولڈرز ہمارے

سب سے زیادہ سیاسی مضبوط جماعت ہماری

سب سے زیادہ مسجدیں ہماری

سب سے زیادہ مدرسے ہمارے

سب سے زیادہ خانقاہیں ہماری

سب سے بڑا اجتماع ہمارا

سب سے زیادہ علماء ہمارے

سب سے زیادہ طلبہ ہمارے

لیکن اس کے باوجود ہمیں اقلیت کی طرح ٹریٹ (Treat) کیا جاتا ہے' ظلم کی چکی میں ہم پس رہے ہیں' وجہ کیا ہے؟ کہ یہ جو سوشل میڈیا ہے اس کا ہم صحیح استعمال نہیں کر رہے۔

اللہ کی نعمت کی ناقدری

اب یہ مائیک ہے ایک آدمی کہے یہ پہلے زمانے میں نہیں تھا اور اس میں جو آواز ہے وہ جینوئن نہیں ہوتی۔

ایک زمانے میں فتویٰ بھی تھا اسپیکر کی نماز پر۔اب وہ کہتا ہے کہ میں اس کے بغیر بیانات کروں گا تو یہ وقت کو ضائع کر رہا ہے، اللہ نے ایک نعمت دی ہے اس کی ناقدری کر رہا ہے' پہلے زمانے میں جنگیں تلواروں سے ہوتی تھیں آج آپ اسے عقل مند کہیں جو تلوار لے کر دشمن کے مقابلے میں نکلے؟۔آج تو بندوق اور کلاشن کوف کا دور بھی نہیں' میزائل کا دور ہے' پھر میزائل کا بھی نہیں' ایٹمی جنگ نیوکلیئر پاور کا دور ہے' پھر اس سے آگے میڈیا کا دور ہے' ہم دشمنوں کے مقابلے میں

''اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ'' (سورۂ انفال:۶۰)

بن کر جائیں اور ''قُوَّةٍ'' کی تفسیر سارے میرے اکابر علماء بیٹھے ہوئے ہیں وہ کوئی متعین نہیں ہے۔دشمن کے خلاف جو Tool اور ہتھیار زیادہ افیکٹو (Affective) اور موثر ہو اس کو استعمال کیا جائے۔

ایک عالم کے پاس ہم بیٹھے ہوئے تھے تو وہاں ہم نے ایک سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک ہے مغربی اقدار' کلچر اور ایک ہے مغربی اوزار' انسٹومنٹ'(Instrument) آلات دونوں میں فرق ہے۔

ہم مغربی اقدار کو فولو (Folo) نہیں کریں گے ان کے اوزار کو استعمال کریں گے' بات سمجھ میں آرہی ہے؟

ادب ہی انسان کو کامل بناتا ہے

تو میرا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے آپ خوب رسوخ کے ساتھ علم حاصل کریں' فنون میں مہارت حاصل کریں' استادوں کا ادب و احترام کریں' کتابوں کا ادب و احترام کریں' ادب ہی انسان کو کامل بناتا ہے۔ ''اَلدِّیْنُ کُلُّہٗ اَدَبٌ''

انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا انداز ادب

حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پوری زندگی آقا ﷺ کا نام بغیر وضو کے نہیں لیا' ہم حدیث پڑھیں بغیر وضو کے پڑھیں' ہم ذکر کریں اور بغیر وضو کے کریں' میں جائز ناجائز کی بات نہیں کر رہا' ادب کی بات کر رہا ہوں۔

حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا انداز ادب

حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اٹھارہ سال تک روضہ رسول ﷺ کے سامنے بیٹھ کر حدیث کا درس دیا' ایک دن روضہ رسول کا دروازہ کھل گیا، اس زمانے میں اتنی سختی نہیں تھی تو یہ بھی اندر چلے گئے' لوگ روضہ کے فرش کو صاف کر رہے تھے' کوئی ہاتھ سے' کوئی جھاڑو سے' کوئی رومال سے' میں نے ایک عالم

سے سنا حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ڈاڑھی کو اس فرش کے ساتھ مل رہے تھے کسی نے کہہ دیا یہ تو سنت کی بے حرمتی ہے، حضرت فرمانے لگے: جس کی سنت ہے اس کی حرمت پر قربان کر رہا ہوں لہٰذا ادب ضروری ہے۔

حالات حاضرہ کے چیلنجز

علم حاصل کرنے کے بعد آپ نے حالات حاضرہ میں سیکھنا کیا ہے' چیلنجز کیا ہیں' مستشرقین دین کا لبادہ اوڑھ کر کس طرح آپ کو اور آپ کی اولاد کو گمراہ کر رہے ہیں' پہلے زمانے میں لوگ ہماری اولاد کو اغوا کرتے تھے، اٹھا کر لے جاتے تھے' لاپتا آج بھی بہت ہیں اب تھوڑا سا ٹرینڈ (Trend) بدل گیا ہے۔

ہمارا بچہ ہماری گود میں ہے' ہمارا بچہ ہمارے کمرہ میں ہے' ہمار بچہ ہمارے ساتھ گاڑی میں ہے لیکن اس کا ذہن اغوا ہو چکا ہے' وہ لبرل ہو چکا ہے۔

پرویز ہوت کیا کہتا ہے؟

(G.T.V) میں ایک پروگرام تھا' پاکستان کا ایک (Science) اور سائنس دان ہے جس کا نام ہے پرویز ہوت۔

وہ ٹی وی میں یہ کہتا ہے کہ پنجاب بورڈ نے دینیات میں کچھ قرآن کی سورتیں داخل نصاب کیں' کچھ حدیثیں داخل نصاب کیں' کچھ مسنون دعائیں داخل نصاب کیں۔

یہ پرویز ہوت ٹی وی پروگرام میں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ کہتا ہے کہ ایک بچہ جب یہ سورتیں یاد کرے گا' اس کا ترجمہ یاد کرے گا' عربی میں دعائیں یاد کرے گا' کھانے سے پہلے کی دعا' بعد کی دعا' مسجد میں داخل ہونے

سے پہلے کی دعا' بعد کی دعا تو اس بچے کے ذہن میں بھٹن آ جائے گا' بوجھ آ جائے گا' اس کی نشوونما متاثر ہوگی' اس کی گروتھ متاثر ہوگی لہٰذا یہ چیزیں بچوں کو نہ پڑھائی جائیں' میں نے ایک پروگرام میں کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو پورا قرآن یاد کرلے اس کو تو ماں باپ کے نام بھی یاد نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر چند سورتوں سے ذہن پر اتنا بوجھ آ جائے تو جس نے پورا قرآن یاد کیا اس کو تو پتا ہی نہ چلے کہ میرا چچا کون ہے؟ میرا ماما کون ہے؟ ایسا نہیں ہے۔

حافظ قرآن کا (I.Q. Level) بڑھ جاتا ہے

جو حافظ ہوجاتا ہے اس کا (I.Q. Level) بڑھ جاتا ہے' اس کی استعداد میں اضافہ ہوجاتا ہے' وہ چار' پانچ سال میں میٹرک کا امتحان دیتا ہے' وہ (C.S.S) کو پاس کرتا ہے' وہ پی ایچ ڈی ڈاکٹر بن جاتا ہے' وہ (Fast Track) اور حفاظ (Check Up) سسٹم میں بہت جلدی چیزیں (Recover) اور (Pick) کرتا ہے۔

تو اللہ کا قرآن ادھر آئے تو نور آتا ہے' روشنی آتی ہے' برکت آتی ہے' وہ بدبخت کہتا ہے کہ اس سے ذہن پر بوجھ پڑتا ہے ان کا مقابلہ کون کرے گا؟ میں اور آپ کریں گے۔

ہمیں میڈیا کے پلیٹ فارم پر جانا ہوگا

اس میدان میں جا کر کریں گے' میں اب تقریر کر رہا ہوں ٹھیک ہے پانچ چھ سو لوگ سن رہے ہیں لیکن میڈیا میں جو بولتا ہے اس کو کروڑوں لوگ سنتے ہیں اور پوری دنیا میں سنتے ہیں' اور اپنے بھی سنتے ہیں اور پرائے بھی سنتے ہیں' مستشرق بھی سنتا ہے' لبرل بھی سنتا ہے' اور ملحد بھی سنتا ہے زندیق بھی سنتا ہے' تو

ہم نے اپنی آواز کو توانا بنانا ہے' ہم نے میڈیا پلیٹ فارم پر جانا ہے' لیکن مشورہ کے ساتھ' تیاری کے ساتھ' استعداد کے ساتھ' پوری قوت کے ساتھ اور ہم نے دین پر کوئی (Compromise)' کوئی سمجھوتا نہیں کرنا۔

دوسری بات ایک تجزیہ نگار نے کہی کہ پاکستان کا حل یہ ہے کہ سارے مدرسے بند کردو، ٹی وی پر کہا میرے پاس اس کا ریکارڈ موجود ہے' میں (On the) ریکارڈ بات کرتا ہوں اور وہ کہنا چاہ رہا تھا کہ قرآن کی تعلیم نہ دو' مدرسوں کی تعلیم نہ دو' لیکن اتنی جرأت نہ ہوئی تو یوں کہا کہ مدرسے بند کردو۔

بھائی قرآن کہاں پڑھایا جاتا ہے؟

حدیث کہاں پڑھائی جاتی ہے؟

دعائیں کہاں پڑھائی جاتی ہیں؟

حلال وحرام کہاں پڑھائے جاتے ہیں؟

نکاح کے مسائل کہاں پڑھائے جاتے ہیں؟

میراث وطلاق کے مسائل کہاں پڑھائے جاتے ہیں؟

اذانیں کہاں سکھائی جاتی ہیں؟

تجوید کہاں سکھائی جاتی ہے؟

عمامہ سنت' ڈاڑھی سنت' مسواک سنت اور نظروں کی حفاظت ضروری یہ چیزیں کہاں پڑھائی جاتی ہیں؟

کیا اہل مغرب اسلام کے دشمن ہیں؟

یہ جو مغرب ہے وہ اسلام کا دشمن نہیں ہے، میری بات غور سے سنو، وہ اسلام کو بطور مذہب قبول کرتا ہے، اسلام کو بطور نظام قبول نہیں کرتا۔

آپ واشنگٹن کے سامنے بیٹھ کر اذان دو، کوئی روکے گا نہیں۔

آپ واشنگٹن کے سامنے نماز پڑھو، کوئی روکے گا نہیں۔

آپ مسواک جیب میں لے کر گھومو کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ تسبیح کے دانے گھماؤ کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ روزہ رکھ کر افطار پارٹی واشنگٹن کے سامنے دو کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ لوگوں کو کلمہ کی دعوت دو کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ عمامہ پہن کر امریکا کی سڑکوں میں گھومو کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ ڈاڑھیاں رکھ کر یو کے (U.K) میں گھومو کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ جبہ، عمامہ، دستار پہن کر یورپ کی گلیوں میں گھومو کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ رات کو تہجد پڑھو کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ لمبی لمبی دعائیں مانگو کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ تراویح کی نماز پڑھو کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ کے جمعہ کے لیے وہ اپنا چرچ خالی کر دیں گے کوئی مسئلہ نہیں۔

آپ کی عیدین کے لیے وہ پارک کھول دیں گے کوئی مسئلہ نہیں۔

نظامِ اسلام کے دشمن ہیں

لیکن جب آپ بات کرو گے اسلام کو بطور نظام لانے کی کہ رشوت کو ختم کردو، سود کا نظام نہیں چلے گا، عورتیں پردہ کریں گی، جہاد کی بات کریں گے، اور

بینکوں کے اندر سود کا نظام ختم کردو' آئی ایم ایف' ورلڈ بینک اور یورپی یونین کی ہم غلامی نہیں کرتے اور ایف اے ٹی ایف(F.A.T.F)' Financiac Acteon task force ہم اس کو نہیں مانتے' ہم اسلام کو بطور نظام کے دنیا میں نافذ کریں گے۔جب آپ یہ بات کریں گے تو وہ آپ کے دشمن ہوجائیں گے اور آپ کو کبھی قبول نہیں کریں گے۔

ایک زمانہ تھا ہمیں روکا جاتا تھا

تو ہم نے تھوڑا سا اپنی Vision کو Clear کرنا ہے' میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ مدرسوں میں نہ پڑھاؤ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا آپ کو موقع ملتا ہے تو اسکولوں میں جا کر ٹیچر بنو۔ایک زمانہ تھا ہمیں روکا جاتا تھا کہ جو اسکول میں جاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں یہ ضائع ہو گیا' بات سمجھ میں آئی اور اگر کوئی تصویر بناتا تو کہتے یہ کافر ہو گیا' وہ زمانہ الگ تھا' اب اکابر خود کہہ رہے ہیں میدان خالی مت چھوڑنا۔

آپ کو موقع ملتا ہے اسکول میں ٹیچر بننے کا آپ جایئے' تدریس بھی کریں۔

- آپ کو موقع ملتا ہے اداروں میں خطابت کا آپ جائیں۔

آپ کو موقع ملتا ہے میڈیا اور ٹی وی چینلز پر حق گوئی کرنے کا آپ جائیں۔لیکن

اپنے کلچر کو تبدیل نہ کریں

اپنے موقف میں نرمی نہ لائیں

اپنے نظریے کو نہ چھوڑیں

اپنے اکابر کی قربانیوں کو آپ ضائع نہ کریں

آپ ہر میدان میں جائیں آگے آنے والا دور بہت خطرناک ہے اگر ہم پوری تیاری کے ساتھ میدان میں نہ اترے تو ہمارا نام بھی نہ ہوگا داستانوں میں' آنے والا وقت پکار پکار کر کہے گا

اے موج حوادث ان کو بھی دے دو چار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل پہ طوفاں کا نظارہ کرتے ہیں

اپنے علم کو بڑھائیں

آخری بات علم کے حوالے سے بتا دوں کہ انسان جب دنیا میں آتا ہے تو یہ عدیم العلم ہوتا ہے اس کا علم کچھ بھی نہیں ہوتا۔'' لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا ''تنوین برائے تقلیل یہ عدم العلم تھا اللہ نے ، کان ، آنکھیں، دل دیا' علم حاصل کیا' قاری بنا' عالم بنا' مفتی بنا' استاذ الحدیث بنا' شیخ الحدیث بنا لیکن پھر بھی! ''وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا ''قلیل العلم تھا اور یہ قلیل العلم بھی ہمیشہ نہیں رہے گا ایک وقت ایسا آئے گا!

لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا (سورۃ النحل: ۷۰)

یہ علیل العلم بن جائے گا ہم اپنے علم کو بڑھائیں' علم میں استعداد پیدا کریں' علم فرشتوں کے پاس بھی تھا!

''نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ '' یہ علم تھا ''لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥'' علم تھا

'' وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ⑰ '' (سورۃ الحاقہ: ۱۷) علم تھا۔
لیکن ان کے علم میں اضافہ کی استعداد نہیں تھی ''لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ''

اور آپ کا ہمارا ایمان وعلم ''یَزِیْدُ وَ یَنْقُصُ'' ادھر بڑھے گا اور بازار میں گھٹے گا اس علم کو بڑھائیں

''قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا'' اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

علم پر عمل کی کوشش کریں

علم عمل کا نام ہے' اعدادیہ میں بھی نماز ایسی تھی' دورہ حدیث میں بھی یہی نماز ہے' کوئی خشوع وخضوع نہیں ہے' اعدادیہ میں بھی نظر قابو میں نہیں تھی اب بھی قابو میں نہیں' اعدادیہ میں بھی غیبت کرنا عادت' دورہ میں بھی عادت' اعدادیہ میں بھی دل حسد' کینہ' بغض سے بھرا ہوا' دورۂ حدیث میں بھی وہی حال ہے' اعدادیہ میں بھی دنیا کی محبت دل میں رچ بس گئی' دورہ حدیث میں بھی یہی حال ہے۔

ارے پگڑی باندھنے کے بعد' دستار ملنے کے بعد' سرٹیفکیٹ ملنے کے بعد' سند ملنے کے بعد' مدرسہ سے فراغت کے بعد بھی اگر میرے اندر کوئی تبدیلی نہیں آئی تو میں خالی دامن اور خالی ہاتھ ہوں اس لیے علم پر عمل کی کوشش کریں۔

عمل سے بنتی ہے زندگی جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے کون کیا بنا؟

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اجمالی عنوانات

۞......آقا ﷺ کی بعثت کا مقصد۔

۞......نسبت کی قدر و قیمت۔

۞......حضور ﷺ سے نسبت کا اعزاز۔

۞......حضور ﷺ کی عظمت و برکات۔

۞......آقا ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں۔

۞......ایمان پر استقامت کیسے نصیب ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَ كَفَرَ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِيْمِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا يُخْلَقُ نَبِيٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَهٗ ○ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِهٖ وَلَا شَرِيْعَةَ بَعْدَ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا كِتَابَ بَعْدَ كِتَابِهٖ ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ○ وَهُمْ كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ لِلْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَهُمْ مَفَاتِيْحُ الرَّحْمَةِ وَمَصَابِيْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

﴿سورۂ آل عمران: ۱۶۴﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

حضور آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
ستے چہروں کا زنگ اترا بجھے چہروں پہ نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اور اگر ہو اسی میں کچھ خامی تو باقی سب کچھ نامکمل ہے
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ کی تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہ بات بطور احسان کے جتلائی جارہی ہے کہ اللہ نے مومنوں پر جو سب سے بڑا انعام کیا کہ ان میں رسول کریم ﷺ کو بھیجا، ساری کائنات کی ساری نعمتیں ہمیں آقا ﷺ کی برکت سے مل رہی ہیں۔

حضور ﷺ کی بعثت کا مقصد

حدیث پاک میں بھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مبعوث کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے اخلاق کو اچھا کروں، تمہاری گفتار اچھی ہو، تمہارا

کردار اچھا ہو، تمہاری سیرت اچھی ہو، تمہارے معاملات اچھے ہوں، تمہارا دنیا میں رہنا اور تمہاری عاقبت اچھی ہو، تمہاری زندگی اور تمہاری موت اچھی ہو۔

نسبت کی قیمت

دنیا میں کسی بھی چیز کی قیمت نسبت کی وجہ سے بڑھتی بھی ہے اور گھٹتی بھی ہے، ایک جوتا دوسرے جوتے سے بہت زیادہ مہنگا ہوتا ہے، جب آپ دکان دار کو کہتے ہیں کہ یہ جوتا اتنا مہنگا کیوں ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ یہ برانڈڈ ہے، باٹا کا ہے، سروس کا ہے، تو برانڈڈ کی وجہ سے وہ چیز مہنگی ہو گئی اور لوگ خرید رہے ہیں، نسبت کی وجہ سے لوگ اسے مہنگا خرید رہے ہیں۔

گھڑی ہے رولکس تین لاکھ کی بلکہ پچیس پچیس لاکھ کی ایک گھڑی اور اسی اجزاء سے بنی ہوئی، اسی طرح کی دوسری کمپنی کی گھڑی وہ سستی ہوگی تو یہ نسبت کی وجہ سے رولکس ہے، راڈو ہے مہنگی ہو گئی۔

پھر آپ دینی اعتبار سے دیکھیں کہ ایک آدمی غیر رمضان میں نفل پڑھتا ہے تو نفل کا ثواب لیکن وہی نفل رمضان میں پڑھتا ہے تو فرض کا ثواب، غیر رمضان میں چار رکعت فرض پڑھتا ہے تو چار رکعت فرضوں کا ثواب، وہی فرض رمضان میں پڑھتا ہے تو ستر فرضوں کا ثواب۔

ایک اینٹ وہ جو مسجد کی دیوار میں لگی اور اسی طرح کی دوسری اینٹ وہ سینما ہال میں لگی، اب دونوں اینٹیں ایک ہی مٹی سے بنی ہیں مٹی بھی ایک، بنانے والا بھی ایک، میٹریل بھی ایک، سائز بھی ایک، قیمت بھی ایک، کلر بھی ایک، لگانے والا بھی ایک، لیکن جو مسجد میں لگی اس کی قیمت بڑھ گیء اور جو سینما میں لگی اس کی کوئی قیمت نہیں تو معلوم یہ ہوا کہ چیزوں کی قیمت جو بڑھتی

اور جتنی ہے وہ نسبت کی وجہ سے ہے۔

اس امت کی قیمت بڑھی اس امت کو جو خیر امہ کہا، اس امت کو جو امة وسطا کہا، اس امت کو خیر الامم کہا گیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری نسبت حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ہے ہماری نسبت حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہے۔

حضور ﷺ کی نسبت کا اعزاز

اب جس کا نسب نبی کے نسب کے ساتھ ملا وہ اعلیٰ ہو گیا۔

جو نبی کے اہل بیت میں شامل ہو وہ اعلیٰ ہو گیا۔

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ : اللہ نے تم سے رجس کو ہٹا دیا۔

وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا : اللہ نے تمہیں پاکیزہ بنا دیا۔

پھر جو نبی کی رشتہ داری میں آیا

لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے رشتہ داروں سے بھی محبت کرو۔

پھر جو نبی کی بیویاں تھیں

''أَزْوَاجُهٗ أُمَّهٰتُهُمْ'' وہ امت کی مائیں بن گئیں اور نبی کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی ان سے کسی اور کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

پھر جو نبی کی قوم تھی

''وَإِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ'' اس کو بھی اعزاز حاصل ہو گا

پھر جو نبی کی بیٹی تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ''سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ''

پھر جو نبی کے نواسے تھے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ''سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ

الْجَنَّةِ'' وہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

پھر جو نبی کے ساتھی تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ ''سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ'' وہ جنت میں بڑی عمر کے جنتی لوگوں کے سردار ہوں گے۔

پھر جو نبی کو چچا تھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سید الشہداء وہ شہیدوں کے سردار ہوں گے۔

پھر جو نبی کی پہلی بیوی تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فرمایا جنت میں ان کا ایسا محل ہوگا جس میں شور وشغب نہیں ہوگا جس میں کوئی تھکن اور تھکاوٹ نہیں ہوگی۔

پھر جو نبی کے سارے صحابہ تھے ''اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی'' اللہ تعالی نے تقویٰ کے لیے ان کے دلوں کو چن لیا۔

''وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى'' (سورہ حدید: ۱۰) سب سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ''رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ'' (سورہ بینہ: ۸)

پھر جو نبی کا زمانہ تھا خیر القرون، وہ سارے زمانوں میں اعلیٰ ہوگیا۔

پھر نبی کا جو قبلہ تھا ''اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ'' وہ سارے انسانوں کے لیے برکت کا ذریعہ بن گیا۔

پھر نبی پر جو کتاب اللہ نے نازل کی ''وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ'' وہ لاریب بن گئی

''لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝'' (سورۂ بلد: ۱،۲)

پھر جو نبی کی مسجد تھی مسجد نبوی اس میں ایک نماز پر پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملا۔

پھر نبی جس مبر پر بیٹھے فرمایا اس منبر اور میرے حجرے کے بیچ کا جو ٹکڑا ہے، یہ جنت کا ٹکڑا ہے۔

پھر نبی جس اُحد پہاڑ پر چڑھے اس کی نسبت جنّت کے ساتھ قائم ہو گئی۔

پھر نبی معراج کے سفر میں جس مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں جا کر نبیوں کی امامت کرتے ہیں وہاں پر ایک نماز پر پچیس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

پھر مسجد حرام بیت اللہ میں جب نبی نے نماز پڑھی تو ایک نماز پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور اتنی بات سمجھ لیں کہ ان ساری چیزوں کو فضیلت کس لیے ملی؟ اس کی نسبت نبی کے ساتھ قائم ہو گئی۔

نبی ﷺ کی برکت

زمانہ اعلیٰ ہوا نبی کی برکت

قوم اعلیٰ ہوئی نبی کی برکت

خاندان اعلیٰ ہوا نبی کی برکت

ازواج اعلیٰ ہوئیں نبی کی برکت

نواسے اعلیٰ ہوئے نبی کی برکت

بیٹی جنتیوں کی سردار بنی نبی کی برکت

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما شیخین جنت کے بزرگوں کے سردار بنے نبی کی برکت

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلوں میں اللہ نے تقویٰ کو کوٹ کوٹ کر بھرا یہ نبی کی برکت

قبلہ مبارک بنا نبی کی برکت

شہر مبارک بنا نبی کی برکت

قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا نبی کی برکت

مسجد نبوی میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب نبی کی برکت

منبر اور حجرے کے بیچ کو جنت کا ٹکڑا کہا گیا نبی کی برکت
مسجد اقصیٰ میں پچیس ہزار نمازوں کا ثواب ملا نبی کی برکت
مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ملا نبی کی برکت

اُحد پہاڑ قیمتی بنا نبی کی برکت
یہ امت خیر الامم بنی نبی کی برکت
آئی آخر میں ہے جنت میں پہلے جائے گی یہ نبی کی برکت ہے

بلکہ نبی کی نسبت سے تو وہ شیطان بھی مسلمان ہو گیا فرمایا ہر انسان کے ساتھ ایک قرین شیطان ہوتا ہے نبی کے ساتھ جو شیطان تھا وہ نبی کی نسبت سے مسلمان ہو گیا۔

جب نبی کی نسبت ملنے سے ہم اونچے ہو سکتے ہیں تو پھر اس کی قدر کیوں نہیں کرتے؟ اس کی اتباع کیوں نہیں کرتے؟ اس کی سیرت پر ہم کیوں نہیں چلتے؟۔

حضور ﷺ کے فضائل

ایک موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوتے ہیں تذکرہ ہو رہا ہے۔
کسی نے کہا حضرت آدم علیہ السلام تو صفی اللہ ہیں۔
حضرت نوح علیہ السلام تو نجی اللہ ہیں۔
حضرت داود علیہ السلام تو خلیفۃ اللہ ہیں۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام تو خلیل اللہ ہیں۔
حضرت اسماعیل علیہ السلام تو ذبیح اللہ ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام تو کلیم اللہ ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو روح اللہ ہیں۔

آقا ﷺ نے ان کی باتیں سن لیں فرمایا:

تم ٹھیک کہتے ہو، لیکن "اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ" میں اللہ کا حبیب ہوں، دوست ہوں "لَا فَخْرَ" لیکن کوئی فخر نہیں۔

سارے انبیاء میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے لیکن کوئی فخر نہیں ہے۔

سب سے پہلے جنت میں میں جاؤں گا کوئی فخر نہیں ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی فضیلتیں عطا کی ہیں اور میری نسبت کی برکت سے تم بھی اعلیٰ بن گئے ہو۔

سب سے بڑی نسبت

آج ہمیں نسبتوں کی قدر نہیں ہے:

عمل کی اپنی اساس کیا ہے
بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت
میرا تو بس یہی آسرا ہے

پھر ہم سے سوال ہوتا ہے کہ آپ کون؟ ہم کہتے ہیں ہم پٹھان، ہم پنجابی، ہم بلوچی، ہم سندھی، ہم مہاجر، ہم عجمی، ہم عربی۔

پھر سوال ہوتا ہے آپ کون؟ ہم ڈاکٹر، ہم انجینئر، ہم پروفیسر، ہم دکان دار، ہم تاجر، ہم زراعت پیشہ۔

پھر سوال ہوتا ہے کہ آپ کون؟ کہتا ہے کہ میں فلاں خاندان کا، ساری

نسبتیں ہمیں یاد رہتی ہیں، ہماری زبان پر ہوتی ہیں، لیکن جو سب سے بڑی نسبت ہے، جو سب سے بڑھیا نسبت ہے کہ ہم محمدی ہیں، ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں، ہم محمد الرسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔

ایک عالم نے کیا خوب بات ارشاد فرمائی کہ ہمیں بتانے کی بھی ضرورت نہ پڑے، دور سے پتہ چل رہا ہو کہ وہ محمد الرسول اللہ ﷺ کا غلام آرہا ہے، وہ محمدی آرہا ہے۔

اس کا عمامہ نبی کے عمامہ کی طرح ہو۔

اس کے بال نبی کے بالوں کی طرح ہو۔

اس کی ڈاڑھی نبی کی ڈاڑھی کی طرح ہو۔

اس کا لباس نبی کے لباس کی طرح ہو۔

اس کی گفتار نبی کی گفتار کی طرح ہو۔

اس کے جسم پر نبی کی نسبتوں کا نور نظر آرہا ہو۔

اس کو بتانے کی بھی ضرورت نہ پڑے کہ میں کون ہوں، دور سے پتہ چل جائے کہ وہ محمد الرسول اللہ ﷺ کا غلام آرہا ہے۔

مومن جو فدا نقش کف پائے نبی ہو
ہو زیر قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنت نبوی کی پیروی کرے امت
طوفان سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

عزیزان گرامی!

ایک تو ہم نبی کی سنت پر عمل کریں، نبی کی جو سیرت ہے اس کو پڑھیں تو

عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔

ایک جھٹکے میں ایمان کا سودا

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ یہ بلخ شہر کے بادشاہ تھے، عیش وعشرت میں زندگی گزار رہے تھے لیکن جب دل کی دنیا بدلی، دل کی تار اللہ سے جڑی تو بادشاہت کو قربان کرنا آسان ہو گیا۔

آج مسلمان کے لیے نوکری چھوڑنا مشکل ہوتا ہے، ایسے نوجوان کو ہم جانتے ہیں آپ نے بھی دیکھا ہوگا سنت پہ چھری چلا دی پوچھا گیا کہ بھائی کیا ہوا؟ جی جاب والوں نے کہہ دیا کہ ڈاڑھی منڈواؤ گے تو ہم آپ کو رکھیں گے، ایک جھٹکے میں ڈاڑھی منڈوادی اور کہتا ہے کہ جی شریعت میں اتنی سختی تھوڑی ہے، دین میں سختی تو نہیں ہے، بلکہ بعض بدقسمت لوگ یورپ کا ویزہ لینے کے لیے اپنے آپ کو قادیانی شو کرتے ہیں۔ اپنے ایمان اور اسلام کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

بعض لڑکیاں اپنی جھوٹی محبت کے لیے غیر مسلموں سے شادی کر لیتی ہیں بعض لڑکے اپنی مجازی محبت میں گرفتار ہو کر غیر مسلم عورتوں سے شادی کرتے ہیں۔

آقا ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں

آمنہ کے لعل کی ان تریسٹھ سالہ قربانیوں کو بھول جاتے ہیں۔

آقا ﷺ کے اس رونے کو اور امت کے لیے تڑپنے کو۔

اور آپ کا لمبے لمبے قیام اور لمبے لمبے رکوع اور ساری رات کی دعائیں اور سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجڑی برداشت کرنا۔

اور طائف میں پتھروں کی بارش میں قرآن سنانا۔

اور اُحد میں چاند سے زیادہ حسین چہرے کا زخمی کرا کر موتی سے زیادہ

حسین دانت کو شہید کرانا۔

اور آپ کی پھول سی بیٹیوں کو طلاقیں ہو جانا۔

اور شعب ابی طالب میں تین سال پتے چبانا

اور اپنا آبائی وطن مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جانا

اور کئی کئی دن کے فاقے برداشت کرنا

اور آپ کے نسلوں کے نیزے پر چڑھے ہوئے سر دیکھنا

اور بلال رضی اللہ عنہ کا تپتی ہوئی ریت پر لیٹ کر احد احد کی صدا لگانا

اور خباب رضی اللہ عنہ کا چربی سے آگ کے انگاروں کو بجھا دینا

اور ابوفکیہ کا اپنی پسلیوں کو تڑوا دینا

اور عمار رضی اللہ عنہ اور یاسر رضی اللہ عنہ کا مشق ستم بنتے رہنا

اور سمیہ رضی اللہ عنہا کا برچھا کھا کر دولخت ہو جانا

اور زنیرہ رضی اللہ عنہا کو آنکھوں کے طعنے ملنا

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھرے مجمع میں سورۃ رحمٰن سنا کر مار کھانا

اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا لہولہان ہونا

یہ ساری چیزیں ایک جھٹکے سے ہم بھول جاتے ہیں اور، سنت پر چھری چلا دیتے، اور ایمان کا سودا کر لیتے ہیں۔

کافروں کو آقا ﷺ کی گستاخی کی جرأت کیوں ہوئی؟

ایسے مسلمانوں کی وجہ سے کافروں کو جرأت ہوتی ہے کہ وہ کارٹون بناتے ہیں، وہ گستاخی کرتے ہیں، یہ ٹیسٹنگ کیس ہوتا ہے کہ مسلمان کو اپنے نبی سے کتنی محبت ہے وہ ہمیں نظر آ رہی ہے۔

یہ ڈرامے ہمارے دیکھتے ہیں، یہ فلمیں ہماری دیکھتے ہیں یہ میچز ہمارے دیکھتے ہیں، یہ کاروبار ہمارے اصولوں کے مطابق کرتے ہیں، ان کا جسم اور اس کے اوپر لباس ہمارا ہے، ان کی شکلیں اور ان کا گیٹ اپ ہمارا ہے، ان کی شادیوں میں رسمیں ہماری چلائی جاتی ہیں، ان کی معاشرت اور معیشت ہمارے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے یہ کیسے مسلمان ہیں ہم سے زیادہ انہیں پتا ہے۔

ایمان پر استقامت کیسے نصیب ہوگی؟

اگر مسلمان نبی ﷺ کی سنت پر کھڑا ہو جائے کسی کافر کو جرأت نہ ہو کہ وہ آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو۔

پھر رمضان کے ساتھ ہمارا ایمان نہ جائے کہ رمضان گیا تو ہمارا ایمان بھی گیا، رمضان گیا تو مسجدیں بھی خالی ہوگئیں، رمضان گیا تو فجر کی رونقیں بھی ماند پڑگئیں، رمضان گیا تو سنت رسول ﷺ بھی گندی نالیوں میں بہنے لگی، رمضان گیا تو اب قرآن اٹھانے کو بھی جی نہیں چاہ رہا، رمضان گیا تو اب تہجد کے نور سے بھی محروم ہو گئے، رمضان گیا تو اللہ کا ذکر بھی نہیں کر پا رہے، ایسا نہ ہو کہ رمضان گیا تو گناہوں کے دروازے پھر سے کھول دیئے، رمضان کے بعد بھی ہمارا تعلق اللہ کے ساتھ، کتاب اللہ کے ساتھ، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، مسجد کے ساتھ، مدرسہ کے ساتھ، تبلیغ کے ساتھ، خانقاہ کے ساتھ، علما کے ساتھ، صلحاء کے ساتھ، اللہ والوں کے ساتھ برقرار رہے، اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اکرم ﷺ کہ سنتوں کی محبت اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

نبی
داعی پیدا کرتے ہیں

از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

اجمالی عنوانات

- ......اُمت کے لیے سب سے بڑے رہنما اور اُن کی صفات۔
- ......امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول سب سے مشکل کام۔
- ......نبیوں اور بادشاہوں کی محنت میں فرق۔
- ......دیوارِ چین کیوں بنائی گئی۔
- ......نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت اور اس کے ثمرات۔
- ......حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ زندگی سیکھیں۔
- ......فیس بک اور گوگل کے مفتی ومجاہد نہ بنیں۔
- ......عجائبات قرآنِ کریم۔
- ......یورپی تحقیق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا
لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی
الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا
یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا
شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ
الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ ○ وَھُمْ
کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ
مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝

(سورۂ رعد: ۷)

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ

(سورۂ فاطر: ۳۷)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَوْ كَمَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۝

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ۝

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ۝

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اگر ہو اس میں کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

واجب الاحترام! عزیزان گرامی:

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی چند آیات تلاوت کی ہیں اور سرکار دوعالم تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی احادیث مبارکہ پیش کی ہیں۔

نبیوں کی محنت کا میدان

آج کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی دلوں پہ محنت کر کے دلوں پر راج کرتے ہیں اور بادشاہ فقط ملکوں کو فتح کرتے ہیں، اللہ کریم نے ہر قوم کے لیے ایک منذر یعنی ڈرانے والا اور ھادی یعنی ہدایت دینے والا بھیجا ہے، اللہ کے انسانوں پر جہاں بے پناہ احسانات ہیں ایک بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ نے کسی قوم کو بے یارو مددگار اور لاوارث نہیں چھوڑا، ان کی رہبری اور صفائی کے لیے، ان کی اصلاح اور ہدایت کے لیے برابر انبیاء علیہم السلام کو بھیجتے رہے۔

اور ایک آیت کریمہ میں یوں فرمایا

”کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور جہنمیوں کو جہنم میں بھیجا جائیگا تو اللہ کریم اتمام حجت کے لیے ان سے پوچھیں گے کہ:

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ

کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ تم اس میں نصیحت حاصل کر لیتے کیا تمہارے پاس ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔

اب ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا، ان کے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہوگا، اسی لیے کہ نبی تو آئے ہیں، نذیر تو آئے ہیں، تو اسی لیے فرمایا کہ اللہ کریم کا انسانوں پر بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ نے ''منذر'' یعنی ڈرانے والا نبی بھیجا ''ھاد'' ہدایت دینے والا نبی بھیجا ''بشیر'' خوشخبری دینے والا نبی بھیجا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۸﴾ (سورہ فتح:۸)

ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا، (نیکوں کے لیے) خوشخبری والا بنا کر بھیجا، (بُروں کے لیے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

اُمت کے سب سے بڑے رہنما

اب ''منذر'' اور ''ھادی'' میں کیا فرق ہوتا ہے، فرمایا کہ ''نذیر'' اس کو کہتے ہیں جو کسی گمراہ انسان کو غلط راستے سے ہٹا دے، اور ''ھادی'' اس کو کہتے ہیں کہ پھر اس کو صحیح راستے پر گامزن بھی کر دے، ایک ہوتا ہے غلط راستے سے ہٹانا اور دوسرا ہوتا ہے سیدھے راستے پر چلانا یہ نبیوں کا کام تھا، اصل Ogadnees انبیاء نے کی ہے، اس امت کے سب سے بڑے Ogad وہ رسول اللہ ﷺ اور پھر آپ کی برکت سے ہر صحابی ہدایت دینے والا اور ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

خود نہ تھے جو راہ پر وہ اوروں کے ہادی بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

یعنی جن کے ہاتھوں میں اونٹوں کی لگامیں تھیں، پھر ان کے ہاتھوں میں قوموں کی لگامیں آگئیں، وہ صحابہ جن پر کوئی حکومت کرنے کو تیار نہ تھا وہ ساری دنیا پر حکومت کرنے والے بن گئے، جن صحابہ نے قرآن کو اپنا امام بنایا، قرآن نے انہی صحابہ کو زمانے کا امام بنادیا اور پھر جن لوگوں نے صحابہ کو اپنا امام بنایا اللہ نے ان کو پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ بنادیا تو یہ جو بات ہے

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ ''بیشک اے نبی! آپ ڈرانے والے ہیں''

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

اور ہر قوم کے لیے ہدایت دینے والے ہیں انہیں برے راستے سے ہٹا کر سیدھے راستے پر چلانے والا ہوتا ہے۔

سب سے مشکل کام

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہیں کہ ''صراط مستقیم پر چلنا اور جمے رہنا آخرت میں پل صراط پر چلنے سے زیادہ مشکل کام ہے''، بھئی! پل صراط جہنم کے اوپر بنا ہوا پل ہے، باریک بھی ہے اور تلوار سے زیادہ تیز بھی ہے اور اونچائی اور ڈھلوان اور اُترائی لمبا سفر بھی ہے، جہنمی کٹ کٹ کے نیچے جہنم میں گر رہے ہوں گے۔

وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿سورۂ مریم:۷۲﴾

جہنم کے شعلوں کی لپٹ اس پل تک آرہی ہوگی، کتنا مشکل مرحلہ ہوگا

لیکن فرمایا دنیا میں صراطِ مستقیم پر چلنا، دنیا میں صراطِ مستقیم پر جمے رہنا اس پل صراط پر چلنے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایسا زمانہ آئے گا کہ میری سنت پر عمل کرنا گویا چنگاری کو ہاتھ میں لینے کے برابر ہوگا''

آگ کے انگارے کو ہاتھ میں لینے کے برابر ہوگا۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ

''فرمایا جس نے میری ایک سنت کو زندہ کیا، میری امت کے فساد کے وقت میں فرمایا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

نبیوں اور بادشاہوں کی محنت میں فرق

اسی لیے انبیاء علیہم السلام نے انسانوں کے دلوں پر محنت کی اور وہ دلوں پر راج کرتے رہے، بادشاہوں نے صرف ملکوں کو فتح کیا اور دلوں پر محنت نہیں کی، سکندرِ اعظم نے پوری دنیا پر حکومت کی، پوری دینا کو اس نے فتح کیا اور آج صرف اس کا نام کتابوں میں ملتا ہے، اس کی ہسٹری نہیں ملتی، اس کے کارنامے نظر نہیں آتے اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کا تربیت یافتہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا، آج ساری دنیا میں، عدالتوں میں، ایوانوں میں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بنائے ہوئے قانون پر عمل ہو رہا ہے، یورپ کے اندر یورپ یونیورسٹی میں عمر لاء کے Subgect، ان کے بنائے ہوئے قانون پڑھائے جا رہے ہیں یہ فرق ہے ایک بادشاہ میں اور ایک نبی اور نبی کے تربیت یافتہ غلام میں۔

دیوارِ چین کیوں بنائی گئی؟

یہ دیوارِ چین جو بہت مشہور ہے یہ چینیوں نے کیوں بنائی؟ کہ تاتاری آئے روز ہم پر حملے کرتے ہیں ہم ان کے حملوں سے بچ جائیں، چنانچہ انہوں نے دیوارچین بنائی اور تقریباً 30 فٹ اونچی بنائی اور اس زمانے کے حساب سے اس میں کئی سال لگے اور لاکھوں کے اعتبار سے Invesment بھی ہوئی، ہزاروں لاکھوں لوگوں نے مل کر کام بھی کیا چینی دیوارچین بننے کے بعد تاتاریوں کے حملوں سے بچ گئے؟ بالکل نہیں، بلکہ دیوار چین بننے کے پہلے 10 سالوں میں تاتاریوں نے تین دفعہ چین پر حملہ کیا، اندر داخل ہوئے اور تقریباً چینیوں کو ملیا میٹ کیا، ان کی املاک کو بالکل توڑ پھوڑ کا نشانہ بنایا اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس دوران تاتاریوں کو یہ دیوار ایک دفعہ بھی توڑنے کی ضرورت پیش نہیں آئی، ان تاتاریوں نے چینی لوگوں کو اندر سے خریدا، ان میں غدار تلاش کیے انہی لوگوں نے اندر سے کنڈیاں کھولیں، دروازے کھولے اور انہیں اندر آنے دیا، انہوں نے ساری محنت ظاہری ڈھانچے پر ظاہری Structure پر اس ملک پر لگائی، قوم پر محنت نہیں کی قوم بک گئی۔

آج ہماری محنت کا میدان کیا ہے؟

آج ہماری محنت قوم کی تعمیر پر نہیں ہے، ہم ظاہری طور پر سڑکیں بنارہے ہیں، پل بنارہے ہیں، ظاہری طور پر دریاؤں کا نظام بنارہے ہیں، ظاہری طور پر Highways بڑی بڑی بلڈنگیں بنارہے ہیں، ظاہری طور پر بڑے بڑے پارک، باغ اور سوئمنگ پول بنا رہے ہیں، ظاہری طور پر بڑے بڑے آفیسز اور فیکٹریاں بنارہے ہیں لیکن قوم کے اوپر محنت نہیں ہے، رہنے والے انسان

پر محنت نہیں تو یہ انسان آپ کا دشمن بن جاتا ہے۔

نبی ﷺ کی محنت اور اس کے اثرات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام آج دلوں میں زندہ ہے، ان کا بنایا ہوا نظام آج دنیا کے ہر نقشے پر نظر آرہا ہے کیوں؟ کہ پہلے خود رسول اللہ ﷺ نے ان کے دلوں پر محنت کی، اس محنت کا اثر کیا ہوا؟ کہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل کا حکمران ہے، جس نے ڈاک کا نظام سب سے پہلے بنایا، جس نے محافظ اور حفاظت و پولیس کا سب سے پہلے نظام بنایا، جس نے نہروں کا نظام سب سے پہلے بنایا، لیکن اپنا عمل کیا تھا، خوف خدا کا یہ عالم تھا کہ وہ مسجد نبوی میں بیٹھ کر رورہا ہے کہ اگر دریائے فرات کے سامنے بکری یا کتے کا بچہ پیاسا مرجائے تو اے عمر! تجھ سے پوچھ ہوگی اور رات کو جب سب سورہے ہیں تو وہ گلیوں میں گشت کررہا ہے کوئی بھوکا تو نہیں ہے، کوئی پریشان تو نہیں ہے، کوئی بیمار تو نہیں ہے، کوئی خوف زدہ اور دشمن سے پریشان تو نہیں ہے۔

اور جب مدینہ کے باہر ایک خیمہ دیکھا اور وہاں بچوں کو روتا ہوا دیکھا تو جاکر پوچھا کہ یہ بچے کیوں رورہے ہیں؟ تو بچوں کی اماں نے کہا کہ یہ تو یتیم ہیں میرے شوہر کا، ان کے باپ کا انتقال ہوگیا اور کھانے کے لیے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، یہ بھوک کی وجہ سے رورہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ جو تم نے ہانڈی میں چڑھایا ہوا ہے اس میں کیا پک رہا ہے؟ کہاں کہ اس میں صرف پانی ہے، دل بہلانے کے لیے اس کو رکھا ہوا ہے اور کہا کہ کل قیامت کے دن میں عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھوں گی کہ تم خلیفہ بنے پھرتے ہو اور تمہیں اپنی رعایا کی خبر گیری نہیں، اس کو پتا نہیں ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، حضرت

عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے روتے ہوئے واپس ہوئے، گندم اور کچھ سامان غلے کا بوری بھری اور اپنی کمر پر لاد کر جانے لگے، غلام نے کہا میں اٹھا لیتا ہوں فرمانے لگے: ''قیامت کے دن بھی عمر کا بوجھ تو اٹھائے گا؟'' اور پھر واپس آ کر غلہ و گندم اس عورت کے پاس رکھا اور کہا کہ اس کو جلدی جلدی پکاؤ اور کنارے پر بیٹھ کر آگ جلانے لگے اور پھر کھانا بنا اور پھر بچوں نے کھایا اور جب وہ کھیلنے لگے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سکون آیا اور پھر واپس آئے۔

ایک دفعہ تپتی دھوپ ہے، سخت گرمی ہے اور وہ ریگستانی، پتھریلی، اور چٹانی زمینیں تھیں وہاں نکل آئے جبکہ کوئی اس وقت عموماً نکلتا نہیں تھا، یہ ہیں اور غلام ہے، بیت المال یعنی مسلمانوں کا ایک اونٹ گم ہوگیا ہے اس کو تلاش کرنے کے لیے اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں اور تپتی دھوپ میں اونٹوں کو تیل لگا رہے ہیں، ہر وقت فکر میں ہیں اس لیے ان کا نام کتابوں میں بھی زندہ ہے اور دلوں میں بھی زندہ ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے طرز زندگی کو سیکھیں

میرے محترم دوستو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محنت سے ایک ایسی جماعت تیار کی کہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، قلب و روح کا ایسا رشتہ قائم کیا کہ ایسا رشتہ آپ کو قیامت تک نظر نہیں آئیگا اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ بنیں تو ہمیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی کو پڑھنا ہوگا، صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی کو سیکھنا ہوگا، صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی اپنی زندگی کے سانچے میں ڈھالنی ہوگی تب یہ بات بنے گی۔

فیس بک کے مفتی اور مجاہد

آج بدقسمتی یہ ہے کہ ساری رات فیس بک پر مجاہد بنے ہوئے ہیں، یعنی وہ فیس بک میں ملکوں کو فتح کر رہا ہے، فلسطین کو فتح کر رہا ہے، کشمیر کو فتح کر رہا ہے، افغانستان کو فتح کر رہا ہے، روہنگیا کے مسلمانوں کو فتح کر رہا ہے، فیس بک پر ساری رات مجاہد بنا ہوا ہے بلکہ فیس بک پر مفتی بنا ہوا ہے فتوے بھی لگا رہا ہے، یہ جائز ہے یہ ناجائز ہے، یہ صحیح ہوا یہ غلط ہوا، اس عالم کی بات ٹھیک ہے اس عالم کی بات غلط ہے، جس فتوے کے لیے علماء دس بارہ سال مدرسوں میں گذارتے ہیں، چٹائیوں پہ بیٹھتے ہیں، روکھی سوکھی کھاتے ہیں، کاروبار زندگی نہیں گذارتے، معاش اور معیشت کی انہیں کوئی فکر نہیں وہ دنیاوی ڈگریاں لے کر لاکھوں کی تنخواہیں لے سکتے تھے، وہ کسی کاروبار اور بزنس کو شروع کرتے لاکھوں اور کروڑوں پتی بن سکتے تھے، انہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا، دس بارہ سال محنت کی، پھر انہیں سرٹیفکیٹ ملا وہ اس قابل ہوئے فتویٰ لگا سکیں، جائز اور ناجائز بتا سکیں، حلال وحرام بتا سکیں، علماء حق اور علماء سوء کی دنیا کو پہچان کرا سکیں، حدیثوں میں فرق بتا سکیں، صحیح حدیث غیر صحیح یہ حدیث ضعیف ہے، حسن ہے، حسن لذاتہ ہے، حسن لغیرہ ہے، خبر مشہور ہے، خبر متواتر ہے، خبر واحد ہے اور معلّل ہے اور یہ شاذ ہے جنہوں نے دس، بارہ سال کی محنت کی، تب انہیں سرٹیفکیٹ ملا، ہم راتوں رات مفتی بن کر فیس بک پر فتوے لگا رہے ہیں اور صبح جب فجر میں اللہ کی طرف سے دعوت ہوتی ہے، ''حی علی الصلوۃ'' آؤ نماز کی طرف، حی علی الفلاح آؤ کامیابی کی طرف ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' نماز نیند سے بہتر ہے، تو اس

وقت حضرت صاحب بستر میں لیٹے ہوئے ہیں، کمبل میں لپٹے ہوئے ہیں، ساری رات فیس بک پر مجاہد بن کر ملکوں کو فتح کر رہا ہے، فتوے لگا رہا ہے، لوگوں کو نصیحت کر رہا ہے اور صبح فجر میں یہ اللہ کی دعوت پر مسجد نہیں آ رہا، یعنی فجر کی نماز میں بعض مساجد میں ایک صف ہوتی ہے۔

خدارا گوگل کی دنیا سے باہر آئیں

اور جب 10 بجے اُٹھ کر فیس بک کھولو تو اقوالِ زریں سے بھرا ہوا ہے، جیسے اس سے بڑا دانشور کوئی نہیں، اس سے بڑا عالم کوئی نہیں، اس سے بڑا داعی کوئی نہیں، اس سے بڑا مبلغ کوئی نہیں، اس سے بڑا مجاہد کوئی نہیں، اس سے بڑا اللہ کا ولی کوئی نہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اقوالِ زریں کو Forward نہ کریں، لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ اپنے عمل اور اصلاح کی بھی کوشش کریں، یہ ضرور کہوں گا ہر حدیث پیش کر کے آگے Forward نہ کریں، تصدیق کریں یہ حدیث ہے بھی کہ نہیں، اس حدیث کا آگے Forward کرنا مناسب بھی ہے کہ نہیں، یہ حدیث ہے یا کسی صحابی کا قول ہے یا کسی بزرگ کا قول ہے یا یہ غیر مستند ہے، تحقیق تو کریں اس کی ضرورت ہمیں پیش نہیں آتی، اس لیے ہم اپنے عمل کی اصلاح کریں، علماء کے ساتھ ہمارا تعلق مضبوط ہو ان چیزوں نے جہاں ہمیں کچھ فائدے دیئے وہاں بہت نقصان بھی دیئے ہیں ایک نقصان یہ ہے کہ ہمیں منبر سے، محراب سے، مسجد سے، مدرسے سے، تبلیغ سے، خانقاہ سے، عالم سے، مفتی سے، دارالافتاء سے ہمیں دور کر دیا، کہتے ہیں کہ بس گوگل سے ہر چیز سرچ کر لو اب اس کی کچھ ویب سائیٹس اغیار کی بنائی ہوئی ہیں، قادیانیت کی بنائی ہوئی ہیں ان کے

ترجمے قرآن کے اپلوڈ کیے ہوئے ہیں، آپ کو پتا ہی نہیں ہے آپ اس پر عمل کر رہے ہیں اور پھر اس کی روشنی میں یہ بھی کہتے ہیں کہ آج مجھے صحیح دین کا پتا چلا، آج تک تو ہمیں علماء نے یہ باتیں بتائیں ہی نہیں تھیں، یہ بھی لکھتے ہیں، اسی لیے ان باتوں کو سمجھنا بہت ضروری ہے، دین کے نام پر بھی آپ کو بے دین بنایا جا رہا ہے، اصلاح کے نام پر بھی تبلیغ کی جارہی ہے، تعمیر کے نام پر بھی آپ کے معاشرے کو برباد کیا جا رہا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

یہاں ایسے رہے کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

سچی اور جھوٹی خبریں اور ہمارا روّیہ

اسی لیے ہم اپنے اعمال کی اصلاح مسجد و مدرسہ میں آکر کریں، علماء اور مفتیوں کے پاس بیٹھ کر کریں، دینی مستند کتابیں پڑھ کر اور انکا مطالعہ کر کے کریں، صرف فیس بک پر بیٹھ کر اکتفاء نہ کریں، صرف واٹس ایپ پر اکتفاء نہ کریں، صرف اخبارات پر اکتفاء نہ کریں، میں اکثر یہ مثال دیا کرتا ہوں کہ ہم اخبارات کی جھوٹی خبریں خرید کر پڑھتے ہیں اور قرآن کی سچی خبریں مفت میں بھی نہیں پڑھتے۔ اخبار خریدنا پڑتا ہے، ناول خریدنا پڑتا ہے، رسالہ خریدنا پڑتا ہے، CD خریدنی پڑتی ہے، ان اخبارات کی جھوٹی خبریں خرید کر پڑھتے ہیں اور قرآن کی سچی خبریں مفت میں بھی نہیں پڑھتے، ٹی وی کے ڈرامے، ٹی وی کی فلمیں، نیوز اینکر کے تبصرے، سیاسی ٹاک شوز، یہ ہم خرید کر، بل تو دیتے

ہیں خرید کر سنتے ہیں اور قرآن کی سچی خبریں جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک، اور قیامت کے بعد کے حالات کی تصدیق شدہ خبریں دے رہا ہے، کنفرم خبریں دے رہا ہے، اس میں کوئی ڈاؤٹ نہیں ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں، اس میں کوئی غلطی کا احتمال نہیں ہے inistate اس میں میٹنگ کا چانس نہیں ہے۔

عجائبات قرآن

فِيهِ نَبَاءُ مَا قَبْلَكُمْ پہلے والوں کے حالات

خَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ	بعد والوں کی خبریں
حُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ	بیچ والوں کے فیصلے
اَلْقَوْلُ الْفَصْلُ	فیصلہ کرنے والی کتاب
لَيْسَ بِالْهَزْلِ	مذاق نہیں ہے
مَنْ تَرَكَهُ قَسَمَهُ مِنْ جَبَّارٍ	جو متکبر قرآن کو چھوڑے گا
قَسَمَهُ اللهُ	اللہ ہلاک کردیں گے
وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهِ	جو قرآن کو چھوڑ کر کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا
اَضَلَّهُ اللهُ	اللہ گمراہ کردیں گے
هُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِيْنُ	اللہ کی مضبوطی رسّی ہے
اَلذِّكْرُ الْحَكِيْمُ	حکمت سے بھری نصیحت ہے
اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمَ	بالکل سیدھا راستہ ہے
لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ	جو قرآن کے پیچھے چلے گا خواہشات میں کجی نہیں ہوگی
لَا تَلْبَسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ	زبانوں میں اشتباہ پیدا نہیں ہوگا
لَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ	علماء اس کے جو جواہرات نکالنے میں تھکتے نہیں ہیں

لَا یَخْلَقُ عَنْ کَثْرَۃِ الرَّدِّ

محبت سے پڑھنے والوں کی طبیعت میں کبھی اکتاہٹ نہیں آتی

لَا یَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ عجائبات اس کے ختم نہیں ہوتے

وَھُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَہِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْہُ حَتّٰی قَالُوْا

یہ ہی وہ کتاب ہے جس کو سننے کے بعد جنات بے ساختہ پکار اُٹھے

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا

ہم نے ایسا قرآن سنا جو روشن اور ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے

اٰمَنَّا بِہٖ	ہم جنات (اس قرآن پر) ایمان لائے ہیں
مَنْ قَالَ بِہٖ صَدَقَ	جو قرآن کی بولی بولے گا سچ بولے گا
مَنْ حَکَمَ بِہٖ عَدَلَ	جو قرآن کے مطابق فیصلے کریگا انصاف کے فیصلے کرے گا
مَنْ عَمِلَ بِہٖ اُجِرَ	جو قرآن پر عمل کرے گا اسے اجر دیا جائے گا

مَنْ دَعٰی اِلَیْہِ ھَدٰی اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

جو قرآن کی طرف لوگوں کو بلائے گا وہ صراط مستقیم کی طرف لوگوں کو بلائے گا

میں مسلمان کیوں ہوئی؟

اتنی بڑی کتاب! غیروں نے اس سے اپنا کچھ فائدہ لے لیا، مسلمان کو تو فیق نہیں ہوئی ایک غیر مسلم خاتون، جس کا اسلامی نام بعد میں ماریہ رکھا گیا، اس نے اپنے اسلام میں داخل ہونے کی وجہ بتائی کہ میں میوزک میں پی ایچ ڈی کر رہی تھی، بعض مسلمان بھی کہتے ہیں کہ موسیقی روح کی غذا ہے جس کو آقا ﷺ نے بتایا کہ یہ نفاق پیدا کرتا ہے، جس کو آقا ﷺ نے فرمایا:

مَزَامِیْرُ الشَّیْطٰنِ

یہ شیطان کی گھنٹیاں ہیں، تو اس نے کہا کہ میں میوزک میں پی ایچ ڈی کر رہی تھی تو کہا کہ میں مراکش کے ریڈیو میں Frequency سیٹ کر رہی تھی گانا سننے کے لیے تو اچانک کان میں ایک مانوس سی آواز ٹکرائی ہم فیس بک پر بیان بھی ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں تو گانا آجاتا ہے، گانا ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں تو بیان آجاتا ہم اچھی چیز پوسٹ کر رہے ہوتے ہیں تو غلط چیز کا ایڈ سامنے آجاتا ہے اور ابھی تو فیس بک وغیرہ جس کو ہم معمولی سمجھ رہے ہوتے ہیں یہ تو Observe کرتا ہے، یہ اپنے User کو واچ کر رہا ہوتا ہے کہ ایک سسٹم ہے کہ یہ جو user ہے اس کا Mind level کیا ہے اس کا Level (ترجیحات) اور Thinking کیا ہیں؟ اس کی priorities کیا ہیں؟ اس کی ترجیحات کیا ہیں؟ آپ فیس بک آن کر کے کسی ٹاپک پر بات شروع کر دیں اس کے دو تین دن بعد اس سے selected باتیں آپ کے سامنے آنا شروع ہو جائیں گی، یہ اوبزرور (Observer) ہے۔

کون غافل کون بیدار؟

مسلمان سیدھا ہے، کافر نہیں ،مسلمان غافل ہے کافر غافل نہیں ہے، مسلمان کو صرف اپنی دکان اور گھر کی فکر ہے ان کو نہیں ہے.ان کو ہماری فکر ہے کہ یہ گمراہ کیسے ہوں گے؟ یہ زوال پذیر کیسے ہوں گے؟ ان کا ملک انحطاط کی طرف کیسے جائے گا؟ اسی لیے تو انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا کہ تمہارے اقبال کے دن گئے۔

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن سارا جہاں ہمارا

کہا کہ تمہارے اقبال کے دن گئے، تمہارے علم کے کنوئیں سوکھ گئے، تمہارے علم کی سیاہی خشک ہوگئی، تمہاری تلوار اور نیزوں کی ضرب کے دن گئے۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا
اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں
پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل لگایا ایسا جینے میں
مرنے کو مسلماں بھول گئے

حیران کن قرآنی حلاوت

تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس نے کہا کہ اچانک ایک مانوس سی آواز میرے کانوں میں ٹکرائی، کہا کہ میں وہاں رک گئی اور اس آواز کو سننے لگی جوں جوں میں وہ آواز سننے لگی وہ آواز میرے دل میں اترتی گئی اور میرے دل میں ایک حلاوت سی اتر رہی تھی اور میرے دل کو ایک سکون اور روحانی اطمینان مل رہا تھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کون سی آواز ہے پتا چلا کہ یہ قرآن کریم ہے، میں نے پوچھا کہ یہ کس زبان میں ہے، پتا چلا کہ یہ عربی زبان میں ہے تو میں نے کہا کہ عربی مجھے آتی نہیں، اس کی Meaninig مجھے آتی نہیں، میں Secondly source سے قرآن سن رہی ہوں، پھر بھی اتنا مزہ، اتنی حلاوت، اتنی مٹھاس، اتنی شیرینی، اتنی چاشنی، اتنی لذت، اتنا میٹھا پن، اتنا Satisfaction، اتنی خوشحالی، اتنی Prospality اتنا لطف آرہا ہے اگر میں

اس کو سمجھ کر پڑھوں گی اور سنوں گی تو کتنا مزہ آئے گا میں Original source یعنی عربی میں قرآن سنوں تو کتنا مزہ آئے گا چنانچہ میں نے عربی زبان سیکھنا شروع کی قرآن دل کی دنیا کو روشن کرتا رہا، میں مسلمان ہوگئی۔

یورپ کی ریسرچ اور تجزیہ

پچھلے بیس سال کا ایک تجربہ آپ کو بتا رہا ہوں یعنی آج سے 20 سال پہلے ایک ریسرچ ہوئی کہ یورپ میں کتنے لوگ مسلمان ہوئے تو جواب آیا کہ 13000 یورپین مسلمان ہوئے، پھر ریسرچ ہوئی کہ یہ کیوں مسلمان ہوئے؟ پھر جواب آیا کہ ان میں 80 فیصد لوگ قرآن کو سمجھ کر اور پڑھ کر مسلمان ہوئے اور یہ مسلمان دن رات قرآن کو پڑھتا ہے، سنتا ہے اس کو پتا ہی نہیں، ایسے مسلمان بھی ہیں کہ جن کو نماز بھی صحیح نہیں آتی، ایسے مسلمان بھی ہیں جن کو ہم جو نماز میں پڑھ رہے ہیں اس کا ترجمہ بھی نہیں آتا اور ہیں مسلمان، پکے مسلمان ہیں، فتوے بھی لگاتے ہیں، علماء پر اعتراض بھی کرتا ہے، تنقید بھی کرتا ہے کہ میں نماز میں اللہ سے گفتگو کر رہا ہوں، کیا کہہ رہا ہوں، کیا کہا جا رہا ہے کچھ پتا نہیں ہے مسلمان، پکا مسلمان ہے، بلکہ مسلمان نہیں مفتی ہے۔

تبلیغی ساتھی کی عجیب کارگزاری

ایک جماعت تبلیغ میں گئی واپس آکر کارگزاری سنا رہی تھی تو کارگزاری سنانے والے نے کہا کہ ہماری جماعت میں دو عالم تھے اورباقی سارے زبردستی کے مفتی تھے تو ان میں سے ایک بولا کہ بہن بیٹی کے گھر میں پانی پینا حرام ہے، کس نے فتویٰ دیا ہے؟ ہمیں تو نہیں پتا ہے، میں نے جو پڑھا ہے مجھے تو آج تک نظر نہیں آیا کہ بہن، بیٹی کے گھر میں پانی پینا حرام ہے، اگر کسی

کو نظر آیا ہے تو وہ مجھے بتائے کہ بہن کے گھر میں پانی پینا حرام ہے، مزید ظلم اس کو میراث میں حصہ نہیں دینا، مہر اس کو نہیں دینا، کون سا دین ہے بھائی؟

آن لائن حج کیسے؟

ایک حاجی صاحب حج کر کے واپس آئے جیسے ہی حج کر کے آیا اول تو جیسے آپ حج کرتے ہیں تو حج کرنے کے بعد پہلا کام جو فیس بک پر کرتے ہیں، بلکہ حج کرنے کے بعد کیا، احرام باندھتے ہوئے حاجی صاحب احرام باندھ رہے ہیں، حاجی صاحب پھر کنکر مارتے ہوئے، حاجی صاحب دوسرے حاجی صاحب کو کنکر مار رہا ہے، پھر حاجی صاحب قربانی کر رہا ہے پھر حاجی صاحب حلق کر رہا ہے، ایک ایک چیز کی تصویر پورا حج آن لائن ہے بھئی، اخلاص وللّٰہیت کو تو قریب نہیں آنے دیتا بلکہ یہاں سے گھر سے نکلتے ہوئے حاجی صاحب عازم سفر، جہاز میں بیٹھنے کے بعد جو ہے حاجی صاحب پرواز سفر اور پھر ایک ایک چیز کو آن لائن کرنا ہے، جتنا دکھلاوا، جتنا ریا، جتنا شرک کر سکتے ہیں کر گزرتے ہیں۔ فرمایا:

اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْكٌ

تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے

مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ

جس نے دکھلاوے کے لیے نماز پڑھی اُس نے شرک کیا۔

روزہ رکھا دکھلاوے کے لیے شرک، صدقہ دیا دکھلاوے کے لیے شرک، حج کیا دکھلاوے کے لیے شرک ایک ایک چیز آن لائن کرتا ہے او پھر اپنے نام کے ساتھ پہلا نام لگاتا ہے ''حاجی صاحب'' یہاں پر آتے ہوئے بلڈنگ کو سجایا جاتا ہے، حاجی صاحب کو حج مبارک، خوش آمدید اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، تو حج

کرنے کے بعد اس دکاندار کے پاس گیا جس کے پاس اس کا کھاتا تھا حساب کر کے بولا میرا کھاتا نکالو وہ بھی خوش ہوگیا، آج حاجی صاحب سارا حساب کلئیر کر کے جائے گا، جب کھاتا کھولا تو کہا لکھو میرے نام آگے '' حاجی صاحب'' بس یہ لکھوانے آیا تھا۔

دعوت فکر

میرے محترم دوستو!

یہ باتیں صرف بتانے کے لیے نہیں، آئینہ دکھانے کے لیے ہیں اپنے آپ کو اور آپ کو، میرے منہ کے سب سے زیادہ قریب میرے کان ہیں، پھر آپ کے کان ہیں، اصل مقصود اپنے آپ کو اور پھر آپکو، کب تک اس رسمی دنیا کی چالبازیوں میں ہم کھیلتے رہیں گے، شیطان ہم سے کھیلتا رہیگا، ساری رات سوئے ہوئے ہیں، ساری رات شیطان نے ناک میں گزاری، کان میں شیطان نے پیشاب کیا۔ دس بجے اٹھنے کے بعد، منہ ہاتھ دھوکے، پرفیوم لگا کے کہتا ہے کہ ماں جی دعا کرو کاروبار میں برکت آجائے، ساری رات شیطان ساتھ رہا، کان میں شیطان نے پیشاب کیا، برکت والا وقت صبح کا وہ ہم نے بستر میں ضائع کردیا، ساری رات فیس بک پر مفتی بن کر فتوے دیتے رہے اور گیارہ بجے اُٹھ کر دکان پر جاتے ہوئے کہتا ہے، یا اللہ! کاروبار میں برکت ڈال مہنگائی بہت ہے، حکمران ایسے ہیں اور پھر وہاں رشوت بھی، سود بھی، فراڈ بھی، ملاوٹ بھی، جھوٹ بھی، جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچنا بھی، اس دکاندار کے لیے دل میں بغض اور حسد بھی، اس دکاندار کو ٹوپیاں پہنانا بھی، اس کو تھوک لگایا، اس کو چونا لگایا اور اس کو میں نے ٹال مٹول کیا اور اس کو میں نے نقصان

دیا، اور اس کو میں نے ضائع کر دیا، یہ کون سی برکت ہے۔

اپنی اصلاح کی فکر کیجیے

اندر کو ٹھیک کرنا بہت ضروری ہے، اللہ تعالی ہم سب کو دین پر عمل کرنے، صراط مستقیم پر چلنے، علماء کے ساتھ قلبی محبت، تعلق اور وابستگی کی توفیق نصیب فرمائے اور قرآن کے ساتھ آپ اپنا تعلق مضبوط کریں، جس نے قرآن نہیں پڑھا وہ قاعدہ شروع کرے، جس نے قرآن پڑھ لیا وہ اس کا ترجمہ سمجھے جس نے ترجمہ سیکھ لیا وہ حدیثیں سیکھے، کل قیامت کے دن ہم سے یہ سوالات ہوں گے، یہ نہیں ہوں گے کہ آپ کے فیس بک پر کتنے فرینڈز تھے، آپ کے پیج پر آپ کے Falowers کتنے تھے، آپ Whats app کے کتنے گروپوں میں ایڈ تھے آپ کو پوسٹ کو دیکھنے والے اس کی (Reach) کو دیکھنے والے کتنے لوگ تھے، آپ نے ویب سائٹ پر کتنا کام کیا، آپ نے کتنے اخباروں میں کالم لکھے، یہ نہیں پوچھا جائے گا اور جو پوچھا جائے گا اس کی تیاری نہیں کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جلد دوم مکمل

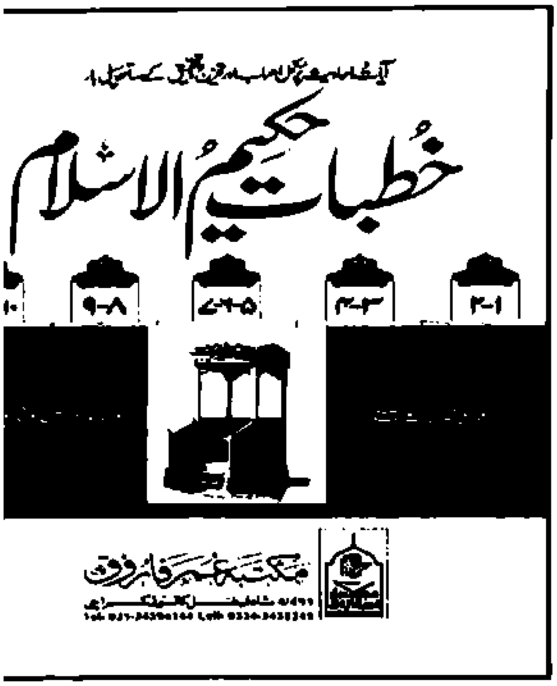

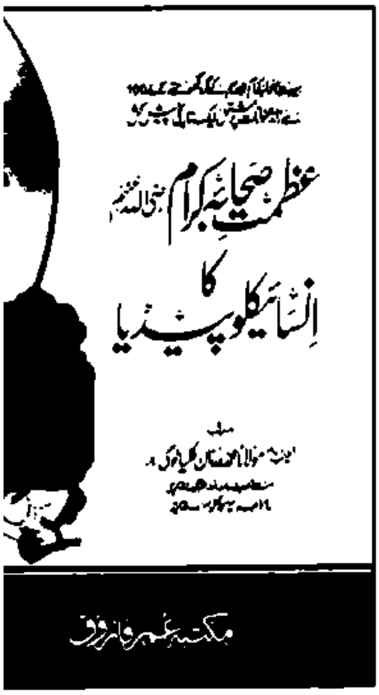

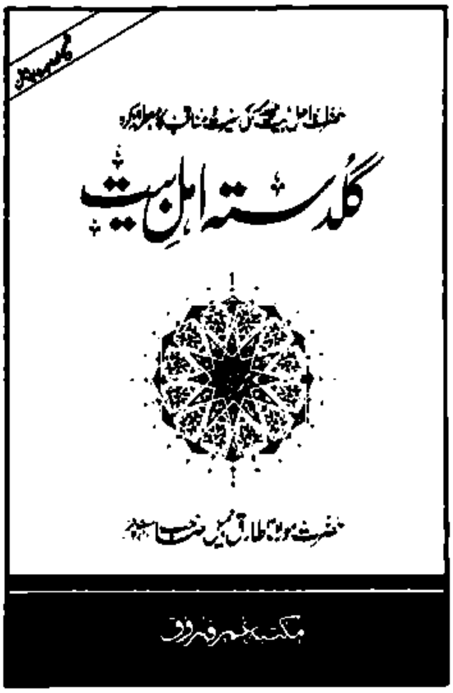

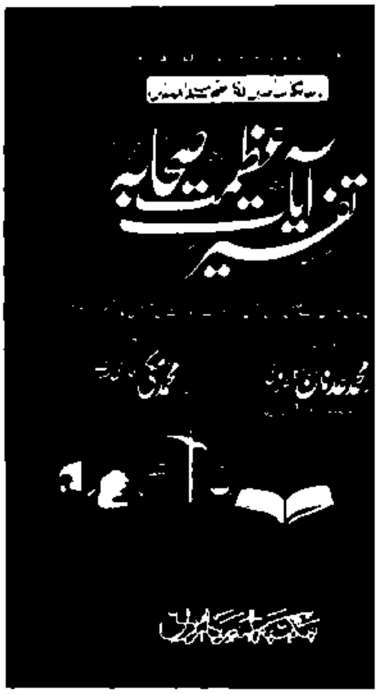

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345